



مفت

49

108

100

102

4

14

11

107

11

100

...

1



## نشان گشتی (۲۲)

منجانب نواب انتصار جنگ بہادر۔ مقدمہ مالگزاری

برای اطلاع  
جملہ صوبہ دار صاحبان مالک محروسہ سرکاری  
مقدمہ

تخصیص داروں کی موقوفی و معطلی اور دوم اور سوم تعلقہ داروں کی  
تبدیلی سرکاری کی منظوری سے عمل میں آویگی۔

مجلس مالگزاری کی شکست کے بعد سے صوبہ دار صاحبان فرداً فرداً  
انہیں جملہ اقتدارات کو کام میں لارہے ہیں جو مجلس مالگزاری کے  
مشترکہ اجلاس کو حاصل تھے لیکن بعض اقتدارات ان میں اس قسم کے  
ہیں جنہیں سرکاری عہدوں کی وقعت پر ہانے کے لیے فوراً ترمیم درکار  
ہے بلا انتظار اس بات کے کہ صوبہ داروں کی کارروائی کا مکمل طور پر عمل  
از سر نو جاری کیا جاوے لہذا نواب سر آسمان جاہ بہادر مدار المہام  
سرکار عالی حسب ذیل حکم فرماتے ہیں۔

وٹ تخصیص داروں کی موقوفی و معطلی مدار المہام کی منظوری کو بہ دن  
عمل میں نہ آسکیگی۔ البتہ صوبہ دار صاحبان کو یہ اختیار دیا گیا کہ اگر ملک  
کی وقت ان کو معلوم ہو کہ سرکار کے محکمہ سے منظوری کا انتظار کوئی  
لا علاج نقصان پیدا کرے گا تو وہ اپنے اختیار سے تخصیص داروں کو





جواب دیا گیا کہ بعد از گشتی مطالعاتی گشتی کی تعمیل ہونا چاہیے ایک سالہ محاصل کے حساب سے کاغذ مہمور اسل کالیا جاوے گا۔

نمبر ۳۳ سر ۱۶ خور واد ۱۲۹۰ ف

صدر عدالت عربی نے استدراک کیا کہ ایک عورت نے خواہ ایام دہائی شتمنی کا دعویٰ ایک شخص پر کیا منصف نے ڈگری دے دی جب استفسار کیا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ اس ملک میں اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے بلکہ سرکار سے ایک کچن کچھڑا اس کے لیے مقرر ہے پس اس باب میں کیا کرنا چاہیے۔

جواب دیا گیا کہ کچن کچھڑی خاص بلدہ کے لیے ہے اور وہ عدالتی کچھڑی نہیں سمجھی جاتی ہے سوائے اس کے کسی عدالت کو ایسے نامزد ہر مقدمات سننے کا اختیار نہیں ہے۔

نمبر ۳۳ سر ۱۶ خور واد ۱۲۹۰ ف

صدر عدالت عربی نے استدراک کیا کہ تعطیل موسم گرما ایام دوران مقدمات میں شمار نہو کیونکہ اس سے مقدمات کے دوران میں ہلاوج زیادتی معلوم ہوگی۔

جواب دیا گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا ہے اور جن مقدمات میں دوران کی زیادتی خاص اس تعطیل کی وجہ سے ہو ان مقدمات کی بابت حرا کر دی جایا کرے کہ اس وجہ سے زیادتی ایام دوران کی میں ہوئی۔

نمبر ۳۳ ۱۶ ر خور و ۱۲۹۶

صدر عدالت جنوبی نے استدراک کیا کہ سرکار سے جو حکم دربارہ عطا کر آیا ریل بحساب انصاف ہوا ہے وہ حکم بذریعہ مجلس نہیں آیا ہے کیا اُس کی تعمیل کی صدر عدالت مجاز ہے یا نہیں۔  
جواب دیا گیا کہ دفتر پولیٹیکل کی گشتی نشان مورخہ ۲۳ ر جمادی الثانی ۱۳۰۵ کل علاقہ کے عمدہ داروں سے متعلق ہے آپ بھی اُس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔

نمبر ۳۴ ۱۶ ر خور و ۱۲۹۶

صدر عدالت جنوبی نے استدراک کیا کہ ایک وکیل نے ایک مجرم کو پھر زبانی بیان پر عدالت سے لیا اور پھر وہ مجرم بھاگ گیا وکیل کی کبت کیا تدارک کیا جائے۔

جواب دیا گیا کہ اگر کچھ قرار دادنا دار کی ہوئی ہو در صورت عدم حصار مفروضہ وکیل سے مقبول کیا جاوے لیکن آئندہ ایسی غلطی نہ ہو کہ زبانی اقرار ضمانت پر مجرم کسی کے سپرد کیا جاوے۔

نمبر ۳۵ ۱۶ ر خور و ۱۲۹۶

صدر عدالت مغربی نے استدراک کیا کہ بعض لوگوں کو پولیس نے گرفتار کیا ہے وہ لوگ پولیس سے وعدہ لینا چاہتے ہیں کہ اگر اُن کو سزا نہ تو وہ دوسرے لوگوں کی نشان دہی معاہدہ کے کرینگے کیا پولیس سے اجازت دیجھاوے یا نہیں۔

جسد ۳ حصہ مفقود کن نمبر ۱۰۵

جواب دیا گیا کہ وعدہ معافی جرم اختیاری عدالت سے پولیس کو ایسا وعدہ کرنے کا اختیار نہیں ہے اگر مقدمات عدالت میں چالان ہو کر آویں اور عدالت بحفاظت حالات مقدمات ایسا وعدہ مجرموں کے ساتھ کرنے تو اس کے لحاظ سے وہ ان لوگوں کو سزا سے بچا سکتے ہیں۔

نمبر ۳۱۸ - نمبر ۲۹۷

صدر عدالت صاحب جنوبی نے استدعا کیا کہ ایک شخص موضع مرم تعلقہ ندرک لاوارث فوت ہوا منجھانا نہ متروکہ متونی بعض شہادتیں برآمد ہوئے جنکی رقم اسمیہان موضع گنجی علاقہ پایگاہ نواب خورشید جاہ بہادر پر لکھا باقی ہے جس کی تعداد ملتا نہیں ہوتی ہو اگر اجازت ارجاع نالاش منجانب سرکار صادر ہو تو حسب رابطہ کارروائی کی جائے۔

جواب دیا گیا کہ صیغہ عدالت سے یہ سوال متعلق نہیں ہے بلکہ حکام ملکی سے متعلق ہے کہ وہ گورنمنٹ کی طرف سے نالاش کریں یا انکار کرنے کی اجازت دیں۔

نمبر ۳۱۹

بعض صورتوں میں ایک مقدمہ

صیغہ ابتدائی میں اکثر اراکین فیصلہ کر چکے ہیں اور اپیل میں یہ عذر ہوتا ہے کہ وہ مجوز ابتدائی ہیں ایسی صورت میں اپیل کا جملہ مستقیم

میں یا اجلاس کامل میں پیش ہونا دشوار ہوتا ہے۔  
 یہ اسے قرار پائی کہ صرف وہی حاکم جس کے فیصلہ کا  
 اپیل پیش ہو صیغہ اپیل میں اس مقدمہ کو نہیں فیصلہ کر سکتا ہے  
 اور دوسرے حاکم جو اس مقدمہ میں اس آخر فیصلہ کے قبل اسے  
 دے چکے ہیں وہ اپیل سننے سے ممنوع نہیں سمجھے جائینگے اس واسطے  
 کہ دوسری تحقیقات میں حالت بدلتی ہے تحقیقات اور ہوتی ہو  
 وجوہ جدید پیدا ہوتے ہیں اور کوئی قانونی نجات  
 بھی نہیں ہے۔

نمبر ۳۹ سہ ۱۵ شہر پور ۱۹۹۶ء

صدر عدالت صوبہ خرابی نے استدر اک کیا کہ مزار عین علاقہ جاگیر ات  
 کی تعمیل بواسطت جاگیر دار اہل نہونی چاہیے۔  
 جواب دیا گیا کہ حسب ہدایت مندرجہ گشتی نشان دیوانی د۲ کارڈ ملی  
 نہونی چاہیے یعنی تعمیل بذریعہ جاگیر دار کے۔



# فہرست

جدید اور کامل مجموعہ قوانین یوانی سرکار کا جیسے کل دستور العمل گشتیات  
واحکام و نظائر آخر ذیقعدہ ۱۳۲۰ ہجری تک شامل ہیں۔ قیمت فی جلد ————— روپے

مجموعہ قوانین کوتوالی زمین کل دستور العمل گشتیات واحکام دارالمہام و صدر المہمان  
کوتوالی و عدالت و مجلس عالیہ عدالت و ناظم کوتوالی ضلع ابتداء سے آخر جمادی الثانی ۱۳۲۰  
تک درج ہیں۔ یہ کتاب عدلہ داران کوتوالی و قانون پیشہ صاحبزکے واسطے انتہائی کارآمد ہے فرمید۔  
قانون مجبوریہ مع شرح بابت میعاد سماعت نشان سلسلہ جلوس مولدہ مالک ایڈیٹر  
مقتن دکن۔ قیمت فی جلد ————— روپے

مجلہ زبان اردو جو بعد صحت و اصلاح دوبارہ طبع ہوئی قیمت فی جلد ————— روپے  
اصول سود مندگی جسکو جذب نواب سکوٹھمدی حسن صاحب فتح نواز جنگ پور  
بیرٹر ایٹ لائکٹرن این و جین جیسٹس ٹانیکوٹ حیدر آباد نے انگریزی سے اردو میں ترجمہ  
کیا ہے یہ کتاب احکام اور قانون پیشہ صاحبزکے لیے بہت ہی مفید ہے قیمت فی جلد ————— روپے  
لیکچر دہرم شاستر در باب ازدواج۔ اسمیں باب ازدواج کے کل مسائل موعودہ  
و نظائر درج ہیں قیمت فی جلد ————— روپے

رسالہ مقنن دکن جو ہر ماہ اولیٰ کی یکم کو شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ ————— روپے  
نا بادی قیمت فی جلد ————— روپے

بغیر وصول قیمت کسی مالش کی تعمیل نہوگی۔ اور محکمہ لشکر سرخریا ریکروٹیشن ہیں  
المستمر سید علی مالک ایڈیٹر مقنن دکن لالیپور۔ محلہ چنل کوڑہ حیدر آباد دکن







سلسلہ نظائر بائی کورٹ الہ آباد مندرجہ انڈین لایپورٹ

جلد ۲۱ حصہ ۲ مطبوعہ ستمبر ۱۸۸۶ء

## صیغہ اپیل دیوانی

دہر پنا تھہ بنام گو بن سرن  
گو بنہ سرن دہر پنا تھہ

ہرم ناتر - دختر کاسہ - شخص مغفوق الخیر میت ۱۸۵۲ء (ایکٹ شہادت)

وفات ۱۰۸۱۰۴

وفات ۱۰۸۱۰۴ - ایکٹ شہادت کو ایک شناس تصور کر کے اُن میں کوئی قاعدہ نسبت صحیح وقت وفات شخص مغفوق الخیر کے قرار نہیں دیا گیا ہے جب کبھی بحث نسبت صحیح وقت وفات کے پیدا ہو تو اُس کی تجویز مطابق شہادت و حالات ہر مقدمہ واحد کے ہونی چاہیے جب کہ وفات کا وقوع میں آنا کسی ایسے وقت پر بیان کیا جائے جس پر قیاس قانونی سا برس کا موثر نہ ہو۔ اگر کسی ہندو کے لڑکا نہ ہو اُس کی جا یا د علیحدہ اولاً اُس کی بیوہ یا بیوگان کو اور بعد ازاں لڑکی یا لڑکیوں کو بھونچتی ہے اور تا وفات لڑکی یا لڑکیوں کے نو اس کا حق وراثت شروع نہیں ہوتا ہے اور اگر نو اسہ قبل وفات دختر کے فوت ہو تو جا یا د مذکور نو اسہ کے لڑکے کو نہیں بھونچتی ہے۔

وقت وفات ایک ایسے ہندو کے لڑکا نہ تھا اُس کی جا یا د علیحدہ

۲۲ - مئی ۱۸۹۶ء  
صفحہ ۱۲۴  
۶۱۵

اس بی دو بیوہاں کو بچوچی جن میں سے اول بیوہ کے ایک دختر تھی جس کے  
 والد کے گوبند سرن اور گوبال سرن تھے گوبند سرن کے ایک لڑکا ہر پات  
 تھا بعد وفات بیوہ اول کے دوسری بیوہ جایداد پر تنہا قابض ہوئی اور اپنی  
 وفات تک جو ششہم میں وقوع میں آئی قابض رہی اس وقت میں گوبال سرن  
 زین تھا لیکن گوبند سرن کی خبر اس کے کسی ششہم ۱۸۶۹ء باقرا بت دار کہ  
 ششہم ۱۸۶۹ء سے نہ تھی ششہم ۱۸۶۹ء میں ایک شتری گوبال سرن نے  
 دعویٰ قبضہ کل جایداد کا کیا اور دھریپ ناتھ نے اس بنا پر مرزا احمد کی  
 گوجایداد نہ کور بوقت وفات بیوہ دوم کے اس کے باپ اور گوبال سرن دونوں  
 کو مشترکاً بچوچی اور گوبال سرن کو منصب اس کے منتقل کرنے کا نہ تھا۔  
 بچوچی ہوئی کہ یہ امر کہ ایاد علیہ کا باپ بوقت وفات بیوہ دوم کے جو ششہم  
 میں ہوئی زین تھا یا نہیں ایک امر شہادت کا ہے جس سے وفات ۱۸۶۹ء  
 ۱۰۰۰ ایکٹ شہادت کی متعلق ہیں اور مجاہد حالات یہ تصور کرنا چاہیے  
 مدعا علیہ کا باپ قبل زمانہ محلہ کے فوت ہوا اور بدینہ بچوچی مطالبہ دھرم شاستر  
 کے حق وراثت اپنے نانا کی جایداد کا نامبرہ کو شہرت مدعی کے بائع کے ایسا  
 نہیں بچوچی کہ مدعا علیہ دعویٰ بدینہ اس کے کر سکے اور بدینہ بچوچی کا بائع مجاہد  
 منتقل کرنے کل جایداد کا تھا اور دعویٰ منظور ہونا چاہیے۔ مقدمات ملٹر علی نام  
 بدہ سنگہ (۱) و جمنجے موہر دار بنام کیش لال گھوس (۲) و گرو داس ناگ  
 بنام مٹی لال ناگ (۳) و پریشور داس کے بدہم بدینہ سنگہ (۴) کا حوالہ دیا گیا۔

## صیغہ اپیل فوجداری

ملکہ مظلمہ قیصر ہند بنام مہمن

قتل عمد قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی حد تک نہ پھونچے۔ سخت دنا گمانی  
باعث استعمال طبع۔ ایکٹ ۴۴ ششہ ۱۸ (مجموعہ تعزیرات ہند) دفعات ۳۰۰

مستثنیٰ اول ۳۰۲ و ۳۰۴ -

بروقت تجویز ایک شخص کے جب الزام قتل اپنی زوجہ کا لگایا گیا تھا یہ ثابت  
ہوا کہ ملزم کو ایسا شبہ جس کی بنیاد صحیح تھی اپنی زوجہ پر اس بات کا تھا کہ  
اُس کی مجرمانہ آشنائی ایک اور شخص سے تھی اور ایک رات کو متوفیہ یہ سمجھ کر کہ  
اُس کا شوہر سو رہا تھا چوری سے اُس کے پاس سے اُٹھ گئی اور ملزم ایک  
گھنٹہ رہی لیکر اُس کے پیچھے ہو لیا اور دیکھا کہ مسماۃ اپنے آشناء سے ایک مقام  
عام پر گفتگو کر رہی ہے اُس نے مسماۃ کو فوراً مار ڈالا۔

تجویز ہوئی کہ فعل ملزم داخل جرم قتل عمد تھا واقعات سے حسب مراد  
دفعہ ۳۰۰ مستثنیٰ اول مجموعہ تعزیرات کے ایسا سخت اور ناگہانی اشتعال  
طبع ثابت نہیں ہوتا ہے کہ جرم گمشدہ قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمد کی  
حد تک نہ پھونچے رہ جائے۔

مقدمہ ملکہ مظلمہ قیصر ہند بنام دھڑا (۱) سے اسٹریٹ حسب قائم مقام  
پیس جس نے فرق کیا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

۲۰ جون ۱۹۹۷ء  
"کوئٹہ پریس"  
اردو ۲۰ جون ۱۹۹۷ء

گوری سے

بنام

بھوری لال

مجموعہ مضابطہ دیوانی دفعات ۲۴۴ (ج) ۲۷۰ لغات ۲۸۳ - امر تصفیہ

طلب واسطہ عدالت اجراء کنندہ ڈگری کے - نالش علیحدہ - قائم مقام

مدیون ڈگری -

ڈگری دار نے بذریعہ ڈگری نفاذ حق بمقابلہ حقوق و مراعات زمینداری کلیان سنگھ کے درخواست اجراء سے ڈگری کی بذریعہ فرقی و نیلام بعض حصص جنہیں کھیوٹ میں ایک بنام کلیان سنگھ اور باقی از نام بچے کنور بیوہ نامبروہ کے مندرجہ تھے گذرانی حصص مذکور کے قرق ہونے کے بعد مدیون ڈگری فوت ہوا اور جان کی اُس کے بھائی اور بھوری لال اُس کے پسر کے نام بطور اُس کے قائم مقام کے قائم ہوئے اجراء سے ڈگری میں صرف وہ حصہ جو مدیون ڈگری متوفی کے نام لکھا ہوا تھا اور جو قبضہ جانی و بھوری لال کے بطور اُس کے قائم مقام کے تھا نیلام کیا گیا اور بعد ازاں ڈگری دار نے درخواست واسطہ نیلام کیے جانے اُن دیگر حصص کے جو قرق کئے گئے تھے گذرانی اس کی نسبت بچہ کنور نے حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ مضابطہ دیوانی کے بدعوی ہونے مالک حصہ تنازعہ کے عذر داری کی قبل سماعت اُس کے عذرات کے مسماۃ فوت ہوئی اور بھوری لال نے یہ سوال دیا کہ بجائے نام مسماۃ کے اُس کا نام مثل میں بغرض تائید عذرات کے قائم کیا جائے چونکہ حکم مشعر نامہ ظوری اُن عذرات کے جو بچہ کنور نے داخل کیے تھے صادر ہوا لہذا بھوری لال نے ہائی کورٹ میں اپیل کیا منجانب ڈگری دار نے نسبت سماعت اپیل کے ایک عذر ابتدائی

اس بنا پر کیا گیا کہ حکم عدالت اولی متعلق بھوری لال کے دعوی بحیثیت وارث کے کنور کے اس غرض سے تھا کہ وجہ جو مسماۃ کے نام مندرج تھا قرقی کر والڈاشت کیا جاوے لہذا یہ تصور کرنا چاہیے کہ حکم مذکور حسب دفعہ ۲۸۱ مجموعہ دیوانی کے صادر ہوا تھا اور بلوچ بھوری لال کے دائرہ کرنے نالاش اثبات اپنی حق کے قطعی تھا دوسری جانب سے یہ حجت کی گئی کہ چونکہ بھوری لال قائم مقام کلیان سنگھ دیون ڈگری متوفی کا تھا لہذا یہ تصور کرنا چاہیے کہ حکم مذکور حسب دفعہ ۲۸۲ مجموعہ کے تھا اور بدینہ جہا پیل ہو سکتا ہے۔

**تجویز ہونی** کہ عذر ابتدائی منظور ہونا چاہیے اور یہ تصور کیا جانا چاہیے کہ حکم عدالت اولی حسب دفعہ ۲۸۱۔ اور حسب دفعہ ۲۸۲ مجموعہ کے ہوا کیونکہ بھوری لال کا دعوی جو اُس کے ذریعہ سے منظور ہوا سو اسے اس کے نہ تھا کہ بطور کچھ کو کے قائم مقام کے بغرض کرنے تائید اُس کے عذرات کے حاضر ہوا اور یہ امر بذریعہ حق ایک شخص غیر کے تھا جس کا حق حسب بیان اُس کے نامبروہ کے حق میں منتقل ہوا کہ وہ کاروائیات میں شامل ہونے کی استدعا کرتا تھا اور یہ حیثیت اُس حیثیت سے کلیان مختلف تھی جو اُس کے بطور قائم مقام قانونی اپنی بد متوفی کے تھی کیونکہ بھوری لال بغرض کرانے اجراءے ڈگری کے اپنی باپ کا قائم مقام قانونی اور ذمہ دار ایفاسے ڈگری کا بقدر اُس جایداد کے تھا جو اُس کے قبضہ میں آئی ہو۔ یہ لازم نہیں آتا کہ جن حقوق کا دعوی اُس نے بذریعہ شخص ثالث کے کیا اُسکی تجویز کی جائے اور اُسکی تجویز مابین اُسکے اور ڈگری کے صرف کاروائیات اجراءے ڈگری میں ہو سکتی تھی۔

واحد علی بنام جمعی (۱) رام غلام بنام ہزار و کشور (۲) سیتا رام بنام  
واس (۳) شکر دیال بنام امیر حمید (۴) ناتھ مل اس بنام محل حسین  
(۵) وکھنی لال خان بنام سوتھی بھوشن بسواس (۶) کا حالہ دیالیا۔

## صیغہ نظر ثانی فوجداری

ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام لوجن

قتل عمدہ قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمدہ کی حد تک نہ پہنچے۔ سخت نامانی  
باعث اشتعال طبع ایکٹ ۲۰ ششہ ۱۸۰ مجموعہ تعزیرات (دفعات ۳۰۰)

مستثنیٰ نمبر ۳۰۲ و ۳۰۴ -

ایک شخص ملزم کی نسبت تجویز ثبوت جرم قتل انسان مستلزم سزا جو قتل عمدہ  
کی حد تک نہ پہنچے نسبت بیوہ اپنے برادر عمائد کے جو اس کے ساتھ رہتی تھی  
ہوئی شہادت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملزم گنڈاسہ لے ہوئے متوفیہ کی تہجو  
بہت دور تک جلتے ہوئے ایسی حالت میں دیکھا گیا تھا جس سے یہ ظاہر ہوتا  
تھا کہ اس کو یقین تھا کہ مسماۃ اپنے آشنا کے پاس ایفایہ وعدہ کو لے  
جاتی ہے اور اس کو ایسا کرتے ہوئے پکڑے اس نے مسماۃ کو اپنا آشنا کو  
ساتھ حالت جماع میں پایا اور اس کو گنڈاسہ سے مار ڈالا۔

تجویز ہوئی کہ تجویز ثبوت جرم کو ساتھ تجویز ثبوت جرم قتل عمدہ کے  
بد لیا جائے کیونکہ ملزم سوچ سمجھ کر بتلاش اس اشتعال طبع کے گیا جس سے

(۱) ہنگال لاریپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۴۹ (۲) انڈین لاریپورٹ سلسلہ آباد جلد ۲ صفحہ ۷۰ - (۳) انڈین لاریپورٹ  
سلسلہ آباد جلد ۲ صفحہ ۵۴ (۴) انڈین لاریپورٹ سلسلہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۶ (۵) انڈین لاریپورٹ  
سلسلہ آباد جلد ۲ صفحہ ۳۳ (۶) انڈین لاریپورٹ سلسلہ کلکتہ جلد ۶ صفحہ ۷۷ -

اُس کے جرم کی تخفیف کئے جانے کی استدعا ہے اور اُن حالات میں جو ظاہر ہوئے ہیں یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ اُس کو بوجہ سخت اور ناگہانی منتقل طبع کے اپنے اوپر اختیار نہیں ہاتھا مقدمات ملکہ مغظمہ قیصر ہند بنام دھروا (۱) ملکہ مغظمہ قیصر ہند بنام موہن (۲) کا حوالہ دیا گیا۔

## صیغہ اپیل دیوانی

ہر دیوداس بنام زماناں

۳۰ اگست ۱۹۳۹ء

صفی کتب پرائیمری

۶۴۲۰۲۰۰

اجرائے ڈگری۔ ضمانت واسطے واپسی اُس جاہد کے جو اجرائے ڈگری میں لی گئی۔ نسخہ ڈگری۔ اجرائے ڈگری بمقابلہ ضمانت۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

دفعات ۵۴۶۵۴۵۳۲۵۳

دفعہ ۲۵۳ مجموعہ ضابطہ دیوانی میں ایسی نالاش مقصود ہے جو بوقت ایسے ضمانت بابت تعمیل ڈگری کے دائر ہو اور اُس صورت سے متعلق نہیں ہے جب منازعہ عدالت مرافعہ اولیٰ اور اپیل اول میں طعن ہو گئی ہو اور بوقت دینے ضمانت کے اپیل دوم ہائیکورٹ میں دائر نہوا ہو۔ قابض ایک ایسی ڈگری لے جو بصیغہ اپیل عدالت ضلع لے بحال رکھی اجرائے ڈگری واسطے دلا پائے اُس خرچہ کے جو دلایا گیا تھا کرائی مدیون ڈگری لے خرچہ داخل کر دیا اور ڈگری دار کو ادائیگیا اور ضمانت لے ایک دستاویز لکھدی جسکی رو سے اُس نے اقرار کیا کہ اگر مدیون ڈگری اپیل میں بائی کورٹ سے جیت جائے گا اور ڈگری دار اُس کو خرچہ واپس نہ دے گا تو نامبروہ زرد کور



میلون ڈگری کواد کرے گا بعدہ مدیون ڈگری نے بانی کورٹ میں اپیل کیا اور وہ کامیاب ہوا اور بعد ازاں اُس نے صیفہ اجرا ایڈگری میں درخواست کی کہ زبرد کو رمضان سے دلایا جائے۔

تجویز ہوئی کہ عدالت اجرا کو کنندہ ڈگری بانی کورٹ کو یہ اختیار نہ تھا کہ اُس کا اجرا بمقابلہ رمضان سے کرے۔

اچو بندل کنوری بنام مہابیر پرشاد

مشتری و بائع - نہ ادا کرنا زر بدل کا - بار ثبوت -

ایک مالش قبضہ راضی میں جس کی نسبت بیان کیا گیا کہ بذریعہ بیعنامہ جسٹس شدہ خرید کی گئی تھی مدعا علیہما بائع نے تحریر و رجسٹری دستاویز سے اقبال کیا لیکن زر بدل کے پانے سے انکار کیا دستاویز زبرد کو مورخہ جنوری ۱۹۸۸ء تھی اور مالش ۱۹۸۸ء میں دائر کی گئی معلوم ہوا کہ بالعمہ اُس کل زمانہ میں قایلین رہی مدعی نے کوئی شہادت بہ ثبوت ادا کر زر بدل کے پیش نہیں کی۔

تجویز ہوئی کہ گواندر معمولی حالات کے وہ فریق دستاویز باضابطہ تحریر و رجسٹری شدہ جو نہ ادا ہونا زر بدل کا بیان کرے پابند ثابت کرنے پر آخر بیان کا ہے یہ امر کہ مدعی اور اُس کے پیشرو حق نے نہ دنیا قبضہ کا آٹھ برس سے زیادہ تک چپ چاپ گوارا کیا مع مسلسل قبضہ بائع کے مؤید اس بیان شخص آخر الذکر کہ ہے کہ قبضہ اس وجہ سے نہیں مل گیا کہ زر بدل ادا نہیں ہوا و ایسا قیاس مخالف پیدا ہوتا ہے کہ مدعی پر یہ امر لازم آئے کہ وہ

۹ اگست ۱۹۸۸ء

صفو کتا ریگری

۶۴۱ - ۶۴۲

شہادت اس امر کی دے کہ فی الواقع زربدل دیا گیا تھا۔  
لہذا یہ تجویز ہونی چاہیے کہ بصورتِ ہونی ایسی شہادت کے اور شہادت  
تو فیجی اس امر کے کہ مدعی بیدخل ہے نالش ساتھ ہونی ہے۔

باسدیو بنام گوپال

حد سماعت۔ نالش واسطے استقرار اس امر کے کہ تنبیت منظرہ ناجائز ہے

یا کہی عمل میں نہیں آئی۔ نالش دخل جایداو نہ منقولہ۔ ایکٹ ۱۵۴۴

(ایکٹ حد سماعت) خیمہ ۱۱۸/۱۲۱

مد ۱۱۔ ایکٹ حد سماعت صرف ان نالشات سے متعلق ہے جن میں دوسری  
متنوعہ محض واسطے استقرار اس امر کے ہے کہ تنبیت منظرہ ناجائز ہے یا فی الواقع  
کہی عمل میں نہیں آئی ایسی نالش اور نالش سے مختلف ہے جو واسطے جس  
جایداوئے ہوا و قسم آخر الذکر کی نالش بطور ایسی نالش کے جو حسب ۱۱۰  
وائر لی گئی ہو محض اس وجہ سے ممنوع السماعت نہیں ہے کہ اس میں کج  
نسبت جو از تنبیت کے پیش ہو بلکہ اس کے لیے زردے مدام اس کے  
علیہ حکم ہے عدالت کو اس قسم کا انڈیا تیزی حاصل ہے کہ چاہہ کار  
بذریعہ استقرار حق کے عطا کرے لہذا یہ امر کہ کسی شخص نے نالش واسطے  
استقرار حق کے دائرہ میں ہے ماف نالش دخل جایداو کسی وجہ  
حد سماعت سے جو نالش اول الذکر کے لیے مقرر ہو نہیں ہونی چاہیو۔  
ایک نالش میں منجانب ایسے شخص کے جس نے نسبت قرنی جایداو  
غیر منقولہ کے اجرائے ایک ڈگری میں عذر داری کی اور جس کی عذر داری

مرکز - ۱۵۴۴

صغیر کتاب تشریحی

۶۲۶۰۱

نامنطور ہوئی تھی اور جو واسطے منسوخی حکم شعر نامنطوری عذر داری اور  
بابت اٹھائے جانے فرقی اور واسطے قبضہ جاہداد کے تھی مدعا علیہم نے  
جنکی تحریک سے فرقی ہوئی تھی اپنا حق بر بنائے تنبیت دیوں ڈگری  
منجانب بیوہ اُس شخص کے جس کے وارث ہونے کا دعوی مدعی بذریعہ  
حق وراثت کے کرنا تھا بیان کیا۔

تجویز ہوئی کہ میعاد متعلقہ نالاش مندرجہ مد ۱۲۱- اور نہ مد ۱۱۸- ایکسٹ  
حد سماعت (۱۵ شے ۱۸۷۱) ہے کیونکہ نالاش واسطے استقرار اس امر کو نہیں  
ہے کہ تنبیت منظرہ ناجائز ہے بلکہ واسطے دلاپائے دخل جاہداد غیر منقولہ  
کے ہے جس کے لیے میعاد خاص مقرر ہے۔

گوپی چند وغیرہ بنام سبحان کنور وغیرہ

دہرم شاستر سادھن تقسیم مابین بیوہ اور مان کے کہ یہ دونوں بیوہ اس

حق میں جیتی ہوں۔ انتقال منجانب مادہ۔ وارث ماجدہ ڈگری استقرار۔

۹ ماکت ۲۲

صفو کتا باب ۱۲

۶۶-۱۷۱۷

بوقت وفات ایک ہندو کے نزاع نسبت اُسکی جاہداد علیحدہ کے مابین  
اُسکی ماں اور اُسکی بیوہ کے پیدا ہوا اور وہ سپرد ثالثی ہوا اور فیصلہ ثالثی  
شعر تقسیم جاہداد مابین قساز عین صادر ہوا یہ نہیں ملاحظہ ہوا کہ اُن میں سے  
کوئی قطعاً دعوی جاہداد کرتی تھی بلکہ اُن کا نزاع یہ تھا کہ کس کو حق میں جیتی  
جاہداد مذکور میں ہونا چاہیے اور یہی منشاء ثالثی فیصلہ ثالثی تھا بعد  
ماں نے ایک ہندو نامہ اُس جزو جاہداد کا جو مسماۃ مذکور کے قبضہ میں آئی اپنی  
بھینچوں کے حق میں تحریر کیا متوفی ہوئے اور نو اسبوں نے بطور وارثان

ابعد کے نالاش بنام موہوب لہم واسطے منسوخی مہبہ کے بدین بیان اگر  
یہ کہ واہبہ کو اس وجہ سے کہ از روئے دہرم شاستر اسکو صرف حق حین جیاتی  
باید اور جس صل تھا اختیار مہبہ کرنے کا نہ تھا یہ لوگ سادہ تھے۔

تجویز ہوئی کہ قیاس مفتقی اس امر کا ہے کہ دہرم شاستر وراثت فقیر  
سے متعلق ہے اور مدعا علیہا نے یہ ثابت نہیں کیا ہے کہ سادہ ہوں میں کوئی  
واج جو حکم قانون لکھتا ہو خلاف دہرم شاستر کے جاری ہے۔

تجویز ہوئی کہ چونکہ واہبہ بہر حال مستحق نان نفقہ تھی اور جو فیصلہ کہ  
مالی سے ہوا یہ تھا کہ مسماہ کو نصف جائیداد پر دخل دلایا جائے لیکن صفت  
س بنا پر کہ عورت کا حق حین جیاتی ہے مدعا علیہا کوئی عذر حق قبضہ نہ تھا  
اُس کی جانب سے واسطے زوال عوی ارثان ابعدا کے نہیں کر سکتے ہیں۔  
بھی تجویز ہوئی کہ مدعیان مجاز دائر کرنے نالاش کے بطور وارثان ابعدا  
کے تھے اور مستحق پائے ہو گری استقرار اس امر کے تھے کہ مہبہ مدور ان کے  
نقود بطور وارثان مابعد پر بعد وفات بیوہ کے موثر نہ ہوگا۔

### صیغہ اپیل فوجداری

۹ مہر گشت ۱۸۸۶ء

صفحت ۱۸۹  
۶۵۱ اردو

ملکہ قیصر ہند بنام اسماعیل خان بیگم

ایکٹ ۵۷۲۵ (مجموعہ تعزیرات ہند) دفعات ۴۵۹ و ۴۶۰

دفعات ۴۵۹ و ۴۶۰ مجموعہ تعزیرات میں حکم نسبت جرم مشمولہ کے ہے جس  
میں خاص امر یہ ہے کہ مخفی مداخلت بخانہ نقب زنی کی تکمیل اس غرض سے  
ہوئی ہو کہ وہ شخص جو اُس جرم میں بذریعہ مجبور بن جائے ضرر شدید یا اقدام

باعث ہلاکت ہوئے یا ضرر شدید پھو بچانے کے بموجب دفعات مذکور زیر یک  
ہو ذمہ دار کیا جائے دفعات مذکور کی تعبیر تسخنی کرنی چاہیے اور دفعات مذکور  
ایسی حالت میں متعلق نہیں ہیں جب خاص فعل جو شخص لازم لے کیا محض اقدام مخفی  
مداخلت بخانہ یا لقب زنی سے زیادہ نہ ہو۔

## صیغہ اپیل دیوانی

پر دم سکھہ وغیرہ بنام رام دیال

پریوی کونسل کی ڈگری - اجراء بابت خرید کے - ترح ہندیاؤں -

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۶۱۰ - مستعملہ وقت -

بموجب فقرہ اخیر دفعہ ۶۱۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے زرو واجب الاداء کا تخمینہ  
مطابق اُس نرخ ہندیاؤں مستعملہ وقت کے کیا جائے گا جو سکرٹری اعظم  
ہند اجلاس کونسل نے مقرر کر رکھا ہو اور الفاظ مستعملہ وقت سے مراد  
اُس سال سے ہے جس میں روپیہ وصول یا اداء کیا جائے یا اجراءے ڈگری  
کرائی جائے اور نہ اُس سال سے جس میں ڈگری صادر ہوئی۔

ڈگری دار اس نے بموجب ایک ڈگری معصومہ ملکہ معظمہ ہند اجلاس کونسل  
کے اجراءے ڈگری بابت مالوے پونڈ ۱۱ شلنگ کے حسب دفعہ ۶۱۰  
مجموعہ ضابطہ دیوانی کرائی - پتھو پتھو ہوئی کہ چونکہ نرخ مبذلہ ہر سال  
سکرٹری اعظم ہند اجلاس کونسل کے حضور سے مقرر ہوتا ہے لہذا  
نرخ مبادلہ تیار نہ کرے درخواست اجراءے ڈگری کے وہ صحیح نرخ  
مبادلہ پر جس سے مستحق ڈگری دار اس ہیں۔

۱۲ اگست ۱۸۸۶ء

صفی کنیاگریزی

۶۵۳ اردو



تھی اور ایک اور شخص کے نام سے جمع تھی نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ دوسرے روپیہ پائے والے کے پاس روپیہ عدالت دیوانی کے حق میں اس طرح منتقل کر دیے گئے کہ گویا وہ پہلے پاس روپیہ اور اول روپیہ پائے والے کے قائم مقام کے نام سے جمع تھے قیدی کی نسبت تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ ۲۶ مجموعہ تعزیرات بابت چیک کے اور حسب دفعہ ۲۱۹ بابت دوپہرٹ بائے مذکور الصدر کے عمل میں آئی۔

نسبت الزام حسب دفعہ ۲۶ کے تجویز ہوئی کہ قیدی کی خاص اور زیادہ قرین قیاس نیت کہ صرف وہی اور نہ اُس کی بعید تر اور کم قرین قیاس نیت اُس سے متعلق کرنی چاہیے۔ یہ نہ تھی کہ دوسرے روپیہ پائے والے کو زیان نا جائز نہ بلکہ التوا سے ادا سے اُس پاس روپیہ کے جو مسماۃ کو واجب الادا تھا چھوٹ جائے گو ممکن تھا کہ فعل مذکور سے مسماۃ کا بیاں ہو بلکہ یہ نیت تھی کہ جو پاس روپیہ یا فتنی پہلے روپیہ پائے والے کا پیشتر فرمایا وصول کر لیا ہے اُس کو چھپا دے اور ان حالات میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اُس نے بددیانتی سے یا فریباً حسب مراد دفعہ ۲۶ خواہ دفعہ ۲۶ مجموعہ تعزیرات کے عمل کیا اور بدیں وجہ اُس کا جرم حسب دفعہ ۲۶ ثابت نہیں کیا گیا۔ لہذا تجویز ثبوت جرم حسب دفعہ مذکور منسوخ ہوئی چاہیے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ قیدی کی نیت جموٹی رپورٹ کرے نہ یہ تھی کہ انکشاف فریب سابقہ کار استہمسد و کرے اور اپنے آپ کو یا فی الواقع اُس فریب کے کرے والے کو سزا سے قانونی سے بچا دے اور چونکہ اُس نے بد میں ایسے طریقہ پر جنہو وہ غلط باد کرتا تھا تیار کیا لہذا اُس کی نسبت تجویز





اور تیسرے پر اعانت جرم مذکور کا لگایا گیا بوقت تجویز سشن جج نے ایک جرم جمیع ملزماں پر بابت ضرر بھونچانے چھیدو کے اضافہ کیا اور اُن کی نسبت تجویز ثبوت جرم بابت دونوں ابتدائی الزامات اور الزام اضافہ کردہ کے کی حملہ اوپر چھیدو کے یا تو اُسی وقت کیا گیا جب وہ حملہ کیا گیا تھا جس کا نتیجہ ہلاکت ہوئی یا عین اُس کے بعد۔

**تجویز ہوئی** کہ مقدمہ داخل عبارت دفعہ ۲۲۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے نہیں ہوتا ہے اور اضافہ کرنا الزام کا ایک بیضا بطگی تھی جو داخل نشانے دفعات ۲۳۶ و ۲۳۷ کے نہیں ہوتی تھی کیونکہ دفعات مذکور ایسی صورت معاملہ سے متعلق نہیں ہیں اور چونکہ سشن جج کے روبرو اُس کیلئے جو ملزماں کی طرف سے حاضہ ہوا بحث کی اور حاکم موصوف نے تمام عذرات پیش کردہ کی سماعت کی اور گواہان مدعا علیہم بابت الزام اضافہ کردہ کے طلب کرائے جاسکتے تھے لہذا احکام دفعہ ۳۵ مقدمہ سے متعلق تھے۔

یہ بھی تجویز ہوئی کہ سشن جج کو اختیار تھا کہ بموجب دفعہ ۲۸ مجموعہ کے تجویز الزام مذکور یہ تصور کرے کہ حاکم موصوف کو اُس کے اضافہ کرنے کا اختیار تھا عمل میں لائے۔

## نظر ثانی صیغہ فوجداری سے

بمعاملہ درخواست راجہ کنیت

گواہ مدعا علیہ۔ انکار مجسٹریٹ جاری کرنے سمن بنام گواہ حسب مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۲۱۶ سے۔ جاری ہونا سمن کا بنام گواہ عدالت سشن سے۔

۲۰ ستمبر ۱۸۸۶ء

صورت بلگریزی

۹۶۸ اردو

اختیار سشن جج بابت جاری کرنے سمن بنام گواہ کے۔ مجموعہ ضابطہ فوجدار

دفعات ۵۴۰ و ۲۹۱

برطبق سپردگی بعض اشخاص اسطے تجویز و بروئے عدالت سشن بابت جوائنٹ  
بہ حسب مجموعہ تعزیرات کے بر قیدی نے حسب دفعہ ۲۱۱ مجموعہ ضابطہ فوجدار  
کے ایک فرسٹ تحریری اور اشخاص کی داخل کی جن کے نام وہ سمن واسطے  
دینے شہادت بوقت تجویز کے جاری کرنا چاہتا تھا ان فرستوں میں سے  
ہر فرسٹ میں نام ایک خاص شخص کا مندرج تھا جس نے حسب دفعہ ۲۱۱  
اُس کے نام سمن جاری ہونے کی نسبت اس بنا پر عذر کیا کہ سمن کے جاری  
ہونے کی درخواست صرف بغرض ایذا رسانی کی گئی ہے اور وجوہ معقول یہ  
باور کرنے کے نہیں ہیں کہ جو شہادت وہ دے سکتا ہے اہم ہو برطبق اس  
عذر کے مجسٹریٹ سپر وکنڈہ نے حکم بنام قیدیاں صادر کیا کہ وہ حاکم موصوف  
کا اطمینان نسبت اس امر کے کریں کہ وجوہ معقول یہ باور کرنے کے ہیں کہ عذر  
کی شہادت اہم ہے اور بعد سماعت وجوہ طرفین کے حکم مشعر انکار اجرائی سمن  
صادر کیا مجسٹریٹ نے وجوہ اس حکم کی توثیق یہ تھی کہ حاکم موصوف کے  
نزدیک جو وجوہ درخواست واسطے جاری کرنے سمن بنام عذر دار بیان  
کیے گئے ہیں ناکافی ہیں بعد صدور حکم اور قبل اس کے کہ تجویز و بروئے عدالت  
سشن کے شروع ہوئی سشن جج نے برطبق درخواست مدخلہ منجانب  
قیدیاں حکم بدین ہدایت جاری کیا کہ عذر دار کے نام سمن واسطے دینے شہادت  
کے جاری کیا جائے حکم مذکور میں کوئی وجہ تحریر نہیں تھی اور بغیر حاضری

عذر دار یا کسی شخص کے منجانب اس کے اور بلا اطلاق اس امر کے کہ سمن بنام اس کے جاری ہو صادر کیا گیا تھا عذر دار نے ہائی کورٹ میں درخواست واسطے نظر ثانی حکم مذکور کے اس بنا پر گزرائی کہ سشن جج کو اختیار اس کے صادر کرنے کا نہ تھا۔

تجویز ہوئی کہ جب مجسٹریٹ حسب دفعہ ۲۱۶ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے سمن بنام ایسے گواہ کے جس کا نام فہرست ملزم میں مندرج ہو جاری کرنے سے انکار کرے تو مجسٹریٹ کو چاہیے کہ وجوہ اس انکار کے تحریر کرے اور ان وجوہ سے یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ شہادت گواہ مذکور اہم نہیں ہے اور اس وجہ سے جو مجسٹریٹ نے تحریر کی ہے یعنی یہ کہ جو وجوہ یہ درخواست کرنے کے کہ سمن بنام عذر دار جاری کیا جائے بیان کیے گئے ہیں کافی ہیں یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ شہادت مذکور اہم نہیں تھی اور سشن جج کو اختیار صادر کرنے اس حکم کا تھا جس کی شکایت ہے اور اگر حاکم موصوف کو اختیار نہیں ہے تو بلحاظ حالات یہ مناسب نہیں ہے کہ حکم حاکم موصوف میں بصیغہ نظر ثانی دست اندازی کی جائے۔

اسٹریٹ صاحب جسٹس - صرف دفعہ ۵۴۰ ہی ایسا حکم مندرجہ مجموعہ ضابطہ فوجداری نہیں ہے جس کی رو سے سشن جج کو اس قسم کے اختیارات ہوں جن کا استعمال حاکم موصوف نے اس مقدمہ میں کیا ہے بلکہ دفعہ ۹۱ کے گوجاری کرانا سمن بنام گواہاں منجانب ملزم بنام سشن جج کے ایک معاملہ استھ تو نہیں ہے تاہم صاحب جج کو یہ اختیار داتی ہے کہ اگر حاکم

نہیں

موصوف اُس کی استعمال کرنا مناسب سمجھ سوائے اُن گواہان کے جن کے نام اُس فہرست میں مندرج ہیں جو مجسٹریٹ سپر وکٹنڈ کو دی گئی منظوری جاری کر کے سمن کی عطا کرے۔

## صیغہ اپیس فوجداری

ملکہ قیصر ہند بنام الشہداء  
مجموع ضابطہ فوجداری دفعہ ۵۱۲۔ ایکٹ ۱۸۵۷ء رابٹل شہادت دفعہ ۱۸۵۷ء

۱۸۵۷ء۔ ۱۸۵۷ء۔ گواہ کا نام۔ کارنہ بھی مجسٹریٹ۔

شہداء میں یا پنج منجملہ کس جس کا نام پلے گئے کہ وہ مرکب بزم قتل عمد کر چکے  
گرفتار ہوئے اور بعد تحقیقات روبرو مجسٹریٹ کے اُن کی تجویز روبرو عدالت  
سشن کے ہوئی اور اُن کی نسبت تجویز ثبوت جرم عمل میں آئی بوقت گرفتاری  
روبرو مجسٹریٹ کے چھٹا ملزم فرار ہو کہ جو امر مجسٹریٹ نے تحریر کیا ہے  
اپنے اظہار روبرو سے مجسٹریٹ میں گواہان نے بیان کیا کہ اسامی مفرور  
احد الشریک اُس جرم کا تھا جو ہم الزام اُن قیدیوں پر لگایا گیا تھا جو اس وقت  
زیر تحریض عدالت سشن میں صحت باجج۔ یہ تحریر نہیں کیا کہ چھٹا  
ملزم فرار کیا تھا اور شہادت خلاف صرف اُن قیدیوں کے جن کی نسبت  
اُس وقت تجویز ہو رہی تھی قلمبندی کی گئی شہداء میں شخص مفرور گرفتار ہوا اور  
اُس کی نسبت تجویز عدالت سشن میں یہ بنا۔ الزام قتل عمد کے عمل میں  
آئی اُن وقت میں اکثر گواہان روبرو ہوئے تھے اور سشن جج نے بحوالہ دفعہ  
۳۳۔ ایکٹ شہادت کے شہادت میں خلاف قیدی کے وہ اظہارات

پذیرا گئے جو ششہام میں روبرو مجسٹریٹ اور عدالت سشن کے ہوئے تھے حاکم موصوف نے اظہار ایک گواہ باقیماندہ کا بھی جو ششہام میں روبرو عدالت سشن کے دیا گیا تھا پذیرا کیا اس گواہ نے اب بھی شہادت خلاف قیدی کے دی۔

تجویز ہوئی کہ اظہارات مذکور حسب دفعہ ۳۳۳۔ ایکٹ شہادت کے شہادت میں قابل پذیرائی نہ تھے کیونکہ قیدی کوئی فریق کارروائیات سابق میں نہ تھا اور اُس کو اُس وقت میں گواہاں سے موقع سوالات جرح کرنے کا نہیں ملا تھا۔

مگر یہ تجویز ہوئی کہ بلحاظ حالات جو اظہارات ششہام میں روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے دیئے گئے تھے گواہ ایسے اظہارات نہ تھے جو عدالت سشن میں دیئے گئے ہوں حسب دفعہ ۵۱۲ مجموعہ ضابطہ موجوداری کے شہادت میں قابل پذیرائی تھے۔

اسٹریٹ صاحب چٹمس۔ اندر حالات خاص کے جو اظہار ششہام میں گواہ باقی ماندہ کا لیا گیا تھا حسب دفعہ ۱۵۴۔ ایکٹ شہادت کے بطور تائید مسماۃ کی اُس شہادت کے جو بوقت تجویز قیدی دی گئی تھی قابل پذیرائی ہے۔ روبرو عدالت سشن کے سوالات جرح میں ایک گواہ نے بیان کیا کہ جب مسماۃ روبرو مجسٹریٹ سپرد کنندہ کے تھے اُس حاکم نے مسماۃ سے یہ کہا یاد کرو نہیں تو میں تجھ کو حوالات میں بھیج دوں گا۔ تجویز ہوئی کہ اگر مجسٹریٹ نے گواہ سے ایسا کہا تو اُس نے اپنے

کار منصبی سے تجاوز کیا۔

## نظر ثانی صیغہ فوجداری

ملکہ قیسرہ بند بنام یوسف خاں

ایکٹ ۵۱۳۸۴ (ایکٹ میونسپلٹی ہاؤس مالک مغربی و شمالی واوہ)

دفعات ۶۹ و ۷۰ قواعد میونسپلٹی - خلا درزی قواعد - استغاثہ جات -

اشتہار گورنمنٹ مالک مغربی و شمالی نمبر ۸۶ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۹ء -

قاعدہ ۶ کا جواز۔

میونسپل بورڈوں اور مجسٹریٹوں کو اس امر کا انتظام کرنا چاہیے کہ قبل اس کے کہ استغاثہ جات حسب قواعد میونسپل ڈائریکٹ جائیں اس امر کی احتیاط کی جائے کہ امور ضروری حسب دفعہ ۶۹ - ایکٹ ۵۱۳۸۴ (ایکٹ میونسپلٹی ہاؤس مالک مغربی و شمالی واوہ) کی تعمیل ہوگئی ہے ایک مجسٹریٹ ضلع نے جو میونسپل بورڈ کا چیرمین بھی تھا یہ خبر پا کر کہ کسی ایک شخص نے معمول جنگی ادا کرنے سے احتراز کیا ہے ہدایت کی کہ اُس پر بابت خلا درزی قواعد میونسپلٹی کے استغاثہ کیا جائے مجسٹریٹ نے اس طرح پر کارروائی کرانے میں کھیتا خود اپنی طرف اور اختیار سے عمل کیا ملزم کی نسبت تجویز اور تجویز ثبوت جرم حسب قاعدہ ۶ - اشتہار گورنمنٹ مالک مغربی و شمالی نمبر ۸۶ مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۹ء بشمول دفعہ ۴ - ایکٹ ۵۱۳۸۴ (ایکٹ میونسپلٹی ہاؤس مالک مغربی و شمالی واوہ) عمل میں آئی قاعدہ مذکور میں یہ حکم ہے کہ اگر کوئی شخص معمول جنگی مصرعہ فیمید ادا کرے یا اس کے

۲۵ ستمبر ۱۹۶۹ء

صغیر کتا پانگریزی

۳۰ - اردو ۶۷

نہاد کر کے میں اعانت کر سے تو یہ تصور کرنا چاہیے کہ وہ مرتکب غلطی نہ ہو  
 باقی لاکا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ قاعدہ مذکور حسب دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۶۹  
 (ایکٹ ترقی میونسپلٹی ممالک مغربی و شمالی) بنایا گیا تھا جس کی رو سے  
 یہ اختیار دیا گیا کہ قواعد نسبت اُن اشخاص کے جن سے اور اُس طریقہ کے  
 جس طرح کوئی شخص محصولات بموجب ایکٹ ہذا منظور کی جائے گی  
 اور واسطے تحصیل محصولات مذکور کے مرتب کیے جائیں۔

تجویز ہوئی کہ بغرض اس کے قاعدہ مذکور حسب دفعہ ۱۲ - ایکٹ ۶۹  
 مستعمل جائز طور پر مرتب کیا گیا کہ جو امر بیان نہیں ہے اور کہ وہ نہ لیتا  
 دفعہ ۲ - ایکٹ ۱۵۱۸۵ کے محض قاعدہ مذکور جیسا کہ دفعہ ۱۸  
 ایکٹ ۱۵۱۸۵ (ایکٹ میونسپلٹی ممالک مغربی و شمالی داودہ)  
 میں حکم ہے اُن وقت تک نافذ رہیگا کہ اس سے قواعد جدید بموجب ایکٹ  
 آخر الذکر مرتب کیے جائیں منسوخ نہ ہو اور یہ تصور کیا جائے کہ بموجب  
 ایکٹ مذکور مرتب کیے گئے ہیں اور بدین وجہ اُس کے تابع احکام ایکٹ  
 مذکور اور منجملہ اُن کے تابع احکام دفعہ ۱۹ کے تھا جس کی رو سے یہ شرط  
 ناقابل واسطہ دار کر کے جانے استغاثہ بنام سائل کے قرار دی گئی کہ میونسپل  
 بورڈ یا کوئی شخص جس کو بورڈ نے اس بارہ میں اختیار دیا ہو استغاثہ کرے۔

تجویز ہوئی کہ چونکہ حیثیت مجسٹریٹ ضلع کی متعلق دفعہ ۶۹ بہ نسبت  
 کسی اور مجسٹریٹ کے بہتر یا بدتر نہیں ہے اور بجز اس کے کہ اُس کو باضابطہ  
 اختیار بورڈ نے بحیثیت بورڈ کے دیا ہو متشار الیہ کو استحقاق واسطے

دائرہ کرائے استغاثہ کے بذات خاص اُس سے زیادہ حاصل نہیں  
ہے جو ہر نمبر واحد کو حاصل ہے اور چونکہ الفاظ دفعہ ۶۹ کے متضمن حکم  
ہیں اور سائل نے شروع ہی سے یہ عذر نسبت جواز کارروائیاں کیا  
کیا ہے لہذا وہ اب مستحق اُس کے استفادہ کا ہے اور تجویز ثبوت جرم  
ناجائز ہے اور منسوخ ہونی چاہیے۔









# سالہ نظر پانیکوٹ میں راجہ اندیل پور جلد ۳

## حصہ ۱۱ مطبوعہ و سمبستہ

صفحہ	مقدمات	صفحہ	ایکٹ رجسٹر نمبر ۱۸۸۹ء دفعہ ۵۰ -
۷۱	پریوی کونسل	۷۱	اطلاع انفساخ شرکت -
۷۲	راما کلشیا بنام	۷۲	اطلاع -
۷۳	سریار او راجہ پتیا پور	۷۳	اقرارنا جائز مابین پدر و برادر پدر
۷۴	صیغہ اسیل و یوانی	۷۴	خاندان مشترک کا خلاف حقوق پسر
۷۵	آیہ یار بنام شاسترام ایار	۷۵	جو پیدا ہو چکا ہو -
۷۶	راما سامی قدر بی بی	۷۶	اطلا عنانہ -
۷۷	رام چندر وغیرہ کرشنا	۷۷	بار ثبوت -
۷۸	سمسن وغیرہ ونیکٹا گو پالم وغیرہ	۷۸	پسر کا اختیار تنہیت -
۷۹	سویا چلیما وغیرہ	۷۹	تقسیم سہی -
۸۰	کیلو پیدل وغیرہ	۸۰	حاید اد کسو بہ خود -
۸۱	ونیکٹا، مہن وغیرہ مہا لنگا مین	۸۱	حاید اونا قابل تقسیم
۸۲	فہرست مضامین و دیف عمار	۸۲	درخواست مشعر اجرا و مزید -
۸۳	ایکٹ ۱۸۸۹ء دفعہ ۳۱ -	۸۳	درم شاستہ -
۸۴	ایکٹ تادی نمبر ۱۸۸۹ء دفعہ ۱۴ -	۸۴	کو گری ایڈینا و کفارت
۸۵	ایکٹ معاہدہ دفعہ ۲۲۴ -	۸۵	رواج مظہرہ خاندان کا خلاف تنہیت کے
۸۶		۸۶	ثابت کرنے سے قاصر رہنا -

نمبر جلد	حصہ ۲ مقننہ دکن	جلد ۲۲
۷۱	دوستا دیز انتقال مابعد جبرئیل	شخص جنب و عویدار استحقاق چایدو
۷۰	وارثان مالکان -	مشرک خاندان غیر منقسمہ -
۷۲	وراثت از روی قانون متاکشرا -	شراکت -
		شریک خفیہ -
		فیصلہ ثالثی بعد انقضاء میعاد
		عطیہ عدالت ناجائز ہے -
		قانون ملا بار
		حبسہ منہ الفانہ
		کب نالشی منہانب اندوان مشر
		تینخ نیلام لعلت اجراؤ گری
		مقابلہ کرانوں کے قابل سماعت ہے
		کارروائیات اجراؤ گری -
		مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعہ ۵۱۱ و ۵۱۲
		۶۸ ۶۲۲ و ۵۲۲
		۷۳ ۵۸۳ و ۲۴۴ دفعہ
		۲۹۵ و ۲۴۸ دفعہ
		۷۲ و ۶۲۲
		۶۸ میعاد کب سے شروع ہوتی ہے -
		نزاع دستاویز کفالتی غیر جبرئیل

# سلسلہ نظائر بانی کورٹ مدراس ہندوستان لائبریری

جلد و حصہ المطبوعہ و سہ ماہیہ

## صیغہ پیل دیوانی

کیلو بنام پٹیل وغیرہ

قانون ملابارہ کنالاش منجا بن اندراون مشرقی نیلام بعلت

اجراء ڈگری بمقابلہ اپنے کرناون کے قابل ہماحت ہے۔

اراضی مندرجہ موصی دعویٰ چونکہ جنم دیوسام کی تھی بعلت اجراءے اس ڈگری کے جو مدعا علیہ نمبر ۱ نے بمقابلہ یورالون کے حاصل کی تھی نیلام ہوئی۔ چونکہ مدعیان ہندو اندراون یورالون کے ہیں لہذا انھوں نے نالاشن اسطے منسوخ نیلام کے بدیں بیان دائر کی کہ قرضہ بغرض دیوسام کے نہیں لیا گیا تھا اور ڈگری سازشی تھی۔

تجزیر ہوئی کہ ڈگری مدعیان پر واجب التعمیل تھی الا اُس صورت میں کہ وہ بذریعہ فریب یا سازش کے حاصل کی گئی ہو۔

سمسن وغیرہ بنام وینکٹا گوپالم وغیرہ

محمود رضا دیوانی دفعات ۵۰۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۶۲۲ ایکٹ ۱۹۰۹ء دفعہ ۳۱۸۔

فیصلہ ثالثی مصدرہ بعد انقضاء سے میعاد علیہ عدالت ناجائز ہے۔ میعاد کب سے

۱۹۸۶  
۲۹ مارچ ۵۵ء اپریل

صفو کتابا نگرینی ۴۴

۴۴ اردو ۳۳

۱۹۵۲ء  
۱۲ اپریل ۵۵ء

صفو کتابا نگرینی ۴۴

۴۴ اردو ۶۵



## پریوی کونسل

راما لکشمی

بنام

راما

پریوی کونسل

جوڈیشل کمیٹی

۲۳ جون ۱۹۱۰ء

شمارہ -

صفحات ۱۰۸۲

- - - - -

ایکٹ نمادی ۱۵ - شہداء نمبر ۲ - ۱۲۴۴ - قبضہ مخالفانہ - شخص جنب  
دعویٰ استحقاق جاید اور بشرکت خاندان غیر منقسمہ - وارثان مالکان مذکور -

ایک خاندان میں جس میں تین بھائی مشترک تھے سب سے بڑی بھائی  
نے ایک جاید اور بطور مہتمم کے خرید کی اور اُس کی درخواست پر شخص چہارم  
شوبہر مشیرہ رجسٹر مال میں ہر سہ برادران کے ساتھ بطور شریک مالک  
کے درج ہوا شخص آخر الذکر اگر بوجہ خرید کے بھی مستحق چہارم حصہ جاید اور  
غیر منقسمہ کا ہوتا تاہم وہ اس وجہ سے خاندان مشترک میں داخل نہیں ہو سکتا تھا  
اور اہالیان خاندان کو استحقاق وراثتاً پانے اُس کے چہارم حصہ کا نہیں  
ہو سکتا تھا جو خاص اُس کے وراثتاً کو وراثتاً چھوٹتا اور بقیہ تین راج حبکو  
وہ وراثتاً نہیں پاسکتا تھا بذریعہ استحقاق باقی ماندگی کے اہالیان خاندان  
کو چھوٹتا بڑے بھائی کے بیٹے نے بعد وفات اپنے باپ اور چچاؤں کے  
قبضہ کل جاید اور کا حاصل کیا -

تجویز ہوئی کہ پسر مذکور کو چہارم حصہ مذکورہ بالا بذریعہ کسی استحقاق  
وراثت کے نہیں چھوٹتا اور سبالت نہونے ثبوت اس امر کے کہ اُس کو  
قبضہ باجارت شخص چہارم کے حسب کلام درج تھا حاصل ہوا قبضہ نامبر  
مخالف شخص آخر الذکر اور ہر شخص کے جو اُس کے ذریعہ سے دعویٰ دار ہو  
مخالفانہ متصور ہو نا چاہیے اور یہ نتیجہ لازم آتا ہے کہ نالاش و لاپانی چہارم



حصہ میں جو منجانب اُن اشخاص کے دائر ہوئی جو بندہ پیر پیر کو رہا کر دیے تھے جو فوت ہو چکا تھا بعد بارہ سال کے بعد اس کے کہ قبضہ پیر نہ کو رہا  
بندہ پیر کے حاصل کر لیا تھا باسند لال اُس استحقاق کے جو مالک  
چارہ سے حاصل ہوا از روئے ۴۴ م ۴۴ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۵۱ ششم کے  
تھا دی عارض ہے۔

### ضمیمہ اپیل دیو اسے -

راما سامی وغیرہ بنام قسید بی بی  
ایکٹ معاہدہ دفعہ ۲۶ - شراکت - اطلاق انفساخ - شریک خفہ -

۲۳ جولائی ۱۸۸۶ء

صفوحہ کنٹریٹری  
۲۹۲۲

الف وب وج شراکت میں بطور ب وج دکن کی شہادت کر سکتے تھے  
اور الف شریک خفہ تھا بعد انفساخ شراکت کے ب وج باجم اُسی  
نام سے تجارت کرتے رہے اور مدعیاں کے مقروض ہوئے جس سے  
نالش دلایا ہے دوہمیک الف وب وج پر دائر کی - مدعیاں کا لین دین  
شراکت سابق سے نہ تھا اور نہ اطلاق اُس کے انفساخ کی اُن کو ہوئی تھی  
اور یہ بیان نہیں ہوا کہ مدعیاں کو علم الف کے تعلق سابق کا تھا -  
بجائز ہوئی کہ نالشات بنام الف کے نہیں ہو سکتی ہیں -

رام چند وغیرہ بنام قسید بی بی کرشنا

۲۸ جولائی ۱۸۸۶ء  
۲۹۲۲

ایکٹ رجسٹری (ایکٹ ۳۷ ششم) دفعہ ۵۰ - نزاع مابین دستاویز  
کفالتی غیر رجسٹری شدہ دستاویز انتقال مابعد رجسٹری شدہ -

صفوحہ کنٹریٹری  
۲۹۲۲

الطلاق - ڈگری بر بنائے دستاویز کفالتی -

ایک اراضی اندوے تمسک غیر رجسٹری شدہ کے بتاریخ ۲۹ مئی ۱۹۴۸ء مکمل ہوئی، و بعدہ بدست مدعا علیہ از و سے دستاویز رجسٹری شدہ مورخہ ۲۹ جون ۱۹۴۸ء کے بیع ہوئی جس میں ذکر کفالت سابق کا تھا ایک مالش میں جو مدعی نے پہلے نفاذ اپنی کفالت کے دائرگی - تجویز ہوئی کہ تحالف باہین دستاویزات کے نہ تھا۔ اور تمسک کفالت کو غیر رجسٹری شدہ تھا مگر قابل نفاذ تھا۔

### پریومی کونسل

پریومی کونسل جو ریشل  
کیٹی -

۲۴ جون ۱۹۴۸ء

صوفی کتا ہنگریزی

۲۴ - ۲۵ اردو ۱۹۹۶

سر بار او بنام راجہ پتیا پور وغیرہ  
وراثت اندوے قانون متا کثرا - پسر کا اختیار تنبیت - جاہ اذنا قابل  
تقسیم - رواج منظرہ خاندان کا خلاف تنبیت کے ثابت کرنے سے قاصر  
رہنا - اقرار نہ ناجائز باہین پسر و برادر پدر خاندان مشترک کا خلاف حقوق

پسر جو پیدا ہو چکا ہو -

دو برادران مشترک تابع قانون متا کثرا لے جنہی خاندانی جاہ اذنا میں  
غیر منقسمہ ناقابل تقسیم ایک قبضہ میں اُن میں سے تھی جس کے پسر تھا  
اپس میں یہ معاہدہ کیا کہ اگر اُن میں سے کسی ایک کے اولاد و قسم نہ ہو  
بالکل نہ ہو تو جاہ اول نسل میں اُس بھائی کے جائے گی جس کی اولاد  
صلبی ہو اور اُس کے سلسلہ سے بند بیعت تنبیت کے منتقل نہ ہو سکیگی -

تجویز ہوئی کہ اس معاہدہ سے پسر یا بند تنبیت نہ کرنے کا نہ تھا  
اور نہ وراثت سے وہ پسر جس کو اُس نے قینی کیا ہو محروم ہو سکتا ہے

ایسا اقرار خلافت اُس قانون کے محتاج مقدمہ ٹیگور (۱) میں ظاہر کیا گیا اور پس کے استحقاق بنیت کے عمل میں لائے پر مؤثر نہ تھا۔

### صیغہ اپیل دیوانی

ایا دیار بنام شاہنشاہ ایار

مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۴۴ و ۲۴۵

عدالت کو اختیار ہے کہ اپیلانٹ کامیاب کو سودا اُس پوہہ پر دلائے جس کی نسبت اپیل میں تجویز ہوا اگر اُسے ڈگری میں ناجائز طور پر وصول کیا گئے۔

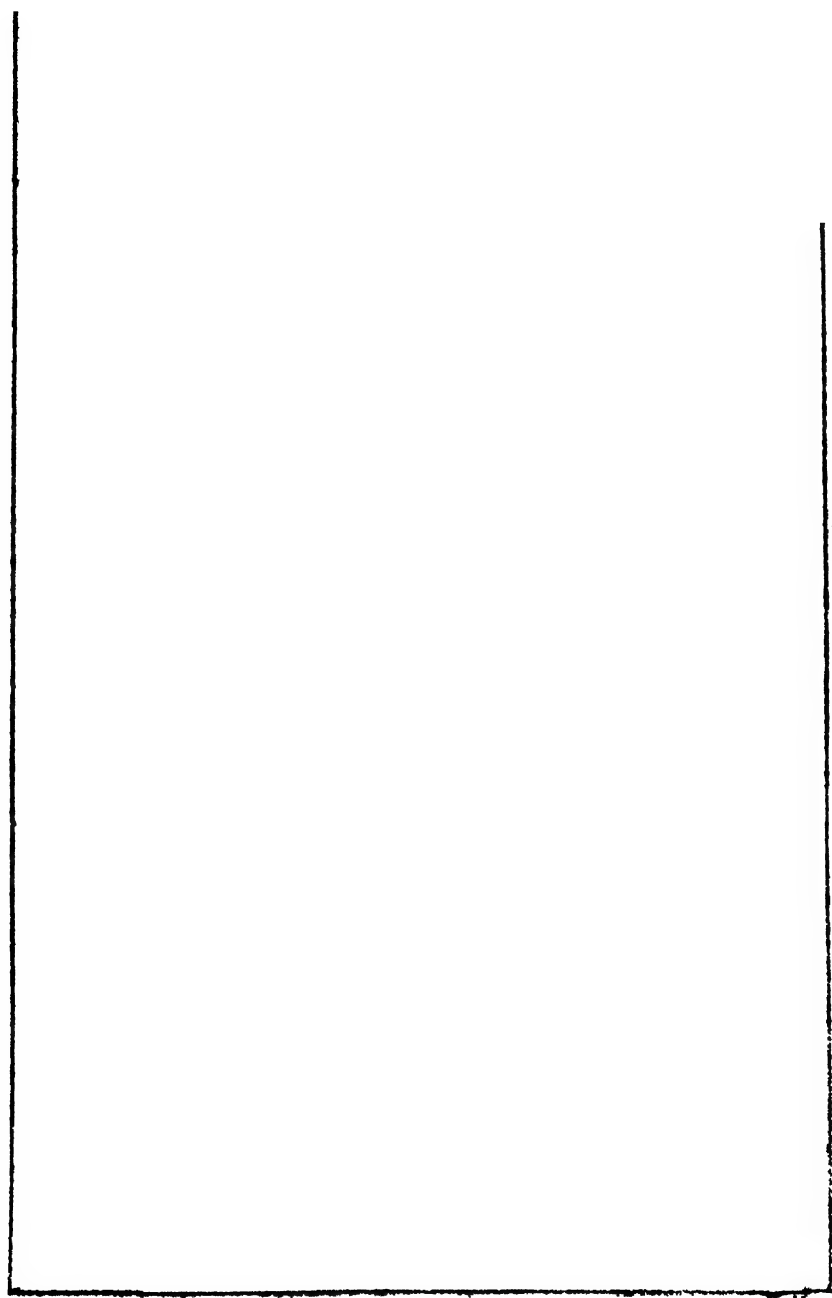
دینکار امن وغیرہ بنام مہالنگاں  
مجموعہ ضابطہ دیوانی دفعات ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ - کاروائیات اجرا  
ڈگری - تقسیم رسدی - درخواست شعر اجرا فرید - اطلاق نامہ -

زید و بعد ازاں عمر نے ڈگریات بنام بکر حاصل کیں اور اُن کے اجرا میں وہی ایک ادائیگی قرف ہوئی اور عمر نے حکم شعر رسدی تقسیم کے حاصل کیا کوئی ڈگری دونوں میں سے ایفا نہیں ہوئی زید نے پھر درخواست قرفی دوسری جاہداد کی دی اور اور ۲۸ ستمبر تاریخ نیلام مقرر ہوئی ۲۵ ستمبر کو عمر نے درخواست قرفی مزید کی از دوسرے دفعہ ۲۵ و ۲۴ کے داخل کی اور نیز ایک درخواست واسطے تقسیم رسدی کے اندر دوسرے دفعہ ۲۵ و ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دی صاحب حج قسطنطنیہ نے درخواست اجرا کو اس وجہ سے نامنظور کیا کہ بہت عرصہ کے بعد گزری تھی اور پھر

درخواست از دوسے دفعہ ۲۹ کو نامنظور کیا گئی اس لیے کہ کوئی درخواست  
اجراء کی دائرہ نہ تھی۔

برطبق اپیل یہ تجویز ہوئی کہ درخواست اجراء غلط طور پر نامنظور ہوئی  
لیکن ہائی کورٹ از دوسے دفعہ ۲۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے حکم  
نامنظوری درخواست دفعہ ۲۹ مشعر تقسیم رسیدی کی نگرانی نہیں  
کر سکتی تھی۔

---



# سند نظام رانیکوٹ ہیتی مندرجہ اندین لاریوٹ جند

## حصہ ۱۲ مطبوعہ و ستمبر ۱۸۸۸ء

صفحہ	صفحہ
۱۳۷ - ۱۰۹ و ۱۲۳	فہرست مقدمات
۱۳۸ - اندازہ ہرج -	صیغہ اسیل دیوانی
۱۳۹ انفکاک	بال کرشن گپالی بنام بال جشی سداو جشی
۱۴۰ استحقاق ایکہ اسرکانہ چندر نہاں شکر	گولی بائی " جلنا تہ کلونکر
۱۴۱ کے بابت انفکاک کل جاہاد کے -	لاونجی ایک جی " مسابی وغیرہ
۱۴۲ اجراء -	میشنگر " بہر شکر وغیرہ
۱۴۳ اختیار سماعت -	ناروہری بہاوی " دشمن ہٹ وغیرہ
۱۴۴ خلا و زری نشان حرفہ -	صیغہ ابتدائی دیوانی
۱۴۵ دعویٰ منجا نہر تمن جو رجہتری کے	حبیبہ بیما وغیرہ بنام حاجی عبد جیٹان
۱۴۶ رہن نامہ میں تاجر یا نسبت رہن	نانک جی میٹ میو نیکیچرنگ کپنی لینڈ
۱۴۷ عا دلانہ کے بدریعہ امانت رکھنے	بنام
۱۴۸ دستاویزات حقوق کے قبل تجربہ	دکشمی سنگ و دیونگ کپنی لینڈ
۱۴۹ رہن نامہ کے -	فہرست مضامین دیوانی
۱۵۰ ڈگری -	ایکٹ نمادی (۱۵ ستمبر) نمبر ۲۱۸۱
۱۵۱ رہن -	ب
۱۵۲ رہن واری - دالار بدریعہ امانت	ب

۱۳۴	وفات رسپانڈنٹ بعد داخل ہو چکا	۱۳۲	کردین و تلویرات حقوق کے۔
	اپیل کے	۱۳۲	رہن نامہ قانونی غیر رجسٹر شدہ۔
	ہر جو جو عائد حال مدعیان بطریق	۱۳۴	رہن۔
	میشی نقصان ہوا نہ بطریق نقصان	۱۳۶	غذ مشعر اس کے کہ ڈگری سازشی ہے
۱۳۰	منافع	۱۳۴	فریق نالاش انفکاک۔
		۱۳۶	فریب۔
			مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۸۸۲ء)
		۱۳۶	دفعہ ۲۸۳۔
			دفعات (۱۱) دفعات
		۱۳۴	۵۸۲ و ۳۶۸۔
		۱۳۰	نشان حرفہ۔
			نالاش بغرض استقرار اس امر کے کہ کوئی
			جایداد باجرا کسی گری کے قابل قرق
		۱۳۶	ہے۔
			نزاع متعلقہ قوم۔
			نالاش ہر جو جو اس کے کہ معمولی بابت
			سے ایک شریک قوم محروم کیا گیا۔
			نالاش بابت اس دہرہ کو جو مد علیہ ذرا
		۱۳۴	استعمال مدعی کے پایا ہو۔

# سلسلہ نظائر مالی کورٹ لمبی مندرجہ انڈین لاریپورٹ

جلد ۱۰ حصہ ۱۱ مطبوعہ ستمبر ۱۸۸۶ء

## صیغہ ابتدائی دیوانی

مانک جی پیٹ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ

مہاکشمی اسپننگ و دیونگ کمپنی لمیٹڈ

نشان حرفہ - خلاف ورزی نشان حرفہ - ہر جوعائد حال مدعیان بطریق

بیشی نقصان ہوا نہ بطریق نقصان منافع - اندازہ ہر جہ -

جب صورت میں کہ بوجہ خلاف ورزی نشان حرفہ مدعیان کے منجانب مدعا علیہم نقصان منافع مدعیان بذریعہ کمی تعدا و مال فروخت کردہ مدعیان کے اس طے پر کہ گاہک مدعیان کے چلے گئے ہوں یا جس طے پر حسب معمول ان کا مال بازار میں فروخت ہوتا تھا فروخت نہوا ہو بلکہ اس فریضہ سے ہوا کہ جو مال فی الواقع مدعیان نے فروخت کیا وہ کم قیمت پر فروخت ہوا - بخیر ہوا - کہ مدعا علیہم ذمہ دار اس نقصان کے ہیں جو عائد حال مدعیان ہوا اور مقدار کمی قیمت مال فروخت شدہ پیمانہ ہر جہ تھا -

مدعیان نے مدعا علیہم پر بابت خلاف ورزی ایک نشان حرفہ کے

۱۰۷۵۵۳

جولائی ۱۸۸۶ء

صفحتہ ۶۱۴

۶۱۴



نالش کی جسکی مدعیاں اوپر بندل ہاے سوت کے جنکو وہ فروخت کرتے تھے استعمال کرتے تھے اور جو بطور سوت نمبر ۲ سرخ گروہ کے مشہور تھا مدعیاں منظر ہوئے کہ مدعا علیہم دسا و مدد اس میں کسی قدر ایسا سوت لائے جسپر نشانات مشابہ نشانات سوت مدعیاں کے تھے مگر سوت مذکور بہت ادنی قسم کا تھا اور بوجہ اس فعل مدعا علیہم کے اٹھائے ماہ ہاے اپریل میں ۱۸۸۷ء کی قیمت ارزاں بازار سوت مدعیاں کی بہ نسبت اُس مقدار کی کمی کے زیادہ کم ہو گئی کہ جو قدرتی کمی نرخ بازار ماہ مارچ مذکور سے قابل غسوبی تھی اور مدعیاں نے یحجت کی کہ یہ کمی قیمت زائد نتیجہ معقول و قدرتی فعل سبھا مدعا علیہم کا تھا مدعیاں نے تعداد اُس حرجہ کی جو عائد حال اُن کے ہوا بقدر مبلغ چھ ہزار روپیہ کے قائم کی۔

واضح ہوتا ہے کہ اٹھائے ماہ ہاے ماہ البحت میں مدعیاں کی کلوں میں کام ساتھ منافع کے نہیں ہوتا تھا اور اگر مدعیاں کو بابت اُن کے سوت کے قیمت مروجہ بازار وصول ہوتی تو بھی کچھ منافع نہ ہوتا پس جو کچھ ہر حرجہ عائد حال مدعیاں بوجہ فعل مدعا علیہم ہوا (اگر کوئی ہوا) وہ بصورت منافع نہ تھا بلکہ بصورت بیشی نقصان۔

بربنائے شہادت تجویز ہوا کہ وجہ کمی زائد کی قیمت سوت مدعیاں میں سواے عام ارزائی بازار کے محض یہ نہ تھی کہ سوت مدعا علیہم بازار مدد آتہ میں آیا تھا بلکہ یہ تھی کہ سوت مدعا علیہم ساتھ اُس نشان حرفہ کے بازار میں آیا جو مشابہ نشان مدعیاں کے تھا عدالت نے تجویز کیا کہ بوجہ اس عمل سبھا

مدعا علیہم کے فروخت سوت مدعیاں میں مضرت بقدر قریب ۲۰  
فی ہنڈل کے ہوئی اور جو ہر جہ کہ اس طور پر عائد حال مدعیاں ہوا وہ نتیجہ  
معقول و قیرن قیاس نفل مدعا علیہم کا تھا اور مدعیاں مستحق دلا پاسے ہر جہ  
نذ کو کے مدعا علیہم سے ہیں۔

جیٹھا بھیجا وغیرہ بنام حاجی عبدالوحید عثمان وغیرہ

رہن۔ رہند اسی عادلانہ بذریعہ امانت سپرد کر دینے دستاویزات حقوق کے۔

رہن نامہ قانونی غیر رجسٹری شدہ۔ دعویٰ منجانب مرتہن جو رجسٹری کرانے

رہن نامہ میں قاصر رہا نسبت رہنداری عادلانہ کے بذریعہ امانت رکھنے

دستاویزات حقوق کے قبل تحریر رہن نامہ کے۔

چونکہ مدعی اس بات پر رضا مند ہوا کہ مدعا علیہ کو مبلغ سے قرض دکر

لہذا شخص آخر الذکر نے ۲۰ سرا پر مل ۱۸۸۵ء کو دستاویزات حقوق بعض

جایداد کی امانت اس کے پاس رکھ دیں بوقت پاسے دستاویزات مذکور کے

مدعی نے مدعا علیہ سے یہ کہا کہ ہم دستاویزات کو اپنے اثرنی سے کب پاس

لیجائینگے اور رہن نامہ مرتب کرانینگے تب روپیہ قرض ینگے مدعا علیہ نے

قبل تیاری دستاویز کے مدعی سے درخواست روپیہ کی کی مگر مدعی نے سنا

اس بیان کے انکار کیا کہ ہم اس وقت تک روپیہ نہ دینگے جب ہمارا

اثرنی ہمارا اطمینان نہ کر دیکھا اور دستاویز مرتب نہو جائے گی جس وقت دستاویز

سوالہ مدعی ہوئیں (یعنی تیاریخ ۲۰ سرا پر مل ۱۸۸۵ء) کوئی قرضہ موجود نہ ہو

مدعا علیہ یا فقہی مدعی نہ تھا ۹ سرا پر مل ۱۸۸۵ء کو رہن نامہ تحریر ہوا اور

۳۰ ستمبر ۱۸۸۶ء

منوکتا بانگریزی ۶۳

۶۳ اردو ۶۳

اُسی روز مدعی نے مدعا علیہ کو روپیہ قرض دیا مدعی کا یہ بیان تھا کہ اُس نے روپیہ بکفالت و ستاویزات حقوق اُسی روز قرض دیا تھا مدعی نے یہ بیان نہیں کیا کہ پھر رد ستاویز سے کتنا عرصہ پیشتر روپیہ دیا گیا تھا مگر خود ستاویز میں یہ تحریر تھا کہ مبلغ سے عین قبل تحریر رہن نامہ کے دیا گیا۔ ہذا نامہ کی رجسٹری نہیں ہوئی مدعی کا یہ بیان تھا کہ وہ اس بات کو جانتا تھا کہ اُسکی رجسٹری ہوئی چاہیے تھی مگر حسب درخواست مدعا علیہ وہ بلا رجسٹری رہنے دیا گیا کیونکہ مدعا علیہ یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ عہدہ ام کی نظریہ میں گشت نہ ہو۔

مدعی نے ناشی اسطے استقرار اس امر کے کہ وہ مستحق رہن نامہ عادی عادی کا لوپر جایداد مذکور کے ہے اور واسطے نیلام جایداد مذکور کے بحالت عدم ادائے زر رہن کے دائر کی مدعی نے یہ حجت کی کہ قرضہ بکفالت و ستاویزات حقوق کے دیا گیا تھا جو ۲ اپریل کو امانتاً سپرد کی گئی تھیں اور بلاشبہ مدعی کا یہ ادعا تھا کہ رہن نامہ قانونی حاصل کرے مگر مدعی نے اس بات پر رضامند ہو کر کہ رہن نامہ کو بلا رجسٹری رہنے دے اُس ارادہ کو ترک کر دیا اور ۲ اپریل کو مدعی نے اپنی رہنداری عادی لالہ کرنا پسند کیا۔

تجویز نمونی کہ مدعی کو کوئی رہنداری حاصل نہیں ہے۔ جس وقت و ستاویزات سپرد کی گئی تھیں اُس وقت کوئی قرضہ ماقبل موجود نہ تھا نہ کوئی معاہدہ زبانی ہوا تھا کہ و ستاویزات حقوق کفالت قرضہ آئندہ ہونگی اور نہ فی الواقع کوئی روپیہ اُس وقت تک قرض دیا گیا کہ رہن نامہ

قریب تحریر ہونے کے تھا کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ اگر مدعا علیہ متساویہ کے تحریر کرنے کو آمادہ ہوتا تو یک روپیہ قرض نہ دیا جاتا روپیہ فی الواقع ملکات رہن نامہ کے قرض دیا گیا تھا گو بوقت قرض دینے روپیہ کے دستاویزات حقوق بقبضہ مدعی تھیں۔

## صیغہ اپیل دیوانی

نامو ہری بھادی بنام وٹھل بھٹ وغیرہ

رہن - انفکاک - استحقاق ایک راہن کا منجمد چند راہن ان مشترک کے

بابت انفکاک کل جاید اس کے - فریق نالش انفکاک -

۱۔ در صورت جاید او خاندان مشترک کے جو بحیثیت مجموعی رہن ہر اور باقاعدہ کل روپیہ کے قابل انفکاک ہے گو مختلف شرکا، اُس پر حصص مخصوص قافلہ ہوں ہر راہن کو منجمد راہن ان کے استحقاق انفکاک کل جاید کا حاصل ہے اور یہ اختیار ہے کہ حصہ رسدی بقیہ اشخاص سے طلب کرے۔

۲۔ نسبت اُن اشخاص کے سوائے اصل راہن ان کے جنہوں نے بتاؤ قانون یا دیگر نسخ پر باطلاع حق کوئی استحقاق اراضیات مرہونہ میں حاصل کر لیا ہو قاعدہ وہی ہے۔

۳۔ اُس نالش میں جو منجانب ایک قافلہ کے منجمد قافلہ ان مشترک یا قافلہ مجموعی کے بغرض انفکاک کل جاید اس کے ہو وہ تمام اشخاص فریق مقدمہ ہوئے چاہئیں جنکو حصص حق انفکاک حاصل ہیں۔ (۱)

(۱) دیکھو انڈین لاریپورٹ سلسلہ مکتبہ جلد ۱۲ صفحات ۴۱۴ و ۴۲۳۔

۳۰۔ اپریل ۱۹۰۶ء

صفحت بائیں

۶۴۸ اردو

۱۲۔ عیال کے واسطے انفکاک ۱۶ پائی تقسیم موضع کھوئی موسومہ شرنہ  
کو نالاش دائر کی جسکو شکر و جی مالک نصف حصہ تقسیم دیا جا چکے ہیں بڑے بڑے منجملہ چار  
بیٹوں پر ناب مالک بقیہ نصف حصہ کے شرنہ کا رہن کیا تھا مدعیان بذریعہ خریداری  
دو نیلام عدالت مالک حق انفکاک ۶ پائی منجملہ پانچ حصہ شکر و جی مالک ربع ۶ پائی حصہ  
مملوکہ پر ناب کو بھی منجملہ ان نیلاموں کے ایک نیلام باجر ایک ڈگری موسومہ  
رام جی سب سے بڑے بیٹے منجملہ پانچ بیٹوں شکر و جی کو اور دوسرا باجر ایک ڈگری  
موسومہ بابا جی کو ہو اٹھا بعد ارجل غ نالاش کے مدعا علیہم نے بطریق خالص  
حق انفکاک رہن از ان لایسیر شکر و جی و سایا و دیو جی دو پسران با واپس چارم  
شکر و جی کو خرید کر بموجب ان خریداریوں کے نامہ و گالے دعوی ملکیت ۱۶ پائی  
حصہ تقسیم میں کیا دوران اسل عدالت ضلع میں مدعا علیہم نے لکشمی کو ناب پر ناب  
کو ۶ پائی حصہ اور لکشمی کے بھائی راگھو کو ۱۶ پائی حصہ انفکاک کر لینا دیا۔

۱۳۔ تجویز ہوا کہ چونکہ ۱۶ پائی تقسیم موضع کھوئی جایدا و خاندان غیر منقسم تھی جو  
بحیثیت مجموعی بابت ایک رقم مجموعی کو رہن کی گئی تھی گو اصل رہن ان کے حصص  
مخصوص خاص تھے لہذا مدعیان بطور مالکان جزو حق انفکاک بذریعہ خریداری اس  
بات کا حق رکھتے تھے کہ کل ۱۶ پائی تقسیم کو انفکاک کر دیں اور اس استحقاق میں  
بوجہ مدعا علیہم بعد ارجل غ نالاش خواہ بوجہ خرید کر لینے ایک حصہ حق انفکاک  
کو دو سال نالاش میں یا بذریعہ انفکاک جزوی جو مدعا علیہم نے دوران اسل میں  
ہونے دیا ذرا زیادہ نہیں آسکتا۔

یہ بھی تجویز ہوا کہ وہ مدعیان کو حق انفکاک کل جایدا کا حاصل تھا تاہم



ایک شریک قوم محروم کیا گیا  
مدعی نے یہ شکایت کی کہ ہنگام تقسیم یعنی بائیں رسم میت کو منجانب پدر مدعا علیہ کے  
جس میں مدعی بطور شریک قوم حصہ پانے کا مستحق تھا مدعی چھوڑ دیا گیا ہو اور  
اُس کو کچھ نہیں ملا مدعی نے مدعا علیہ پر نالاش لے لے کر اُس پر جس کے نالاش  
والے کی جو بوجہ فراہم کی حیثیت ذاتی و عزت کے باعث ترک مذکور  
عائد ہوا۔

سچ تو یہ ہوا کہ مدعی کو کوئی استحقاق قانونی نسبت بائیں رسم میت نہ تھا اور نہ  
خفت جو بوجہ نہ دے جانے بائیں مذکور کے مدعی کو مستنبط ہو سکتی ہو وہ نتیجہ و  
خلاف ورزی ایک رسم برادری کی سمجھی جاسکتی ہو کہ جس کی نسبت صرف قوم کو اختیار  
دست اندازی ہو۔

بال کرشن گوپال بنام بال جوشی سداشیو جوشی

ایک تھادی (۵۱۸۸۸۸) ضمیمہ ۲۔ ۱۱۱۱ اب۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی (۱۱۱۱۱۱)

دفعات ۵۸۲ و ۳۶۸۔ وفات رسپانڈنٹ بعد داخل ہو جانے پر اس کے۔

لفظ مدعا علیہ موجودہ ۱۱۱۱ اب ضمیمہ ۲۔ ایک تھادی (۵۱۸۸۸۸) میں رسپانڈنٹ  
داخل نہیں ہے۔

مقدمہ ادوت نراین سنگھ بنام ہر گوری پرشاد (۱) کی تقلید کی گئی۔

لاوجی نایک جی بنام مسبانی وغیرہ کے

ایک تھادی (۵۱۸۸۸۸) ضمیمہ ۲۔ مات ۲۶۲ و ۲۶۳۔ ۱۰۹۔ نالاش بابت اُس کے

جو مدعا علیہ نے واسطے استعمال مدعی کیا ہو۔

بموجب دفعہ ۱۰ - ایکٹ و ملن داران (مبئی) ۱۹۳۸ء کلکٹر نے یہ حکم صادر کیا کہ قابضان حصہ شیٹ سندھی وطن ایک حصہ رسدی زر عذوقہ سٹالانہ عمدہ دار کا ادا کر چکے نہ ہو پیدا نہیں کیا گیا لہذا کلکٹر نے جایا و منقولہ باقیہ کی ۱۸ مئی ۱۹۳۸ء کو اسی طریق پر نیلام کرائی کہ جس طریق پر بابت بقایا لگزارہی اراضی کے نیلام ہوتی ہے اور جزو زر من عمدہ دار کو دلوایا مگر اس شناسی میں باقی داران نے رد و برو صاحب کمنشنر مال کے اپیل کر دیا تھا اور صاحب موصوف نے آخر کار ۱۰ دسمبر ۱۹۳۸ء کو حکم کلکٹر اس طور پر ترمیم کیا کہ تعداد اُس نے رسدی کی جو عمدہ دار کو واجب الادا تھی بہت کم کر دی بر طبق اس کے باقیہ نے ایک نائنٹس و پیریل گشتہ ۱۸ کو عمدہ دار پر بغرض لایا جانے زر تفاوت با مین اُس قسم کے جو عمدہ دار نے بموجب حکم کلکٹر پائی تھی اور اُس قسم کے جو بموجب حکم صاحب کمنشنر مال اُس کو پائی چاہیے تھی دائر کی -

تجویز ہوا کہ نا شن اب ت اُس و پیر کے تھی جو مدعا علیہ نے واسطے استعمال مدعی کے پایا تھا اور اس وجہ سے وہ تالبع مد ۶۲ ضمیمہ ۲ - ایکٹ تادوی (۱۹۳۸ء) تھی -







۱۷۳	استغاثات -	۱۷۳	ایکٹ اٹھم (ایکٹ شہاد) دفعات
۱۷۴	اشتہار گورنمنٹ -	۱۷۴	۱۵۷۳
۱۷۵	بار ثبوت -	۱۷۵	ایکٹ اٹھم (ایکٹ میونسپلٹی) ۱۸۸۳
۱۷۶	بددیانتی سے -	۱۷۶	مالک مغربی و شمالی دادہ) و فقہات
۱۷۷	پریوی کونسل کی ڈگری -	۱۷۷	۶۹ و ۷۱ قواعد میونسپلٹی -
۱۷۸	تقسیم زمین بیوہ و ماں کے لیے دونوں	۱۷۸	امر تصفیہ طلب واسطے عدالت
۱۷۹	حق حین حیات کی دعویٰ ایچ -	۱۷۹	اجراؤ کنندہ ڈگری کے -
۱۸۰	جبل -	۱۸۰	اجراؤ ڈگری -
۱۸۱	جاری ہونا سمن گواہ کے عدالت	۱۸۱	اجراؤ مقابلہ ضامن -
۱۸۲	سشن سے	۱۸۲	انتقال منجانب مادر
۱۸۳	حد سماعت	۱۸۳	اجراؤ بابت خرچہ کے
۱۸۴	خلاف ورزی قواعد -	۱۸۴	افاضا ایسے جرم کا جو قابل تجویز
۱۸۵	دہرم شاستر -	۱۸۵	کسی مجسٹریٹ کے ہو -
۱۸۶	دختر کا پسر -	۱۸۶	اختیار سشن جج نسبت افاضہ جرم
۱۸۷	دہرم شاستر -	۱۸۷	اور اس کی تجویز کے
۱۸۸	ڈگری استقراریہ -	۱۸۸	انکار مجسٹریٹ اجرا سمن بنام گواہ جب
۱۸۹	شخص مفقود الخیر -	۱۸۹	دفعہ ۲۱۶ ضابطہ فوجداری -
۱۹۰	شرح ہندو اون	۱۹۰	اختیار سشن جج بابت اجرا سمن
۱۹۱	سخت دماغی باغی اشتغال طبع -	۱۹۱	بنام گواہ -

۱۲۴	مافی - ستر وقت -	۱۵۸	سخت دنا گمانی باعث اشغال طبع
۱۲۵	مجموعہ مضامین و انی دفعہ ۵۳ و ۵۴	۱۶۰	سعاد بان -
۱۵۹	۵۳۶ و ۶۵۴۵	۱۶۱	معماری ملازم کا غلط کاغذ مرشد
۱۶۲	دفعہ ۶۱۰	۱۶۵	مرتبہ ارباب -
۱۶۳	فوجداری دفعہ ۲۲۶ و ۲۸	۱۶۶	عدالت سسٹن -
۱۶۴	۵۳۶ و ۶۳۶ و ۲۳۶ و	۱۶۷	نہانت واسطے و الپسی اس چارہ
۱۵۹	دفعہ ۵۳۰ و ۲۹۱	۱۵۹	جو اجرا ڈگری میں لی گئی ہو -
۱۶۱	دفعہ ۵۱۲ -	۱۶۵	فریب -
۱۵۹	نالش علیحدہ -	۱۵۵	قتل عمد -
۱۶۰	نادا کرنا زبرد کا -	۱۵۵	قتل جو قتل عمد کی حد کو پہنچا ہو -
۱۶۱	نالش واسطے استقرار میں ام کے کہ	۱۵۶	قائم مقام مریون ڈگری -
۱۶۱	تنبیت منظرہ ناجائز ہے یا کہی	۱۵۸	قتل عمد -
۱۶۱	عمل میں نہیں آئی -	۱۵۸	قتل انسان سترم سزا جو قتل عمد کی
۱۶۱	نالش دخل جایہ او غیر منقولہ -	۱۵۸	حد کو نہ چھو پختہ -
		۱۶۱	کاہ منضبی مجبشریٹ -
		۱۶۸	گواہ دعا علیہ -
		۱۶۱	گواہ کا دیکھنا -
		۱۵۹	منوخی ڈگری -
		۱۶۰	مشتری و بائع -







جلد ۲ حصہ ۲۵ نمبر ۲۵  
 کلکتہ پرنٹنگ  
 سائنس فوٹو کاپی کلکتہ مندرجہ اندین لاری پوٹ جلد ۱۳  
 حصہ ۲ مطبوعہ و سمب ۱۸۸۸ء

۲۵	عبد الحمید بنام قیصر ہند	۲۵	فہرست مقدمات
۲۶	فہرست مضامین و لین وار	۲۶	پریوئی کونسل
۲۷	ایکٹ حد شمارہ ۱۲۹ء	۲۷	جلد نہاج دہرائی بنام دکناموہن را
۲۸	ایکٹ انتقال کا یاد نمبر ۱۲۹ء دفعہ	۲۸	و
۲۹	۸۵۳۸۶	۲۹	سر دواموہن را بنام دکناموہن را
۳۰	امانت رکھنا قبلاو کا۔	۳۰	اجلاس کامل
۳۱	استغاثہ۔	۳۱	سریند ناتھ پال بنام برج ناتھ پال
۳۲	امر تجویز شدہ۔	۳۲	صیفہ ایل دیوانی
۳۳	تاخیر جنسی مشعر اندراج شرائط رہن انصاف	۳۳	راکھل چند بوس بنام وارکانا ناتھ مشر
۳۴	جھلساری۔	۳۴	کیدار ناتھ کندو و سیمنجی داس
۳۵	درخواست منسوخی نیلام	۳۵	ہیرالال چٹرجی و گورمنی دیبی
۳۶	رہن انصافانہ۔	۳۶	استصواب صیفہ دیوانی
۳۷	فریق کارروائیات اجراء بگرمی۔	۳۷	اوننگ وغیرہ بنام مونگ ہتووا
۳۸	فریباً اور بدینتی سے بنانا	۳۸	استصواب صیفہ فوجداری
۳۹	قابل مقبولی ہونا ساعت پیش کشاد	۳۹	مرعلی بنام صفرعلی
۴۰	ڈگری ساتی کا۔	۴۰	صیفہ ایل فوجداری



۱۷۶	نیت دستاویز کے بنائے میں	۱۷۹	مسئ نالشن اسٹیل سنوخی تینیت کے
۱۷۵	وہ شخص جسکی جائیداد نیلام ہوئی	۱۸۰	معاہدہ رہن -
			مرتب رہن انصافانہ اور آئس کا
			چارہ کار مناسب -
		۱۸۳	محشریٹ کا اختیار -
			مجاز سماعت کرنے کا ہے کے معنی
		۱۸۵	مرتب -
		۱۸۲	مجموعہ ضابطہ دیوانی ۱۸۵۲ء دفعہ ۲۴۴
		۱۸۵	دفعہ ۳۱۱
			مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعہ ۱۹۱
		۱۸۳	۲۰۳ و ۲۰۳
		۱۸۶	مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۶۶۴ -
			نالشن اسٹیل لاجلے زر مین بر طبق
			سنوخی آئس گری کے جس کے بموجب
			نیلام اجرا ڈگری میں عمل میں
		۱۸۲	آیا ہو -
			نالشن ملحدہ -
		۱۸۳	نان و نفقہ -
			نان و نفقہ مال بر طبق تقسیم -

سلسلہ نظائر بائی کورٹ کلکتہ مندرجہ ذیل رپورٹ جلد ۱۳

حصہ ۶ مطبوعہ دسمبر ۱۸۸۶ء

پریوی کونسل

پریوی کونسل

۲۵۱۹ و ۲۳۳۱ و ۲۵۰۲  
۲۶۹۰ مارچ ۱۸۹۰ء اپریل  
۱۸۸۶ء -

جگہ نباچود ہرائی وغیرہ بنام  
سروداموہن راجپوت ہری " دکناموہن راجپوت ہری وغیرہ

مفت کتاب نگری  
۳۰ - اردو ۱۸۸۶ء

ایکٹ حد سماعت (۹ شہاد) ضمیمہ ۲ - ۱۲۹ - معنی نالاش اسطے  
منسوخیت تبت کے -

۱۲۹ ضمیمہ ۲ - ایکٹ ۹ شہاد ایکٹ حد سماعت مصدورہ سند مذکور سے  
جس میں یہ عبارت استعمال کی گئی ہے نالاش اسطے منسوخیت تبت کے  
اُس نالاش سے مراد ہے جس میں جواز تبت کے بحث ہو اور مبادیہ جہا  
جو مذکور میں مقرر کی گئی اُن تمام نالاشات سے متعلق ہے جن میں مدعی بلا منسو  
اُس تبت مزج کے کامیاب نہیں ہو سکتا ہے جس کے ذریعہ سے  
فریق مخالف قابض ہے -

مدعیان نے بحیثیت وراثت کے یکجہری ایک ہندو لڑکے نسبت ایسی ہی  
کے اعتراض کیا جو ظاہر اُس کی بیوگاں نے مطابق اختیار عطیہ نامزد  
لکے کی تحسین تبت ہائے مذکور کے بعد قبضہ مسلسل رہا تھا اور وہ تبت

۱) باضابطہ دستاویزات و کارروائیات اور نوگریات میں جس میں مدعیان  
فریق تھے تسلیم کی گئی تھیں اس بنا پر کہ نسبت بینفینوں کی بحث بارہ برس  
کی بعد تارینجھائے تنہیت سے گویا بارہ برس کم بعد مدعی کے حق کے اگر  
کوئی ہو پیدا ہونے سے بوقت وفات باقی ماندہ بیوہ کے کی گئی تھی  
یہ تجویز ہوئی کہ الماشات میں حسب مد ۱۲ ضمیمہ ۲ ایکٹ و ششہ کے  
نمادی عارض ہے۔

جزو عبارت تجویز مقدمہ راجہ بہادر سنگھ بنام اچھت لال (د) کا حوالہ  
دیا گیا اور اُس مقدمہ کا فرق جس میں مدعیان کے دعویٰ پر بیوہ کی تنہیت  
کرنے سے نقصان نہیں پہنکا مقابلہ مقدمہ حال کے ظاہر کیا گیا۔

### استصواب صیغہ دیوانی

اونونگ وغیرہ بنام مونگ ہتون اور وغیرہ  
رہن انصافانہ - امانت کرنا قبائلیات کا - معاہدہ رہن - تاخیر چھٹی بلراج  
شرائط رہن انصافانہ - مرتہ رہن انصافانہ اور اُس کا جاریہ کارماسب -

۱۶ سرجو لائی ۱۹۵۶  
صفحہ ۳۲۲  
۳۲۲  
۳۲۲

مونگ ہتون اور اور ایک اور شخص نے ایک پرائیسری نوٹ منسٹر کا و منفرد  
بجی مدعی تحریر کیا اُسی روز مونگ ہتون اوتے مدعی کے پاس قبائلیات  
اپنی مجاہد کے بطور کفالت ضمنی کے امانت کیے اور بانسٹر اک اُس دوسرے  
شخص کے جزو زر بدل پرائیسری نوٹ مذکور کا پایا تھوڑے عرصہ بعد  
مونگ ہتون اوتے مدعی کے نام لیک چھٹی اس ضمنی کی تحریر کی بطور

کفالت ضمنی بابت باضابطہ ادا ہونے کے بعد دو ہزار روپیہ کے جو بڑے یعنی  
پرامیٹری نوٹ آج کی تاریخ کے قرض لیے ہیں۔ میں اس کے ساتھ  
آپ کو قبائلات اپنی جاہد اس کے جواب دہ کرتا ہوں۔ روپیہ بکفالت مکان  
قرض لیا اور وصول پایا اور باقی روپیہ لے لیا۔

ایک مالش میں جو بر بناسے دستاویزات مذکور واسطے بیعبات یا  
واسطے نیلام جاہد او یا علی سبیل البدلین واسطے انتقال حق قانونی  
کے دائرہ ہوئی۔

تجویر ہوئی کہ چٹی مذکور بنفسہ معاہدہ رہن نہیں ہے اور بلا جبری  
کے بہ ثبوت رہن انصافانہ کے جو بوقت امانت ہونے قبائلات  
کے مکمل ہو گیا قابل پذیرائی ہے۔

یہ بھی تجویر ہوئی کہ چٹی کا ہونا مدعی کو مانع اس امر کا نہیں ہے کہ وہ  
کوئی اور شہادت بہ ثبوت اپنے دعویٰ کے دے مقدمہ کیداز ماتقہ  
بنام شام لال کترجی کی تقلید کی گئی۔

یہ بھی تجویر ہوئی کہ مدعی بر بناسے اس معاملہ کے مستحق انتقال قانونی  
کا نہیں ہے اس کے لیے چارہ کار مناسب یہ ہے کہ جاہد امر ہونے  
کو نیلام کرائے۔

### صیغہ اسپیل دیوانی

۲۶ جولائی ۱۹۲۶ء

گورنری دیوبند

بنام

ہیرالال چترجی

صفی کتا بانگریزی

(۱) بنگال لادپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۵۴

۳۲۵ اردو

مجموعہ ضابطہ عشمہ دفعہ ۲۴ م - نالشن واسطے دلاپائے زرغن  
برطبق منسوخی اُس ڈگری کے جس کے بموجب نیلام بعلت اجراءے ڈگری  
عمل برآیا۔ نالشن علیحدہ - فریق کارروائی صیغہ اجراء -

گورنمنی نے ایک نالشن بنام ہیرالال چارود پمبر دالک جو معہ خرچہ ڈسمس  
ہوئی لیکن اپیل کیا گیا مگر قبل فیصل ہوئے اپیل کے چاروئے اجراءے  
ڈگری بابت خرچہ کے کرائی اور ایک مکان مملوکہ گورنمنی نیلام کرایا  
جس کو ہیرالال نے خرید کیا اور زرغن ادا کیا اور قبضہ لیا بعد ازاں فیصلہ  
مشعر ڈسمس نالشن صیغہ اپیل سے منسوخ ہوا اور مدعا علیہم مقدمہ مذکور کو  
حکم ہوا کہ ایک رقم معین گورنمنی کو معہ خرچہ ادا کرے بعد ازاں گورنمنی  
نے درخواست واپسی اپنے اُس مکان کی کی جو بعلت اُس ڈگری کے نیلام  
ہوا تھا جو منسوخ ہوئی اور بالآخر ایک حکم بلا کسی شرط واسطے قبضہ کے  
حاصل کیا اور ہیرالال کو صرف وہی چارہ کار باقی رہا جو اُس کو بابت زرغن  
کے تھا چونکہ گورنمنی نے قبضہ مکان حاصل کر لیا تھا لہذا ہیرالال نے  
نالشن بنام مسماہ واسطے دلاپائے زرغن کے دائر کی تجویز ہوئی کہ  
باوجود دفعہ ۲۴ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے نامبروہ اس نالشن میں مستحق  
دلاپائے زرغن کا بطور ایسے معہ خرچہ کے جو اُس کے فائدہ کے لیے  
پایا تھا اس لیے تھا کہ اُس کی بدل ساقط ہو گیا تھا ہیرالال کی حیثیت  
بطور مشتری نیلام ایک فریق کارروائیات اجراءے ڈگری کے نہیں تھی اور  
واسطے غرض نالشن نہ لکھیں تالیف مشعور ہونا چاہیے -

## استصواب صیغہ فوجداری

عمر علی

بنام

صفر علی وغیرہ

۱۵ اگست ۱۸۸۶ء

صفحہ کتاب نگری

۳۳۳ اردو ۳۳۳

مجموعہ ضابطہ فوجداری دفعات ۱۹۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ - استغاثہ مجسٹریٹ کا اختیار -

مجاز سماعت کرے گا جس کے معنی -

از روئے استعمال ان الفاظ مجاز ہر جرم کی سماعت کرنے کا ہے موقوفہ دفعہ ۱۹۱ مجموعہ ضابطہ فوجداری کے مجسٹریٹ کو یہ اختیار تیزی نہیں دیا گیا ہے کہ سماعت استغاثہ کی کرے یا نہ کرے بلکہ زیادہ تر متعلق اس فعل مجسٹریٹ کے ہے کہ سماعت کسی جرم کی کسی طریقہ پر منجملہ ان طریقوں کے کرے جس طرح وہ ان واقعات کی جنسے جرم بنا حاکم موصون کو اطلاع ہوئی حاکم موصون پر لازم ہے کہ مستغیث کا اظہار لے اور بعد ازاں یا تو لازم کے نام ضمن جاری کرے یا حسب دفعہ ۲۰۲ حکم تحقیقات دی یا حسب دفعہ ۲۰۳ - استغاثہ و سمع کرے -

## صیغہ اپیل دیوان

ہیمنجنی داس

بنام

کید اوتھ کندو جو دہری

۲۹ جولائی ۱۸۸۶ء

صفحہ کتاب نگری

۳۳۳ اردو ۳۳۳

دہرم شاستر - نان و نفقہ - نان و نفقہ ماں کا بر طبق تقسیم باہن اسکے منجر

اور سوتیلے بیٹوں کے -

ایک بیوہ ماں بر طبق عمل میں آئے تقسیم باہن اسکے بیٹے اور سوتیلے بیٹوں کے اُس جایداد کے جو اُس کے شوہر نے چھوڑی مستحق نہیں ہے کہ اُس کے نان و نفقہ کا مطالبہ کل جایداد پر قائم کیا جائے بلکہ صرف

اُس نے جو جائیداد مذکور پر جو اُس کے بیٹے کو بوقت تقسیم ملے۔

علمی کی کھانا اور پوجا میں بائیں ایک ہند و بیوہ اُس کے بیٹے اور اُس کے سوتیلے بیٹوں کے عمل میں آئی جس کے بعد بیوہ شریک خاندان اپنے بیٹے کے رہی اور اُس نے اُس کی پرورش کی چونکہ تقسیم جائیداد منقولہ کی ہو گئی لہذا بیٹے نے نالاش بنام سوتیلے بیٹوں کے واسطے تقسیم جائیداد غیر منقولہ کے دائرہ کی اور ایک ڈگری بہ تصریح حصص فریقین کے نالاش مذکور کے صادر ہوئی یہ نالاش قبل فیصلہ ایک نالاش کے جو بیوہ نے بنام بیٹے اور سوتیلے بیٹوں کے واسطے نان و نفقہ کے تاریخ علمی کی سے اور واسطی مقرر کیے جانے اُس کے آئندہ نان و نفقہ کے دائرہ کی اور جس نالاش میں مسماہ نے یہ استدعا کی کہ مطالبہ نان و نفقہ کا کل جائیداد متروکہ شوہر پر قائم کیا جائے دائرہ اور ڈگری ہوئی بخوبی ہوئی کہ تاریخ علمی کی تاریخ ڈگری مصدورہ نالاش تقسیم تک بیوہ مستحق تھی کہ نان و نفقہ کا مطالبہ کل جائیداد پر قائم کیا جائے اور بعد ڈگری کو صرف مسماہ کی بیٹے کو حصہ پر قائم کیا جائے لیکن چونکہ مسماہ کی پرورش زمانہ اول الذکر میں اسکے بیٹے نے کی اور وہ دعوی نان و نفقہ کا پھر اپنے سوتیلے بیٹوں پر نہیں کر سکتی گو کچھ ہی شیخ کو بمقابلہ اُن کو بابت حصہ رسدی مسماہ کے نان و نفقہ بابت اُس زمانہ کے ہو پس نالاش بمقابلہ اُن کے ٹو سمس ہوئی چاہیے۔

در حالیکہ مالیت سالانہ کل جائیداد کی محسوس اور رسدی مالیت سالانہ مسماہ کے بیٹے کی ہے۔ بخوبی ہوئی پس مجاز حالات ماحصہ

ماہوار نامان و لفافہ مناسب ہے۔

راکھن چندر بوس وغیرہ بنام

مجموعہ مضابطہ دیوانی دفعہ ۳۱۱۔ درخواست منسوخی نیلام۔ وہ شخص جسکی جائیداد نیلام ہوئی ہے۔ مرتہن۔ ایکٹ انتقال جائیداد (۲۸۸۲ء)

دفعات ۸۷ و ۸۶۔

مرتہنان بعض حقیقت نے ۱۱ ستمبر ۱۸۸۴ء کو حسب دفعہ ۸۶۔ ایکٹ انتقال جائیداد ایک ڈگری بیعات حاصل کی جس میں یہ قرار دیا کہ اگر وہ روپیہ جو واجب الادا تجویز ہوا ادا نہ کیا جائے راہن کا حق انفکاک ۱۱ مارچ ۱۸۸۴ء کو ممنوع ہو جائیگا یہ میعاد بعد ازاں برطبق درخواست راہن ۳۰ اپریل ۱۸۸۴ء تک بڑھادی گئی ۶ اپریل ۱۸۸۴ء کو بعت اجراء ایک ڈگری باقیات لگان محصلہ اعلیٰ قابض حقیقت موسومہ رہن میں حقیقت مذکور بری از مواخذات نیلام ہوئی مرتہنان نے حسب دفعہ ۳۱۱ مجموعہ مضابطہ دیوانی درخواست منسوخی نیلام بوجہ بیضا بطلی نفسو الامری کے گزرائی تجویز ہوئی کہ بموجب دفعہ ۸۶ ایکٹ انتقال جائیداد مرتہنان کو ایسا حق جائیداد میں حاصل تھا کہ وہ ان الفاظ دفعہ ۳۱۱ میں داخل ہوئے وہ شخص جسکی جائیداد نیلام ہوئی ہو اور وہ مستحق درخواست ہذا گذراشنے کے ہوئے۔

صیغہ اپیل فوجداری

قیصر مہند

بنام

عبدالحمید

۶ ستمبر ۱۸۸۶ء

صفحہ کتاب انگریزی

۳۴۹ - ۳۴۸

۲۲ جون ۱۸۸۶ء

صفحہ کتاب انگریزی

۳۴۸ - ۳۴۷



جلسہ سازی - مجموعہ تعزیرات ہند دفعہ ۴۶۴ - نیت دستاویزات کے

بنائے میں - فریبا اور بدینتی سے بنانا -

ملزم نے جو ایک نقل نو میں محکمہ سب ڈویژن مقام بدرک میں تھا درخواست عہدہ کلکٹر کے لیے جو اس وقت محکمہ مذکور میں خالی تھا گذرانی اسکی درخواست پر عبارت ظہری ثبت جمعی جیسے اسکی سفارشن واسطے عہدہ مذکور کی گئی تھی کہ عہدہ دار سب ڈویژن مقام بدرک نے کی تھی معلوم ہوا کہ ملزم نے وہ عبارت جھوٹی ثبت کی تھی درخواست مذکور کو ساتھ میں لیکھا چھٹی تھی کہ وہ بھی ملزم نے بنائی تھی اور جو سیاق عبارت سے کلکٹر کی طرف سے بنام عہدہ دار سب ڈویژن مقام بدرک مشعر اس میں کی اطلاع کہ عہدہ دار آخر الذکر کو معلوم ہوتی تھی کہ گئے یعنی کلکٹر نے ملزم کو واسطہ خالی عہدہ کو منتخب کیا تھا چونکہ عہدہ دار سب ڈویژن کو کچھ شبہ نسبت صحت اس جمعی کو ہوا لہذا حاکم موصوف نے ایک جمعی ڈی بی آفیشل یعنی نصف سرکاری بنام کلکٹر واسطے مستحق کر کے اس کو تحریر کی کہ آیا حاکم موصوف نے فی الواقع جمعی مذکور لکھی ہے یا نہیں اور چونکہ یہ جمعی اسی مقام کو ڈاکٹر انیشی الی گئی ملزم نے ایک تیسری دستاویز بنائی جو ایک جمعی عہدہ دار سب ڈویژن کی بنام پوسٹ سٹر بدیل سند معلوم ہوتی تھی کہ وہ اس جمعی نصف سرکاری کو روانہ کر کے ملزم پر عدالت سشن میں الزام جرم جلسہ سازی حسب دفعہ ۴۶۴ مجموعہ تعزیرات ہند بابت تین دستاویزات مذکور کے لگایا گیا اور تجویز ثبوت جرم عمل میں آئی - تجویز ہوئی کہ تجویز ثبوت جرم باہت اول دستاویزات کے صحیح تھی لیکن نسبت تیسری دستاویز کے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے دستاویز

مذکور حسب مراد اوس دفعہ کے بذیقتی سے یا فریباً بنائی۔

## اجلاس کا عمل

سریندر ناتھ پال جو دہری غیرو بنام برخا تھ پال جو دہری غیرو  
امر تجویز شدہ۔ قابل مقبولی ہونا شہادت میں ڈگری مصدورہ مقدمہ سابق کا۔

۱۱۔ اگست ۱۸۸۶ء

صفحتہ ۱۸ گری

۳۵۲

مدعیان نے بحیثیت مشترکین حصہ ایک محال کے مالش دلا پانے اپنے حصہ  
لگان بعض حقیقتوں کی جن پر محال مذکور میں مدعیان علیہم قاضی تھے دائر کی مدعیان علیہم  
نے اس امر سے انکار کیا کہ جیسا کہ بیان ہوا ہے وہ قاضی ہیں ایک اور شریک  
اسی محال نے پیشتر مالش بنام انھیں مدعیان علیہم کے بابت لگان نہیں  
کے کی تھی اور اس مالش میں مدعیان حال اور دیگر شرکا محال مدعیان علیہم  
بنائے گئے تھے اور اس مالش میں یہ تجویز ہوئی تھی کہ مدعیان علیہم حال قاضی  
اور اس شخص کو جو اس وقت میں مدعی تھا اس کا حصہ لگان ادا کرنے کے  
ذمہ دار تھے۔

تجویز ہوئی (متر صاحب جسٹس مختلف رائے) کہ ڈگری مصدورہ  
مالش ساجی امر تجویز شدہ یا قابل مقبولی بھی شہادت مالش نہا میں  
نہیں تھی۔







# مقنن دکن

جلد ۳ آمان ماہ الی ۱۹۷۱ء نمبر ۱

یہ قانونی رسالہ ہر ماہ آگسٹ کی یکم کو شائع ہوتا ہے اس میں مندرجہ ذیل مضامین اس ترتیب سے درج ہوتے ہیں کہ اخیر سال پر ہر ایک حصہ اور ہر ایک ہائیکورٹ کے سال بھر کے نظائر کی ایک علیحدہ کتاب بن جائے

حصہ ۱ میں عدہ اور فیڈلیکچر اور قانونی مباحثے اور اصول قانون -

حصہ ۲ میں خلاصہ نظائر پر یوٹی کو نسل و ہائیکورٹ - کلکتہ - مدراس - بمبئی - آلبا اور کسی اطلاع مندرجہ انڈین لارپورٹ -

حصہ ۳ میں فیصلہ جات مجلس عالیہ ہائیکورٹ حیدرآباد دکن مع خلاصہ بطور پورٹ قانون مل سکتا ہے

حصہ ۴ میں ایکٹ و قواعد و سرکریٹوشنات قانون مع وجود و نشر و اشاعت -

حصہ ۵ میں دستور العمل قوانین و دستاویز کار کا نظام متعلقہ صیغہ عدالت کو تواری

و مال جاہم امور متعلق ہیں -

\*\*\*

NNN

مطبع مقنن دکن حیدرآباد میں چھاپا

مقامین محترمہ کوئی مفاد نہ رکھتا ہے اور کوئی ایجنڈہ نہیں چھاپتا



# فہرست

صفحہ

بقیہ

۱۲۹۰ء  
لیکچر نمبر ۱۱۱۱

۲۰۰

تبیہ کا اثر و نتیجہ اور متبہی لوگوں کے تعلقات و حقوق

---





بقیہ

لیکچر نمبر ۱۲۹۷

تہنیت و ہرم شائستہ

تہنیت کا اثر و نتیجہ اور تہنی لڑکوں کے تعلقات و حقوق و رشتہ

سلسلہ کیواسطے دیکھیے رسالہ نمبر ۱۱۱ گزشتہ

ایک ہندو بیوہ نے بعد وفات اپنے شوہر کے بوجہ نہوئے اولاد شوہر کے جایدا و موسومہ دیش گتی انعام پر قبضہ حاصل کیا اس کے بعد بیوہ نے بھویرتسک سمولی کے زید سے قرعہ لیا اور اس کے بعد اس نے ایک لڑکا تہنی کیا پھر وہ مر گئی زید نے زرتسک کا دعویٰ لڑنے پر اسل استدعا سے دائر کیا کہ اس کی ذات اور جایدا و مذکور ماخوذ کی جاے بھویرتسک کی جایدا و مذکور ماخوذ نہیں ہو سکتی ہے زید بیوہ کی اور جایدا و سے اگر کچھ تہنی کر قبضہ

ہوا پناہ و پیہ وصول کر سکتا ہے۔ (۱)

جو لڑکا بوجب انومتی پیر کے اپنے مثنیٰ کرنے والے باپ کی وفات کی کچھ عرصہ بعد مثنیٰ کیا جاتا ہے اُس کو اپنے پدر مثنیٰ کرنے والے کی جاہ و ادبیت کے ہوسے ہی فوراً چھوٹ جاتی ہے اور چونکہ واجب الادا دیون بھی مثل اور جاہ و متروکہ کے ہیں لہذا مثنیٰ لڑکے کو دیون کے وصول کرنے کے واسطے ساریفکٹ ایصال قرضہ حسب ایکٹ ۱۸۶۷ء کے لینے کی ضرورت نہیں ہے وہ بہ قائم مقامی اپنے باپ مثنیٰ کرنے والے کے استحقاقاً وصول کر سکتا ہے۔ (۲)

اگر کوئی لڑکا مول لیا جائے تو ترکہ نہیں پاسکتا ہے کیونکہ وہ مثنیٰ نہیں ہے۔ (۳)

اور نہ وہ جتنی لڑکا وارث ہو سکتا ہو جس کی تنہیت کے وقت اُس کی ماں باپ مر گئے ہوں کیونکہ باپ و تیا ماں تب وہ دت تک بیٹا بطور صحیح بن سکتا تھا (۴) گواہ روئے اس نظیر کے ایسا لڑکا جس کی ماں باپ مر چکی ہوں بطریقہ دت تک مثنیٰ نہیں ہو سکتا ہے مگر بطور سوئم دت کے مثنیٰ ہو سکتا ہے (۵)

(۱) گرگیا دسائی بنام آباجی جیون راوانڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۲۳-۲۴ (۲) ٹرائن بل بنام کنور ٹرائن سٹی انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۵۱-۲۵۲ (۳) اسٹریچ ہندو لاصفہ ۱۳۲-۱۳۳ (۴) ایچی ریڈی جٹا بنام ایچی ریڈی گوڈاپا پریوی کونسل سدر لینڈ جلد ۱ صفحہ ۴۱-۴۲ (۵) پوز کلپٹا بنوت راہ ہاسکر بنام بیابائی بیٹی بائی کورٹ جلد ۶ صفحہ ۸۳ سلسلہ اول۔ (۵) پوز کلپٹا مولفہ ایگنٹشور شاستری صفحہ ۲۱۔

ایک ہندو نے اول ایک لڑکا متبنی کیا اور اُس کے بعد ایک اور لڑکا متبنی کیا اور دونوں لڑکوں کو اپنی حیات میں اپنی جایداد تقسیم کر دی اور چھوٹے لڑکے کے حصہ کی جایداد پر خود قابض رہا جب وہ مر گیا تو بڑے لڑکے نے یعنی جو پھلے متبنی ہوا تھا یہ دعویٰ کیا کہ میری حیات میں دوسرا لڑکا متبنی کرنا جائز نہ تھا لہذا اُس جایداد پر جو دوسری لڑکے کے نامزد کی گئی ہے مجھے دخل دلایا جائے اس میں یہ تجویز ہوئی کہ جی بوجیب و ہرم شاستر بحالت حیات ایک پسر متبنی کے دوسرا لڑکا متبنی کرنا جائز نہیں ہے اور بمقابلہ مدعی کے یہ بحث بھی نہیں ہو سکتی ہے کہ وہ تقسیم پر رضا مند ہو گیا ہے کیونکہ اُس نے بمجرّد وفات باپ کے دعویٰ کیا ہے اس لیے اُس کی رضامندی مفہوم نہیں ہو سکتی ہر پس وہ کل جایداد پائے کا مستحق ہر دوسرا لڑکا وراثت جائز نہیں ہے (۱) کہندہ اگر کوئی ہندو لڑکا زر نقد کے عوض میں اپنا حصہ اپنے اصلی یا متبنی باپ کی جایداد کا ترک کر دے اور اقرار کرے کہ باپ کی حیات میں یا اُس کی وفات کے بعد حصہ مذکور کا دعویٰ نکرے تو اسکی یہ تاثیر ہوگی کہ لڑکے کی حیثیت علیحدہ شدہ بیٹے کی ہو جائے گی یہ ترک وراثت سے خارج کرنے کی حد تک نہیں چھوڑتا ہے پس اس ترک کے بعد اگر باپ اپنی جایداد کو منتقل کر دے تو وہ انتقال اثر پذیر ہوگا ورنہ اس کا علیحدہ شدہ بیٹا بن کر اُس کی بیوہ کے وراثت پائے کا مستحق ہوگا۔ اصلی صلیبی

(۱) رنگما بنام اچھا مورزا دین اپیل جلد ۴ صفحہ ۱۷۱ پورٹر جلد ۲ پریمی کوئل صفحہ ۵

یا مبینی بیجا بوجہ معقول وراثت سے خارج کیا جاسکتا ہے لیکن یہ طریقہ ترکہ بچو بچنے کا جو قانون نے مقرر کیا ہے انتظام خانگی کے ذریعہ سر تبدیل نہیں ہو سکتا ہے (۱) یعنی یہ کسی کو اختیار نہیں ہے کہ جس قانون وراثت کے وہ تابع ہو اُس کے خلاف کوئی انتظام وراثت کے باب میں کرے۔ (۲)

ایک ایسے خاندان ملک بنگال سے جو اپنے آپ کو ہندو بیان کرنا ہو مگر جو نسل اور اصل سے ہندو نہ ہو ایسے رواجات متعلق ہو سکتے ہیں جو خلاف دہرم شاستر ہوں۔ خاندان زیر بحث کی ابتدا ایک ایسی قوم سے ہوئی جو ہندو نہ تھی اور اُس کے رواجات ہندوؤں کے رواجات سے مختلف تھے بحث یہ پیدا ہوئی کہ آیا پسر مبینی کا وراثت ہونا رواج خاندان کے مطابق ہے یا مخالف۔ پریوی کو نسل سے حسب ذیل تجویز ہوئی۔ اول یہ کہ بلحاظ ابتدا اور تاسیخ خاندان کے امر قابل تحقیقات یہ نہیں ہے کہ عام احکام دہرم شاستر کی ترسیم میں خاندان میں رواج خاندان سے ہوئی یا نہیں جس کی رو سے تنہا منع ہے بلکہ یہ ہر کہ آیا اس خاندان میں امر وراثت سے دہرم شاستر متعلق ہے یا وہ اجم جس کی رو سے پسر مبینی کو وراثت ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ دوم یہ کہ بر بنائے اس شہادت کے یہ خاندان رواجات خلاف دہرم شاستر

(۱) مالکشن تربک سنڈل کرنام سادتری بائی انڈیا رپورٹ جلد ۳ صفحہ ۵۴۔

(۲) مقدمہ سنڈلٹ و لاکا لاپورٹ چانری ڈویرن جلد ۱ صفحہ ۱۲۶۔

عمل کرتا رہا اور رواجات مذکور اُس سے متعلق ہے اور گو کچھ ہی رواجات  
ہندو خاندان مذکور میں جا ہی ہو گئے ہوں مگر تنہا کے ذریعہ سے پس  
منہی کے وارث ہونے کا رواج جاری نہیں ہوا تھا۔ یہ بحث نہیں ہے کہ  
آیا اگر خاندان مذکور سوائے رواجات خاص ہندو ہونا ثابت ہو جاتا تو شہادت  
مذکور رواج خاص کے ثابت کرنے کے لیے کافی ہوتی یا نہیں۔ سو ہم ایسی بات  
میں جو مدعی کے حق وراثت کے قائم رکھنے کی بابت ایسے مدعا علیہ کے مقابلہ  
میں داری گئی ہو جو تنہا کے واسطے زوال حق مدعی کے استدلال کرنا ہو  
اس امر کا بار ثبوت کہ تنہا از روئے رواج خاندان جائز ہے اُس شخص کے  
ذمہ ہے جو اُس کا ہونا بیان کرے حالانکہ اگر خاندان سے عام طور پر دہرم شاستر  
متعلق ہوتا تو بار ثبوت اُس شخص کے ذمہ ہوتا جس کا یہ بیان ہوتا کہ تنہا کرنا  
حق خراج کر دیا گیا ہے۔ جو اہم مقدمہ راجہ بھٹن ناتھ سنگھ بنام رام چرن موہن دار  
تجویز ہو کہ خاندان ہندو میں بھی ممکن ہے کہ کوئی ایسا رواج پھیلے  
روئے وراثت بذریعہ تنہا ممنوع ہو۔ جو ہم بوجہ ہونے پس منہی کے  
کیا جائے وہ ہم اس وجہ سے اثر پذیر نہیں ہوتا ہے کہ تنہا ناجائز تھی۔  
یہ ممکن ہے کہ فرق مابین محض بیان اور وجہ یا غرض ہے یا ہمہ وصیتی کے  
باریک ہو لیکن فرق مذکور بلحاظ عبارت اور حالات متعلقہ کے نکالنا  
چاہیے (۱)۔

رواج عام قاعدہ دہرم شاستر کو معطل کر سکتا ہے لیکن اقرار و معاہدات  
(۱) فٹنڈریب، ایکٹ بنام، اجبیر داس انڈین لایپرٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۶۳۔

قواعد وراثت کو تبدیل نہیں کر سکتے ہیں چنانچہ پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا ہے کہ جب دو بھائی مشترک سے جو تابع متاکثر ہیں اور جنگی خاندانی جائیداد غیر منقسم و ناقابل تقسیم اور ایک کے قبضہ میں ہے آپس میں یہ معاہدہ کیا کہ اگر ان میں کسی ایک کو اولاد ذکور بالکل نہ ہو تو جائیداد اُس بھائی کی نسل میں جاسے گی جس کی اولاد صلیبی ہو اور اُس کے سلسلہ سے بذریعہ تہذیب متعلق نہ ہو سکیں گی۔ ایسے معاہدہ سے نہ کوئی متنبی نہ کرنے کا پابند ہو سکتا ہے اور وہ اگر کاجس کو متنبی کیا جاسے وراثت سے محروم ہو سکتا ہے کیونکہ ایسا معاہدہ خلاف قاعدہ ہے اور استحقاق تہذیب کے عمل میں لارڈ پر موثر نہیں ہے اور اُس قاعدہ کے بھی خلاف ہے جو بمقدمہ شیگورنڈ جمبنگال رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۳۴ و ۳۵ و لارڈ پرٹ اپیل سید جلد منہم ۳۴ و ۳۵ صفحہ ۷۴ قرار دیا گیا ہے (۱)۔

معاملہ تہذیب نہایت مستحکم ہوتا ہے پس جب تہذیب حائز طور پر ایک تہذیب عمل میں آجاسے تو پھر وہ متنبی کرنے والے کی مالش سے بھی ناجائز یا منسوخ نہیں ہو سکتی ہے (۲)۔

اور نہ معاملہ تہذیب کی نسبت یہ یقین ہوتا ہے اور نہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تہذیب مشروط جس سے متنبی کرنے والے کے مقاصد ملی کا حصول

(۱) سر بارونام راجہ پتیا پور وغیرہ منقسم پریوی کونسل انڈین لارڈ پرٹ جلد ۴ صفحہ ۳۹  
(۲) دیکھو صفحہ ۱۶۱ پیر ۱۲۹۴ (۳) سکھ باسی لال بنام گھان سنگھ انڈین لارڈ پرٹ الہ آباد جلد ۱ حصہ ۱۲ طبعہ ماہ اکتوبر ۱۸۹۴ صفحہ ۳۶ و ۳۷ و تہذیب راجہ گھنٹا یا پم پانی کورٹ جلد ۱ صفحہ ۱۶۷ اجلاس کامل۔

کامل یا اُن کا محفوظ رکھنا زوال میں آجانا ظاہر ہوتا ہو یا متبنی کے حق میں  
نا انصافی ہوتی ہو دہرم شاستریں وار کھی گئی ہو پس پسرتبنی کسی ایسی  
یا کسی جید سے جس سے کہ پسرتبلی استحقاق وراثت زائل نہیں ہو سکتا ہر  
وہ اپنے فائدے سے محروم نہیں ہو سکتا ہے (۱۱)۔

ایک نالشن انصاف تبنتیت نامہ کی اس بنا پر رد کرتی گئی کہ مدعی علیہ نے  
متبنی لڑکے کے ساتھ کر کے سے انکار کیا ہے اور نیز بوجہ ندادا ہونے رسوم  
تبنتیت کے تبنتیت ناما کامل ہے پر یوی کو نسل نے تجویز کی کہ بوجہ انکار مذکور  
کے تبنتیت منوع نہیں ہو سکتی ہے نالشن انصاف ناما جائز ہے بلکہ نالشن لا جوجا  
ہر جہد تمعیل معاہدہ یا تمعیل کر اے جانے معاہدہ کی کرنی چاہیے۔ یہ بھی  
تجویز ہوئی کہ واسطے تکمیل تبنتیت کے قوم شودر میں کسی رسم کا ادا کرنا  
ضرور نہیں ہے از روے احکام دہرم شاستر صرف لینے اور دینے لڑکے  
سے تبنتیت، کامل ہو جاتی ہے (۱۲)

ایک لڑکے کو ایک شخص کی بیوہ نے متبنی کیا اور متبنی کے اصلی باپ سے  
اس مضمون کا اقرار نامہ بیوہ نے لکھا لیا کہ جو انتقالات جاہداد شوہر ہی کے  
بیوہ کی طرف سے قبل تبنتیت کے عمل میں آئے ہیں اُن میں کوئی تینازمہ  
نکلیا جائے گا اس کے بعد تبنتی نے بیوہ اور چند لوگوں کے نام نالشن منشیخ

(۱) ام سرہ منشیخ سمہ بران کوثر منصفہ ۲۲ مئی ۱۸۶۵ء نمبر ۲۰ صدراگرہ پورٹ ۱۸۶۵ء صفحہ ۵۱

(۲) سری ترین مترنام سری منشی کش سندری اسی منصفہ ۱۵ جنوری ۱۸۶۵ء بنگال پورٹ



انتقالات مذکور کی دائرہ کی مدعا علیہم نے مدعی کی تنبیت میں کوئی غلطی نہیں کیا مگر یہ غدر کیا کہ مدعی کو بیوہ نے باعتبار شہادت طعناں و اقرار نامہ لے جو مدعی کے اصلی باپ نے تحریر کیا تھا مدعی کو متنبی کیا تھا۔ نیز مدعی نے خود اپنی تنبیت سے نو برس کے بعد اور بلوغ سے دو سال کے بعد اقرار نامہ مذکور منظور کر لیا ہے لہذا دعویٰ یہاں سے اس غدر و عدالت پر چلنے لے منظور کر کے دعویٰ کو اس تجویز سے دسمس کیا کہ جب مدعی نے حالت بلوغ اقرار نامہ کو منظور کر لیا تو اب اس کے خلاف دعویٰ درست نہیں ہے۔ مدعہ اس ہائی کورٹ نے عدالت ضلع کے فیصلہ کو اس حجت سے منسوخ کیا کہ جو اقرار مدعی کے اصلی باپ نے مدعی کی نابالغی کی حالت میں بروقت اس کی تنبیت کے کیا تھا وہ مؤثر نہیں ہے اور نہ مدعی اپنی منظورین کا پابند ہے کیونکہ وہ بلا واقفیت جملہ حالات کے عمل میں آئی تھی۔ پٹنہ اپیل پر یو سی کونسل نے یہ تجویز کی کہ اس امر کی تجویز کرنا کہ اصلی باپ از روئے اقرار نامہ قبل تنبیت کے اپنے نابالغ پسر کے کس یا جبر و غفلت سے اس طرح دست برداری کر سکتا ہے جس سے اس کی پابندی پیشہ اور پر اس وقت لازم آئے جب وہ بالغ ہو جائے۔ وقت طلب اور مشکل بات ہے گو مقدمہ چٹکور کھنا تھا راجا دکن وغیرہ بنام جانکی مندر جسٹس ہائی کورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۹ بصراحت تجویز دیو چکا کہ اگر باپ اس مضمون کا اقرار کرے کہ میرے بیٹے کا حق تاحین حیات بیوہ متنبی کرنے والی کو عطا رہیگا جائز اور قابل پابندی ہے اس مقدمہ میں ہم حکام اس قدر

تجویز کرنا کافی سمجھتے ہیں اقرار اصل یا پک کا عدم نہیں تھا بلکہ اقس و درجہ اس قابل تھا کہ جب بیشا سن بلوغ کو پہنچتا ہے تو اسکو منظور کیسے اس لیے اہم بحث یہ ہے کہ آیا بیٹے نے بعد بلوغ اس قدر کو منظور کیا یا نہیں اگر حسب قاعدہ منظور کر لیا تو وہ پابند ہوگا۔ (۱)

اگر کوئی بیوہ کسی لڑکے کو اس شرط پر بیٹنی کرے کہ میری حیات میں لڑکے کو صرف نان و نفقہ اور تعلیم کا خرچہ دینا بعد میرے مرنے کے وہ ترکہ پاس لگاؤ البتہ شرط جائز اور قابل قبول ہے (۲)

۱۔ و فرامہ جو بیعت ہے۔ علیہ السلام میں مخصوص میں قوم ربی میں نہیں بیٹ  
۲۔ سوہیت کہ جو کہ میں تین بار مار نہیں۔ نہ مار دیا وی اغوا فر  
کے لیے بیعت مہرج اور جا رہے جبکہ قوم کو ملی کے ایک شخص نے اپنی بیعت  
کی عید کا وعدہ کسی لڑکے کے حق لیا اور اس وقت سے اس کے والدین کو لڑکے  
کے اتنی بیعت دی ہے جو اس کے مرغیب ہی تو کو قبل تحریر تکلیف نامہ کے  
مرایا کر اس کے رات او قائم مقام قانونی سے معاہدہ نہ کی تعمیل نقص  
بائبر آئے کا حق باقی رہتا ہے۔ اور وہ جاہد اور جو متوفی سے اس کی بیوہ کو  
میں ہے اس پر معاہدہ نہ کر و واجب الاتباع ہوا پس اگر مقرر کی وفات کے  
قیس برس بعد اس کی بیوہ نے بیٹی کے نام ایک بیہ نامہ کے ذریعہ سے  
جو ایسی جاہد کی نسبت لکھا گیا تھا جو اس کے قبضہ میں تھی اقرار نہ کر لیا

(۱) امام سہمی این وغیرہ نامہ وینڈا راہ این پر ہی کو تسلیم نفقہ ۱۵ مئی ۱۹۰۵  
۱۹۰۵ مئی لاریپورت انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ و انڈین لاریپورت بر اس بعد ۱۹۰۵ مئی  
پر ہی کو تسلیم نامہ امرت کنور و غیرہ نامہ ۲۰ مئی ۱۹۰۵ مئی لاریپورت بر اس بعد ۱۹۰۵ مئی  
صفحہ ۶۱۲ کو بھی دیکھیے۔ (۲) جیشہ انعام نامہ جس میں مانا کر تریپورت جلد ۱۱ صفحہ ۱۹۵

کر دیا تو ایسا انتقال از رو سے یہ بقا بدانیسی ارشاد شو ہر بیوہ کے بچی ممتنی جائز ہے۔ اور بیوہ کی وفات کے بعد اس محبت تادی سے کہ بیوہ پر نہیں برس کل معاہدہ واجب التعمیل نہ تھا جس سے بیوہ خود دست بردار ہوئی وارث مذکور مستفید نہیں ہو سکتا ہے (۱)

ایک ہندو نے اپنی کل جائداد اپنے دو لڑکوں الف و با۔ کو بذریعہ وصیت بخص مساوی قطعاً دے کر وفات پائی۔ الف ایک پسر نابالغ مسمیٰ کتھر موہن چھوڑ کر ششہ ام میں فوت ہوا اور با صرف اپنی بیوہ مسماۃ ہندو بیوی داسی اور ایک دختر چھوڑ کر ششہ ام میں فوت ہوا اُس نے ایک وصیت نامہ بھی چھوڑا جس کی رو سے اُس نے چند شرائط کے ساتھ کسیدر جائداد تو اپنے دو بیٹوں کی پوجا کے واسطے مخصوص کی اور باقی جائداد اپنی زوجہ ہندو بیوی داسی کو اُس کی حیات تک اور بعد اُس کی وفات کے اپنی نو اسی کو (اگر کوئی ہو) چھوڑی۔ دختر مذکور لا ولد اپنی ماں کے ساتھ منہ فوت ہوئی۔ اس کے بعد بیوہ مذکور نے ششہ ام میں ایک وصیت نامہ چھوڑ کر وفات پائی جس کی رو سے بیوہ نے جائداد کا دمی اپنے بھائی گوگل چندر متر کو مقرر کیا اور گوگل چندر متر نے بموجب وصیت نامہ کے اُس جائداد پر قبضہ حاصل کیا جو بیوہ کو از رو سے وصیت نامہ اُس کے شوہر کے اور نیز بحیثیت بیوہ کے ملی تھی۔ کتھر موہن بھی ششہ ام میں بچا لیتا بالغا ایک بیوہ چھوڑ کر فوت ہو گیا اور وصیت کے

ذریعہ سے اپنی بیوہ کو ایک لڑکا متبنی کرنے کی اجازت دی گیا۔ ۴۵۶ء میں  
گھنٹرموہن کی زوجہ نے ایک لڑکا متبنی کیا جو اس مقدمہ کا مدعی ہے۔ مدعی  
نے بحیثیت پسر متبنی گھنٹرموہن کے ووارثت با کے کل متروکہ ہس کے  
حصول کے واسطے دعویٰ دائر کیا تجویز ہوئی کہ جب تنبیت مدعی کی اُس وقت  
دفعہ میں نہیں آئی جب بوقت وفات بند ایدہبی داسی کے معاملہ توریث  
جایدا متروکہ ب کا پیدا ہوا اس لیے مدعی کو جایدا کی نسبت کوئی استحقاق  
پیدا نہیں ہوا اور مدعی کی متبنی کر کے والی ماں بوقت وفات بند ایدہبی اسی  
کے یہ دعویٰ نہیں کر سکتی تھی کہ اُس کو جایدا پر بطور امانت دار مدعی کے  
قبضہ دلایا جائے۔ اور چونکہ بوقت وفات بند ایدہبی داسی کے جایدا کی نسبت  
کسئی کسی کو ضرور حق حاصل ہونا ضروری تھا لہذا از روے دہرم شاستر جو جایدا  
ایک مرتبہ کسی شخص کو حاصل ہو جائے پھر وہ اُس سے نہیں لیجا سکتی ہے  
اس لیے مدعی کا سبابی کا مستحق نہیں ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ جب تنبیت  
سے پہلے کسی کو جایدا کی نسبت استحقاق توریث کا موقع پیدا ہو گیا ہو اُس  
استحقاق سے کسی کو جایدا حاصل ہو جائے تو وہ تنبیت کی وجہ سے  
واپسی کے قابل نہیں ہو جاتی ہے (۱)

جب ہبہ نامہ جواز کی بحث ایک مقدمہ میں ہو رہی تھی اُس وقت واسب  
نے ایک لڑکا متبنی کیا اس کی نسبت عدالت ہائی کورٹ میں نے یہ تجویز کی کہ  
اس تنبیت کا یہ اثر پیدا ہو گیا کہ اگر مقدمہ موجودہ ماقبل تنبیت معنی کو فریق

نہ بنایا جائیگا تو اُس کو یہ استحقاق حاصل رہیگا کہ پھر کبھی صحت ہبہ نامی کی بحث کرے۔ دوران مقدمہ میں جاید کا منتقل کرنا اور دوران مقدمہ میں لڑکا پیدا ہونا یا لڑکے کا متبنی کرنا دو جدا گانہ کام ہیں ایک دوسرے سے کچھ تعلق نہیں ہے کیونکہ جب لڑکا پیدا ہوتا ہے یا متبنی کیا جاتا ہے تو بموجب دہرم ساستر مروجہ احاطہ بیٹی کے اپنے باپ کی ملکیت میں استحقاق حاصل کرتا ہے اس واسطے اُس کو مقدمہ میں فریق بنانا ضرور ہے (۱) مگر متبنی لڑکے کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ اُس کے متبنی کرنے والے باپ نے اُس کے متبنی کرنے سے پہلے جو جایداد ہبہ کر دی تھی اُس پر اعتراض کر سکے (۲)

پالک چتر یعنی وہ لڑکا جس کو لے کر بالاجائے مثل متبنی کے نہیں ہے نہ وہ بطور متبنی اپنے پالنے والے کا کریا کرم کرنے کا مجاز ہے اور نہ اُسکا وارث ہو سکتا ہے (۳)

اور نہ وہ شخص دہرم نسا ستر کی رو سے وارث ہو سکتا ہے جو اپنی آپ کو

۱۹۵۱ء راجہ بحث جنم لکشن انڈین لایپرٹ بی جلد ۵ صفحہ ۶۳۰ (۲) مقدمہ منقصد ہائی کورٹ بمبئی نمبر ایس ۱۲۴۱۱۲ منصفہ ۵ جولائی ۱۹۵۱ء - (۳) نیل دھبہ داس بنام شمبر داس فیروہ پریوئی کونسل مورز انڈین اپیل جلد ۳ صفحہ ۸۵ - بنگال لایپرٹ جلد ۳ صفحہ ۲۷۷ حصہ پریوئی کونسل - دہلی چندر چودھری بنام شب چندر ویلی ریپورٹ جلد ۲ صفحہ ۲۸۱ - پریشوتم بنام واسدیو بمبئی ہائی کورٹ ریپورٹ جلد ۸ صفحہ ۱۵۶ سلسلہ اول -

تو دفرزندی میں سے (۱) (کریدیل طریقہ میں اس کے خلاف حکم ہے) تنبیت دراصل مبتلا لڑکے کے پیدا ہونے کے ہے متبنی کرنے والے کی جایداد متبنی کی موروثی جایداد سمجھی جاتی ہے (۲)۔

دست تک میمانسا اور متاکشرا کی رود سے متبنی لڑکا اس جایداد کے پاسنے کا وراثت مستحق ہے جو اس کی متبنی کرنے والی مالک اپنے باپ کی وراثت کے ذریعہ سے پائی ہو۔ (۳)

جب وقت لڑکا متبنی کیا جاتا ہے کسی وقت بیوہ کا استحقاق جایداد شوہر سے ساقط ہو جاتا ہے اور متبنی کو استحقاق وراثت حاصل ہو جاتا ہے پس وراثت میں بیوہ نے اپنے شوہر کے واسطے لڑکا متبنی کیا تو جایداد متدعو یہ کی نسبت بیوہ کا کوئی حق باقی نہ رہا لڑکے کو حاصل ہو گیا لہذا لڑکے کو بجائے بیوہ کے فریق مقدم بنانا ضرور ہے (۴) ایک شخص اپنی زوجہ کو تنبیت کا اختیار اس ہدایت پر دیا کہ زوجہ اپنی حیات تک کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ و موروثی و مکتوبہ پر قابض رہے جب بیوہ نے

(۱) مل سنگھ بنام سرکار منصفہ ۲۷ مارچ ۱۸۹۹ء صفحہ ۱۸۹ (۲) بیگم بنام نور احمد منصفہ ستر ملنگھم بانیکورٹ آگرہ صفحہ ۲۵۶ و اردو ۶۳۴ (۳) بیگم بنام امین الدین لار پورٹ لڑکا جلد ۲۵۰ - اجلاس کامل - (۴) صاحب کلکٹر بریلی بنام مسماۃ مزین بی منصفہ ۴۸ گشت ۱۸۹۹ء آدھانی کورٹ ریکورڈ منصفہ ۳۴۹ - اٹھری ۵۵۱ - اردو و سری منی دینا بائی داسی بنام درگا پرشاد و متروکی لاری پورٹ جلد ۶۰ صفحہ ۶ متفرقات و دیگر پانڈی بنام مسماۃ خواجہ سعیدی دینا پریوی کوئٹل مورڈانڈین بیگم جلد ۳ صفحہ ۲۴۳ و کلکٹر لاری پورٹ جلد ۶ پریوی کوئٹل صفحہ ۳۴ و رسالہ ولیٹ و پورٹ صاحبان صفحہ ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ بنام اسے چند مثال چند انڈین لار پورٹ بیگم جلد ۷۷ و دہرم ش ستر مولہ میں صاحبہ صفحہ ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ بنام دینکھان لاری پورٹ اسیل بائے بند جلد ۶ صفحہ ۱۹۶ و پدم کمار دیوی بنام کورٹ آف وارنٹس ایضا جلد ۶ صفحہ ۲۲۶ و پدم کمار دیوی بنام چارجی انڈین لار پورٹ ملنگھ جلد ۵ صفحہ ۶۱۵۔

روکا متنی کر لیا تو تجویز ہوئی کہ بیوہ نے جایداد شوہری میں حق میں جانی پایا تھا اور بعد ازاں وہ پسر بنی کو بھونچنے والی تھی۔ (۱)  
 حال میں بیٹی بائی کورٹ (۲) میں یہ بحث پیش آئی کہ وہ پسر بنی جس کو ایک بیوہ نے اپنے شوہر کے واسطے بعد وفات شوہر متبنی کیا ہوا اس انتقال یا معاملہ پر اعتراض کر سکتا ہے یا نہیں جو اس کی بنیت سے پہلے بیوہ نے کئے ہوں، اسناد اور نظائر پر کامل غور کرنے کے بعد بائی کورٹ نے حسب ذیل نتیجہ کی گونج مانتی کہ شہادت کی بنا پر صحیح طور پر یہ تجویز کی ہو کہ رادہ بائی مدعی کی متبنی کنندہ ماں نے کل رقم صرف ۱۰۰ روپے مندرجہ رہن نامہ کاغذ نمبر ۸ جو رادہ بائی اور گویندہ ماں نے مسی بعبیر کے نام ۱۰ ستمبر ۱۹۸۷ء کو تحریر کیا تھا قرض لی لیکن ہم باتفاق جج ماتحت یہ تجویز نہیں کر سکتے ہیں کہ وہ کل قرضہ مدعی پر جس کو رادہ بائی نے (جس کا شوہر ۱۹۸۷ء میں فوت ہو چکا تھا) ۱۹۸۷ء میں متبنی کیا تھا اس طرح عائد کیا جائے کہ اس کا مواخذہ اس جایداد مندرجہ پر عائد ہو جس کی نسبت مدعی کو بعد اپنی بنیت کے استحقاق وراثت حاصل ہوا۔

جج ماتحت نے یہ تجویز کیا کہ جو معاملہ رہن جایداد بیوہ کی طرف سے عمل میں آیا تھا وہ نیک نیتی کے ساتھ ہوا تھا لیکن اس پر بحث نہیں کی کہ معاملہ رہن کی ضرورت تھی یا نہیں لہذا اس بحث پر بصیغہ ایمل ہم غور کرتے ہیں اور

(۱) ہرن ہمارے بندو پدہیا نام برجاتھ انڈین لارپورٹ کلکد جلد ۸ صفحہ ۳۵۰ و سہا  
 ۱۹۸۷ء کی شہادت پر بیوہ لانا تھا لارپورٹ انڈین ایمل جلد ۲ صفحہ ۲۵۶ (۲) کشن  
 بھاؤ کوٹھار جہاں صلا بائی وغیرہ انڈین لارپورٹ می جلد ۱۱ صفحہ ۶۰۹۔





اور اُس کو وراثت تاریخ وفات باب تنبیت کنندہ سے پھونچتی ہو (۱) اگر یہ صورت ہو تو جب کبھی ایسی بیوہ کو فرض دیا جائے جو کسی آئندہ زمانہ میں اپنے شوہر کے لیے جائز طور پر لڑکا بتنی کر سکتی ہے تو اس امر کی تحقیقات کرنی ضرور ہوگی کہ آیا روپیہ دینے کے وقت کسی وارث یا بعد کا وجود تھا یا نہیں۔ مقدمہ رائی کشن منی بنام راجہ ادوونت سنگھ (۲) کا حوالہ ایک دفعہ سے زیادہ مرتبہ حکام صدر دیوانی عدالت کلکتہ نے دیا ہے جنہوں نے مقدمہ بامیں اس سبب جی بنام مسماۃ تاری (۳) کو تفصیل کیا تھا۔ حکام مذکور نے فرمایا کہ اُس مقدمہ میں یہ امر تھا کہ ایلا لدا کا بعد اپنے متبنی ہونیکے حق متعلق بزمانہ ماضی کا دعویٰ اس طرح پر کر سکتا ہے کہ جبکی رو سے وہ مانع یا مغل ایسی بیع کا ہو جو اُس کی متبنی کرنے والی ماں نے اُس کی متبنی کرنے سے پہلے کی ہو اور جس سے اُن حقوق میں جو اس وقت میں منحصر ہو تو ہم کسی مرآئندہ کے تہہ مکر وہ واقعی طور پر بعد تنبیت کے متبنی کو حاصل ہوگوگا مفرت پھونچتی ہو۔ اُس مقدمہ میں لڑکا بعد متبنی کیے جانیکے بلاشبہ وارث ہو گیا اور بلا شک یہ قاعدہ صحیح ہے کہ کوئی بیع جو ایسی بیوہ نے کی ہو جس کو صرف ایک نہایت ہی محدود حق میں حیاتی جایداد میں حاصل ہو بمقابلہ کسی وارث وغیرہ کے جائز نہیں ہو سکتی ہے عام اس سے کہ وہ وارث

(۱) سٹریچ ہندو لا جلد ۱ صفحہ ۱۰۱ و جلد ۲ صفحہ ۱۲۷۔

(۲) رپورٹ صدر عدالت دیوانی کلکتہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸۔

(۳) سورس انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۱۶۹ بصرفہ ۱۷۹۔

پسپرنی ہو یا اور کوئی شخص بجز اس کے کہ وہ بیع نہایت ضرورت کی حالت میں عمل میں آئی ہو جو اعتراضات کہ ایسی بیع پر ہوج بلا ضرورت کی گئی ہو وہ بلا شبہ غیر ضروری رہن سے بھی متعلق ہیں پر یو بی کو نسل نے ان اصول سے کلیتاً اتفاق کیا جو حکام صدر دیوانی عدالت کلکتہ نے قرار دیے تھے دیکھئے مقدمہ باسن اس مکرچی بنام مسماۃ تارنی (۱) چنانچہ ہیکورٹ بیٹی نے بھی مقدمہ ناتھاجی کرشنا جی بنام ہری گوجی (۲) میں یہ تجویز کی تھی کہ پسپرنی اُس سبب کے منسوخ کرانے کا مستحق ہے جو جاہد اور غیر منقولہ موروثی کا جو متبنی کرنے والے باپ کی بیوہ نے اُس کی تنہا سے پہلے کیا ہو۔ علاوہ اس کے مشہور مقدمہ کلکتہ مدور بنام مورتو رانا لنگا (۳) میں پر یو بی کو نسل نے یہ رائے ظاہر کی تھی کہ حقوق پسپرنی میں کسی ایسے انتقال نا جائز سے جو بیوہ نے قبل اُس کو متبنی کر سنبنے کے کیا ہو کیونکہ زوال نہیں آسکتا ہے اور ایک اور بہت ہی حال کے مقدمہ ہائی کورٹ مدراس نے ان اصول سے جو مقدمہ ہدایتی باسن و اس مکرچی بنام مسماۃ تارنی میں قرار دیے گئے تھے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ بحال وفات شوہر کے اور استحصال اختیار تنہا میں بیوہ کے حقوق نہ تو اُس سے زیادہ اور نہ کم ہوج اُسکو اُس صورت میں حاصل ہونے جب اُس کوئی ایسا اختیار حاصل نہو تا یا وہ بلا متبنی کرنے کے فوت ہو جاتی اُس کو ویسا ہی اختیار نہ زیادہ نہ کم نسبت

(۱) موزانڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۰۶ (۲) رپورٹ ہائیکورٹ بیٹی جلد ۸ صفحہ ۹۵ صفحہ

اپیل دیوانی (۳) موزانڈین اپیل ۸ صفحہ ۳۹ بصرفہ ۴۴۳ -

حقیقت کے حاصل رہتا ہے اُس کے ایسے افعال جو جائز ہوں اور ورنہ مابعد کے مقابلہ میں مؤثر ہوں اُس کے لڑکے ہو بھی قابل پابندی ہیں جو متنبی کیا جائے۔ وہ افعال جو جائز ہوں اور اُس کے اختیار سے زیادہ ہوں اُن کی نسبت پس متنبی کی طرف سے یا کسی اور وارث جاہل کی طرف سے اعتراض کیا جاسکتا ہے لکشن نام لکشن مال (۱) نظیروں کے مستند ہونے میں کسی طرح سے اُن دونوں مقدمات کلکتہ یعنی گوہر و ناتھ راے نام رام کنی (۲) و کالی پرسنگھوس نام گوہر چند متر (۳) جو کجاوالہ دہرم شاستر مولف ولیٹ و بولر صاحبان طبع سوم صفحہ ۳۶ و ۳۶۸ میں دیا گیا ہے کسبیت کا آنا پایا نہیں جاتے یہ مقدمات خلاف مقدمہ ناتھاجی کرشنا جی بنام ہری جاگو جی کے ہیں ان دونوں مقدمات میں فیصلہ پر پوری کونسل مقدمہ مسماۃ بھوین متی دیبیا بنام رام کشور آچاری پر استدلال کیا گیا تھا لیکن اُس مقدمہ میں استعمال اختیار تنبیت کا بیوہ نے بعد وفات اپنے اصلی لڑکے کے کیا تھا جو بعد وفات اپنی باپ کے لاد مر گیا تھا پس لڑکا اور نہ اُس کا باپ حقیقت کا آخر مالک تھا اور اُس لڑکے کی بیوہ نے نہ اُس کی ماں نے بعد وفات لڑکے کے

(۱) انڈین لایہ پورٹ مدراس جلد ۴ صفحہ ۱۶۰ البصیفہ ۱۶۴۔

(۲) کلکتہ دیکی ریپورٹ نظر دیوانی جلد ۲ صفحہ ۱۸۳۔

(۳) انڈین لایہ پورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۵۔

بطور اُس کے وارث کے ترکہ بحیثیت بیوہ متوفی کے پایا نہیں یہ تجویز ہوئی کہ وہ بنیت جو ماں کی جانب سے عمل میں آئی کالعدم تھی کیونکہ اختیار بنیتی کرینا قابلِ نظر نہ تھا اور نوکری صدر دیوانی عدالت کی جو بحالی استحقاق پسر بنیتی کو نسبت جایداد متوفی کے صادر ہوئی تھی منسوخ کی گئی۔ ایسی صورت میں پسر بنیتی مرثیہ کسی انتقال جایداد متوفی کی نسبت اعتراض کرنے کا مستحق نہ ہو گا فیصلہ مقدمہ سماعت بھوبن مشی دیبیدا (۱) کی نسبت یہ تجویز ہوئی تھی کہ فیصلہ مقدمہ گو بند و ماتھہ اسے بنام رام کنی (۲) اُس کے مطابق ہوا اُس مقدمہ میں انتقال جو بعد از وفات بنیتی عمل میں آیا تھا بحال رکھا گیا انتقال مذکور ایک ہندو بیوہ نے بعد وفات پسر بنیتی کے اور قبل دوسرے لڑکے کے متبنی کرنے کے کیا تھا جب انتقال کیا گیا تھا اُس وقت بیوہ مذکور اپنے پسر بنیتی اول کی وارث ہوئی تھی اور بموجب اصول مندرجہ مقدمہ بھوبن مشی کے یہ تجویز ہوئی کہ بنیت مابعد پسر دوم سے جو منجانب بیوہ عمل میں آئی سمجھ منتقل الیہ جایداد کے وہ حقوق ضائع نہیں ہو سکتے ہیں جو اُس انتقال کی رو سے حاصل تھے جو قبل بنیت عمل میں آیا تھا۔

واضح ہو کہ اس میں شک نہیں ہے کہ مقدمہ گو بند و ماتھہ انتقال منجانب ایسی عورت کے ہوا تھا کہ جس کو مرتضیت محدودہ حاصل تھی کیونکہ جو حقیقت کہ ماں کو بوارثت اپنے لڑکے کے حاصل ہوتی ہے اُسکی نسبت

یہ کہا گیا ہے کہ وہ مثل اس حقیقت کے ہے جو بیوہ کو شوہر سے ملتی تھوڑے عرصہ میں  
مولفہ ویسٹ و بولر صاحبان طبع سوم صفحہ ۱۱۰ و نیز دیکھئے مقدمات نرسا پانچ  
بنام سکھارام (۱) و نیلجھارام بنام شتھر اداس (۲) لیکن چونکہ دوسرا  
لڑکا بیوہ کے شوہر متوفی کے لیے متبنی کیا گیا اور جبکہ انتقال بیوہ مذکور نے  
بحیثیت وارث اپنے پسر اول کے (کہ حسب حقیقت موروثی حاصل  
ہو چکی تھی) کیا ہے تو یہ ظاہر ہے کہ چونکہ دوسرا لڑکا پہلے لڑکے کا وارث  
نہیں تھا اس لیے اس کوئی حق اعتراض کرنے کا نسبت انتقال کے  
نہیں تھا۔ مقدمہ گو بندونا تھہرے کی نسبت بمقدمہ کالی پرسنگھوس  
بنام گوکل چندر متر (۳) یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ ٹھیک مطابق ہے  
اور اس سے ایک مثال اس معمولی قاعدہ کی ظاہر ہوتی ہے جس کا ذکر مقدمہ  
سماتہ بہوبن مٹی دیپیا بنام رام کشنور اچارجی میں (۴) کیا گیا ہے۔  
یعنی یہ کہ کسی صورت میں وہ حقیقت کسی شخص وارث متوفی کو جو ایک مرتبہ  
قبضہ میں آگئی چوزائل نہیں ہو سکتی ہے اور نہ وہ واسطے فائدہ کسی  
پسر متبنی یا بعد کے چھین فی جاسکتی ہے بجز اس کے کہ بنیت صریحاً بذریعہ  
شخص اول الذکر کے یا اس کی صریح رضا مندی ہوئی ہو مقدمہ کالی پرسنگھوس

(۱) رپورٹ ممبئی کورٹ بمبئی صیفہ اپیل دیوانی جلد ۶ صفحہ ۲۱۵۔

(۲) انڈین لایو رپورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۶۲۔

(۳) انڈین لایو رپورٹ کلکتہ جلد ۲ صفحہ ۲۹۰۔

(۴) رپورٹ ممبئی کورٹ بمبئی جلد ۶ صفحہ ۶۷۔

بنام گو کل چند مرتبہ ملاحظہ طلب۔ چنانچہ یہ تجویز ہوئی کہ مدعی جسکو ششہ ۶  
میں ایک بیوہ نے اپنے شوہر کے لیے جو ششہ ۶ میں مر گیا تھا متبنی کیا تھا  
اپنے متبنی کرنے والے باپ کے چچا کا ترکہ پانے کا مستحق تھا جو ششہ ۶ میں  
فوت ہوا تھا بوقت وفات چچا کی بیوہ کے جو ششہ ۶ میں واقع ہوئی نہ تھا  
کیونکہ جایداد کسی شخص کو بعد وفات بیوہ چچا کے مل چکی ہوگی اور جو جایداد  
ایک مرتبہ حاصل ہو جائے وہ بموجب دہرم ششہ ۶ میں نہیں لی جاتی ہے  
کوئی ایسی صورت نہیں ہے جس میں حسب تحریر سر بارنس چکا ک  
صاحب بعد مرگ لید اس بنام کرشن چندر اس (۱۱) کے کہ کوئی حقیقت  
جو وارث قسم ذکر کو بذریعہ وراثت چھوٹی ہو وہ بذریعہ تبنیت کی جو بیوہ  
بعد وفات اپنے شوہر کو کی موزائل نہیں ہو جاتی ہے لیکن وہ صورت  
جس میں بیوہ نے بعد وفات اپنے شوہر کے لڑکا متبنی کیا ہو اور اس وجہ  
سے اس کی وہ حقیقت جو اس نے بوقت وفات اپنے شوہر لاد لے کے پائی  
موزائل ہو گئی ہو مقدمات کلکتہ سے جن کا ہم نے ذکر کیا ہے قابل امتیاز  
ہے۔ اس مقدمہ میں جو ہماری زیر تجویز ہے مدعی کو رادابا بانی نے اپنے شوہر  
لیے جو مالک اخیر جایداد موروثی کا تھا متبنی کیا تھا پس اس لیے مدعی نے  
نوراً وہ جایداد بعد اپنی تبنیت سب کے وراثت پائی اور بطور وارث اپنے پر  
تبنیت کشندہ کے رادابا بانی کے ہر انتقال پر اعتراض کرنے کا اس

(۱) اجمال لاپورٹ (اجلاس مال) جلد ۳ صفحہ ۱۰۳، ۱۱۱ و نیز دیو انڈین لاپورٹ

اصول عام کی بناء پر مستحق ہے جو مقدمہ صاحب کلکٹر مسلطی بنام کوہلی نیکیٹا ناراین آپا (۱) میں قرار دیا گیا ہے یعنی یہ کہ جو قیود از رو سے دہرم ساستر بیوہ کے اختیارات متقال میں ہیں وہ اُسکی حقیقت سے علیحدہ نہیں ہو سکتی ہیں اور قیود مذکور کا وجود ایسے ورثاء کی موجودگی پر منحصر ہے جو اُس کی وفات کے بعد ترکہ پائینگے اور جس طرح پیر سرکار کو حسب تجویز مقدمہ مذکور یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اپنے حقوق کا تحفظ اعتراض کرنے کے ذریعہ سے کسی انتقال ناجائز کی نسبت جو بیوہ کی جانب سے عمل میں آیا ہو اُس صورت میں کرے جب متوفی کے ورثاء انہوں اور جب حق نسبت جایداد کے جہات تک کہ انتقال جائز منجانب بیوہ عمل میں نہ آیا ہو سرکار کو پہنچتا ہو اسی طرح اور اسی بنا پر سپریم کورٹ نے نسبت حق حاصل ہو اُس ناجائز انتقال کی نسبت اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے جو بیوہ کی جانب سے جس کو محض محدود انتقال کرنے کا حق بحیثیت بیوہ حاصل ہو (عمل میں ہوا) قوم سراوگی (یعنی مذہب) اگر والدہ کے مقدمات اُس رواج کے بموجب فیصل ہوئے جو اُن میں مروج ہو عام قواعد دہرم ساستر کی رو سے اس فرقہ کی بیوہ جس کے کوئی اولاد نہ ہو حسب رواج اپنے فرقہ کے جایداد کو کمسورہ شوہر پر مطلق اختیار رکھتی ہے۔ بیوہ مذکور کو یہ بھی اختیار حاصل ہے کہ ہلا اجاوت شوہر یا ہلا رضا مندی شوہر کے وارثوں کے

(۱) موزر انڈین ایبل جلد ۵ صفحہ ۵۵۳۔

۲۷ مقدمہ کلکٹر بنام بھادکھو پھار بنام ادابا دی وغیرہ یہاں ختم ہوئی۔

لڑکے کو متبنی کرے۔ جب بیوہ کسی لڑکے کو متبنی کر لے تو جایدا و متروکہ شوہر پر جو بیوہ کے قبضہ میں ہو متبنی مذکور بطور مالک کے قابض ہوگا اور بیوہ کو صرف حق انتظام جائیداد بطور ولی متبنی مذکور کے قبضہ کے بالغ ہونے تک حاصل رہتا ہے اور نیز اُس کو اپنی حیات تک حسب حیثیت خاندان و بلجی نو جایدا و نان نفقہ یا نیکاح حاصل ہوتا ہے (۱)۔ گو تنبیت کا اثر یہ ہے کہ لڑکے کا تعلق اصلی خاندان سے بجز خاص صورت امتناع ازدواج و سوتک کے ہر طرح پر قطع ہو جاتا ہے مگر پر حقیقی ایسا بے تعلق نہیں ہو جاتا ہے کہ اُس کو محض اجنبی تصور کیا جاسے بلکہ وہ لڑکے کا بعض صورتوں میں مناسب ولی تصور کیا جاتا ہے چنانچہ حال میں یہی ہائی کورٹ نے بصراحت یہ تجویز کی ہے کہ جب بحالت نابالغی متبنی کے اُس کے اصلی باپ نے اُس کی تنبیت کی بنا پر اُس کی طرف مقدمہ دائر کیا اور پھر اُس میں صلح کر لی تو اس صورت میں وہ صلح نامہ واجب التعمیل ہے کیونکہ گو مدعی متبنی ہو چکا تھا لیکن بوجہ اُس کی نابالغی کے اُس کا حقیقی باپ اس لیے اُس کا ولی مناسب تھا کہ اُس کو جو حقوق وراثت تنبیت کی درمیان سے حاصل ہوئے ہیں ان کا اظہار مخالف دعویٰ اوروں کو مقابلہ میں کرے اور اسوجہ سے صلح کرنے کا وہ مجاز تھا (۲)۔

(۱) شیونگہ راجہ نام سماء و اکھو و مراری لال منغلہ لالی کورٹ الدیبا و مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۵۵ء۔  
 یہ فیصلہ پریجی کوٹنل میں بحال رہا و یکے لایہ پورٹ انڈین ایبل جلد ۸۷ صفحہ ۸۷ (۲) نزد بابی  
 نام نزد بابی انڈین لایہ پورٹ بیٹی جلد ۹ صفحہ ۳۶۔









# سلسلہ فیڈبک مجاہد علیہ السلام الت مالک محروسہ سرکاری

۱۳۲	اختیار سماعت -	۲۱۰	فہرست مقدمات
۲۳۱	ایکٹ ۱۲۱۲۶ دفعہ ۲۱۳	۲۱۱	صید - رافضیہ ویزائی
۲۳۳	اقبال ملزم کو خلاف شہادت کی نامنظوری	۲۱۲	سلطان انجمن بنام راجندر داس
۲۱۸	باپ کا بیٹے کو مال کا سپرد کرنا -	۲۱۳	سرکاری - سید خادجین
۲۱۹	بحیثیت وارث متبنی کر کے داکے	۲۱۶	گیان گرننگہ گر - راج گرو دیوندر
۲۲۹	اُس کے دیون پر دعویٰ	۲۱۹	گندی چندیا - سکند خان دیوندر
۲۲۹	باجور استغاثہ تحقیقات	۲۲۶	مرزا غلام سجاد - چھوٹا نعل
۲۳۳	کرنا جائز ہے	۲۳۳	صیغہ مرافعہ فوجداری
۲۲۲	پہلے معاہدہ کے بدل میں کمی کرنا -	۲۳۳	نا ایرن او بنام سرکاری
۲۳۴	تعیین دعویٰ -	۲۳۳	صیغہ مرافعہ متفرقہ
۲۲۹	تنبیہ -	۲۳۱	دیوانی
۲۳۳	جرم حبس بیجا بنام اہلکار کو توالی	۲۳۱	پرتاب سبیا بنام پرتاب کشنیا
۲۲۴	حکم نامنظوری عذر داری برسات	۲۱۸	فہرست مضامین
۲۲۴	قرقی کی منسوخی کی تفسیر مالک -	۲۱۸	رولیف وار
۲۳۱	حکم نامنظوری عذر داری واکٹ	۲۱۸	استحقاق مالک مال -
۲۳۱	جایداد مقرودہ کی تجویز ثانی -	۲۳۲	امور نزعی کا مقابلہ سرکاری کیل
			کے قائم نہونا -

۲۲۲	دستور العمل مورخہ ۲۱ جیب شدہ ۱۲۸۶
۲۲۴	دعویٰ استقرار حق -
۲۲۵	دستور العمل کاغذ مہمور قاعدہ اول
	حرف (ط)
۲۱۶	سود -
	سرکاری دوکان کے کرایہ پر دینے کا
۲۲۲	اختیار
۲۲۵	فسخ معاہدہ -
۲۲۴	کاغذ مہمور -
۲۱۷	گشتی نشان ۱۳۰۳ء دفعہ ۳۰ -
۲۱۸	مال مفوضہ کارہن -
۲۲۲	مفوض الیہ کا اختیار رہن -
	مستقیم صفائی اور معد المہام متفرقات
	کا سرکاری دوکان کے کرایہ کا معاہدہ
۲۲۲	کرنا -
۲۲۹	مونیجہ کا ثابت ہونا -
۲۱۶	نولٹس کا اثر -

سلسلہ میں بیجاٹ مجلس عالیہ عدالت اہمالک محروسہ سرکار علی

صیغہ مرا فہم دیوانی  
باجلاس مولوی سید افضل حسین صاحب منصرم میر مجلس مولوی

سید شریف الحسن صاحب رکن

گیان گر۔ نرسنگہ گرد علیہما رافعاں ۱۰ ہجری محمدنگی مولوی غلام محی الدین صاحب

۱۲۹۰ھ

فرستہ ۳۵۲

منصفہ شریور  
۱۲۹۰ھ

بنام

راگرو دیوندر دیان مرا فہم علیہما  
مولوی عبدالغفور وکیل حاضر

سو۔ نوٹس کا اثر۔

خلاصہ

یہ حجت کہ مطلق نوٹس دینا لہ روپیہ تیار ہے اس واسطے کافی نہیں ہے کہ  
سو نہ د لایا جاسے بلکہ روپیہ کا حاضر کرنا سود سے بچنے کے واسطے ضروری ہے  
کسی طرح درست نہیں ہے کہ جب نوٹس کا جواب نہ دیا یا زبانی روپیہ لینے پر  
رضامندی ظاہر نہ کی بلکہ مدعی علیہ شے کو مرہون نہ کے واپس لینے کو کسی اور  
قرض پر بھولی کرنا تو اس صورت میں وہ سود پاسنے کا مستحق نہیں ہے۔  
اور اسی وجہ سے خرچہ ہی اُسی کے ذمہ عائد ہوگا۔

مولوی سید افضل حسین صاحب منصرم میر مجلس۔ آج یہ عقدہ

۱۰ ہجری مرا فہم افغانی تجریز مشرک میل حج عدالت بیرون بلدہ مورخہ ۳۰ ہجری شریف ۱۲۹۰ھ

پیش ہوا دعویٰ فلک رہن حصص یلوے کا اس جس سے دائر ہوا کہ مدعی علیہ  
 فلک رہن پر آمادہ نہیں ہوا ہے مدعی علیہ نے جواب دیا کہ میں فلک رہن پر آمادہ  
 تھا۔ عدالت نے فلک رہن کی ڈگری دی اور زر رہن کا ہر ربع الثانی حصہ  
 تک جو یا بیع نوش مدعی ہے مدعی علیہ کو دلایا۔ اس نوش کا غشایہ تھا کہ  
 اگر مدعی علیہ زر رہن لینے پر آمادہ نہ ہوگا تو وہ سود کا ذمہ دار ہوگا اور  
 وہ ناشن نمبری رجوع کرے گا مدعی علیہ اپیل کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ  
 زر سود تا یا بیع ڈگری لگایا جائے اور نیز نمبر چھ جو مدعی کو دلا یا گیا ہے  
 وہ نہ لایا جائے۔ وکیل اپیلانٹ یہ بحث کرتے ہیں کہ نوش دنیا کافی  
 نہ تھا بلکہ روپیہ دینا واجب تھا اگر روپیہ دوکان پر لے سکے آتا اس وقت تک  
 واپس کیا جاتا تو البتہ ڈگری عدالت ابتدائی کی درست ہوتی۔ ہمارے  
 نزدیک فیصلہ عدالت ابتدائی درست ہے نہ تو نوش کا جواب دیا  
 نہ زبانی روپیہ لینے پر رضامندی ظاہر کی بلکہ مدعی کی طرف سے اس  
 امر کی شہادت پیش ہوئی ہے کہ مدعی علیہ حصص کی واپسی کسی  
 اور قرضہ پر محول کرتا تھا۔

حکم ہوا کہ

اپیل مع خرچہ نامنظور۔

مولوی سید شیراف الحسن صاحب رکن۔ مدعی علیہ کا جواب  
 نوش نہ یا بیع فریہ ہو سکتا ہے کہ اس کی قیمت میں فساد تھا ہم سود  
 نہیں دلا سکتے ہیں اس وجہ سے اور خرچہ بھی مدعا علیہ کے ذمہ عائد ہوگا

لہذا حکم ہوا

کہ اپیل سے خرچہ نامنظور ہو۔

با جلاس مولوی سید فضل حسین صاحب منصرم میر مجلس و مولوی

سید شریف الحسن صاحب لکھن

سلطان نواز جنگ بہادر مدعی اللہ میر فرائد الدین وکیل حاضر

بنام

را مجندر اس مدعی علیہ رافضیہ علیہ مولوی غلام محی الدین و مولوی

عبد الغفور و ملا دفر

باپ کا بیٹے کو مال کا سپرد کرنا۔ مال مفوضہ کا رہن۔

استحقاق مالک مال۔ مفوض الیہ کا اختیار رہن۔

خلاصہ

جبکہ باپ اپنے بیٹے کی حفاظت اور قبضہ میں اپنا تمام مال دے کر چلا گیا

اور بیٹے نے اُس مال کو زید کے پاس بذریعہ دستاویز علانیہ طور پر رہن کیا

تو ایسی صورت میں یہ نہیں سمجھا جاسکتا ہے کہ کلمہ رہن بذمہتی اور

بے احتیاطی سے ہوا گو میرح اجازت رہن کی باپ نے ندی ہو لہذا

باپ بغیر اداسے زر رہن کے مال مذکور کو قبضہ مرتن سے مسترد

نہیں کر سکتا ہے۔

ملہ مرافعہ ہمارا فی تجویز مولوی حافظ سید احمد رضا خاں صاحب دکن مجلس عالیہ

حاکم صیفہ ابتدائی مورخہ ۲۰ خرداد ۱۲۹۹ھ

فریقہ ۳۰

منفصلہ شہر سورہ



مولوی سید فضل حسین صاحب منصرم میر مجلس  
 آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ واقعات مقدمہ کے یہ ہیں سلطان نواز جنگ بہار  
 ایک فیصلہ فوجداری کی تعمیل میں شہر حیدر آباد سے شہر سرینا بنی ہوال  
 اور جایدا اپنے بیٹے غالب کی حفاظت اور قبضہ میں دے کے چلے گئے  
 تھے ایسی حالت میں غالب نے بذریعہ دستاویز رہن نامہ مورخہ ۲۴ شوال  
 ۱۳۳۳ء بعض حصے ہزار حالی کے راجندر داس کے پاس رہن کی  
 اس کے بعد سلطان نواز جنگ نے فوجداری کی کارروائی سرحدات  
 پائے اور غالب کے قبضہ سے اپنی جایدا دستہ دلی جس کی تاریخ  
 وکیل اپیلانٹ کہ بیان نہیں کر سکتے ۲ مرحوم شہزادہ کو ایک نالش  
 عدالت ابتدائی میں دائر کی کہ زیورات مذکور ان کو اس وجہ سے واپس  
 ملیں کہ غالب ان کے بیٹے نے ناجواز رہن کر لیے۔ عدالت ابتدائی  
 نے دعویٰ اس بنا پر رد سمس کیا۔ کہ یہ امر ثابت نہیں ہے۔ کہ مدعی  
 نے خلاف احتیاط یا کسی بد نیتی سے زیورات کو رہن رکھا اس وجہ  
 سے وہ واپسی کا بغیر ادائے زر رہن مستحق نہیں ہے۔ مدعی اپیل کر رہے  
 ہیں وجہ اپیل یہ ہیں کہ تحقیقات سابقہ کی تبدیل عدالت ابتدائی نے  
 بیجا کر۔ مدعی علیہ کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ معاملہ رہن کا جو از ا ہو جبکہ  
 اُس نے جو از کو ثابت نہیں کیا۔ تو بحق مدعی ڈگری ہونا چاہیے  
 اسی عذر کو مکرر ہر اس طرح بیان کیا ہے کہ غالب کی ملکیت کا ثبوت  
 بھی پیش نہیں ہوا۔ اور پھر یہ عذر ہے کہ غالب کے اظہار حلفی سے

ناجواز انتقال ہو نا ثابت ہے اور آخر میں یہ غرض ہے کہ غالب کو افعال کے جواز کو مدعی علیہ کو ثابت کرنا چاہیے تھا۔

ہمارے نزدیک یہ سب عزرات نافہمی قانون پر مبنی ہیں۔ ہر معاملہ جو اصلاً صحیح ہو صحیح سمجھا جائیگا جب تک کہ اُس کی ناجوازی ثابت نہ ہو ایسا ثابت چاہتے ہیں کہ مدعی علیہ سپانڈنٹ باوصفیکہ وہ مال مرہونہ پر قابض ہے اور باوصفیکہ بذریعہ ایک دشادیز کے اُس نے رہن لیا ہو اور باوصفیکہ رہن کر سنے والا ایک ذی عزت اور مقتدر شخص ہے۔ تاہم معاملہ رہن کو ہم اصلاً ناجائز تصور کر لیں اور اُس کی صحت کا بار ثبوت مدعی علیہ کے دوش پر ڈال کریں۔ یہ بالکل ایک مہمل اور لغو بحث ہے جس کے پیش ہو سنے پر افسوس ہوتا ہے۔ رہائش گاہات کا تبدیل کرنا وہ امر اختیاری عدالت ابتدائی کا تھا۔ وکیل اپیلانٹ کہتے ہیں کہ اس امر کی تحقیقات ہونی چاہیے تھی کہ غالب کو مال رہن کرنے کا اختیار تھا یا نہیں۔ میرے نزدیک اس امر کی تحقیقات کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لیے جبکہ غالب قابض جایدا تھا یہ زور اُس کے قبضہ میں تھا گو اُس نے بغیر اجازت خاص سلطان نواز جنگ کے رہن کیا ہو لیکن مدعی علیہ نے جبکہ اُس کو بنظر صورت خیال کے جبکہ سلطان نواز جنگ نے پیدا کر دیا تھا تو وہ غالب کو قابض اور متصرف کر کے چلے گئے تھے نہارات رہن کیے تھے تو خود سلطان نواز جنگ کو ثابت کرنا چاہیے تھا کہ مدعی علیہ نے فلاں اہلکار چھینچے اور اُسے اختیار کی لیکن انہوں نے

مطلقاً اس قسم کا ثبوت پیش نہیں کیا۔ جو قابل لحاظ ہو اور حقیقت  
 یہ مقدمہ اسی نتیجہ پر ختم ہونا چاہیے تھا جیسا کہ عدالت ابتدائی فرمایا ہے۔  
 حکم ہوا

کیا یہ خرچہ دسمس۔

مولوی سید شریف الحسن صاحب رکن۔ مجھے اتفاق ہے  
 واقعات صاف ہیں غالب نے جو مدعی کا فرزند ہے جب مدعی شہر سے  
 بحکم سرکار خارج ہوئے اور غالب مدعی کا قائم مقام ہوا جابداد کا خانہ  
 مدعی غالب کے سپرد کر کے چلے گئے جس کا اقبال اس وقت بھی دیکھا مدعی  
 کرتے ہیں۔ اس وقت یہ مال جو متنازعہ ہے غالب نے مدعی علیہ پاس رہن  
 کیا۔ مدعی بغیر اس کے کہ وہ غالب کو چور یا غائن قرار دیں صرف اس بیان  
 سے کہ وہ مال ناجائز رہن مدعی علیہ کے قبضہ میں کیا دعویٰ کرتے ہیں۔  
 غالب مقرر ہے کہ اس نے وہ مال رہن رکھا ایسی حالت میں کہ وہ قائم مقام  
 تھا تمام کارخانہ اس کے ہاتھ میں تھا اس کار رہن ایک جائز رہن سمجھا  
 جائیگا ناجائز ہونا اس کی ثابت کرنا مدعی کا کام تھا اور اس مذکورہ افعال  
 کے بعد اس کی ناجوازی خود خلاف قیاس ہے ایسی حالت میں جو  
 دعویٰ کیا گیا ہے وہ ہر آئینہ قابل ساقط ہو نیلے ہے لہذا میں متفق ہوں کہ  
 اپیل مع خرچہ ساقط ہو۔

ماہلاس مولوی سید افضل حسین صاحب منصر میر مجلس مولوی  
 سید اقبال علی خان صاحب کن

سرکار عالی مدعی علیہ مرافعہ ۱۰۔  
عبد الغفور کیل حاضر

بنام

سید سٹاوت حسین مدعی مرافعہ علیہ  
محمد صادق و داؤد علی و

محمد ابراہیم و کلا حاضر

سرکار عالی دوکان کے کرایہ پر دینے کا عینہ نسخہ معاہدہ - پہلے معاہدہ کے

بدل میں کی گئی۔ دستور نامہ مورخہ ۲۱ - جب کہ ۱۲ ستمبر صفائی اور

معد المہام متعقبات کا سرکاری دوکان کے کرایہ کا معاہدہ کرنا۔ امور

نظامی کا عینہ نسخہ سرکاری وکیل کے قائم نمونا -

### خلاصہ

جبکہ عدالت ابتدائی کی معقبات قائم شدہ سے کوئی نقصان نہیں ہوا

تو اس پر یہ اعتراض کرنا کہ سرکاری وکیل کے مقابلہ میں فائدہ نہیں ہوا

محض بنے نتیجہ ہے -

محض کی معقبات نسخہ معاہدہ کی وجہ نہیں ہے -

جبکہ یہ تسلیم ہے کہ صدر مستم صفائی سے وہ معاہدہ ۱۰ روپے

کرایہ پر دی اور بعد ازاں کرایہ دار نے کمی کرایہ کی درخواست علیہ دارالامان

میں پیش کی اور وہ درخواست فیصد کے لیے صدر امام میں بھیجی گئی

اور صدر المہام نے بجائے وہ معاہدہ کے یہ کرایہ مقرر کر کے دیا

ملکہ براہعہ بنداضی تجریمولوی نظام الدین صاحب نائب دوم عدالت دیوانی حیدر

مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۲۹۰

اطلاع کر دی اور معاملہ ختم کر دیا گیا تو ایسی صورت میں سرکار بوجہ کمی کو ایہ معاہدہ فسخ نہیں کر سکتی ہے کیونکہ جو کمی ہوئی ہے وہ سو بیچ سوج کر ہوئی ہے اور نہ سرکاریہ حجت کر سکتی ہے کہ صدر المہام متفرقات اور متمم صفائی کو معاہدہ کا اختیار نہ تھا اس وجہ سے کہ دونوں عمدہ داروں نے بحیثیت سرکاری ضابطہ کے طور پر کرایہ نامہ پر دستخط کیے ہیں اور وہ کرایہ نامہ ان کے اختیار کا ایک ضابطہ ثبوت ہے۔ اس بات کا ثابت کرنا سرکار کے ذمہ ہے کہ ان عمدہ داروں کو ایسی کارروائی کا اختیار نہ تھا دستور العمل ۱۳۳۲ء پر اس وجہ سے استدلال کرنا کہ مفید نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کسی اور حکم کی رو سے ایسا اختیار دیا گیا ہو۔

آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ سید سخاوت حسین نے مقدمہ مانہ پر ایک بلگی واقع چار کھان کا اجارہ پانچ سال کے واسطے ۲۶ مئی ۱۳۳۲ء کو متمم صفائی سے منظور شدہ صدر المہام متفرقات لیا۔ ماقبل مدت اجارہ ہوم سکرٹری کے حکم سے ۱۳ مئی ۱۳۳۲ء کو اجارہ فسخ ہو کر دوسرے کو دیا گیا یہ آخر الذکر اجارہ عبداللہ کو عیسے روپیہ مانہ پر ملا سندھیا حسین نے مانقی ایام مدت اجارہ کے ہر جہ کا دعویٰ عدالت دیوانی خرد میں کیا اور یہ بھی استدعا کی اگر ہر جہ ملے تو اجارہ بحال کیا جائے اور ملکی پر بقیہ مدت اجارہ تک قبضہ دیا جائے۔ سرکار کا جواب تھا۔

دعویٰ کے نام جو اجارہ دیا وہ ناجائز تھا اول تو اس وجہ سے کہ اُس نے بے ضابطہ دیا ثانیاً اس وجہ سے کہ صدر متمم کو اجارہ دینے کا اختیار تھا

عدالت ابتدائی نے سچی مدعی و دگری دے سرکار عالی اپیل کرتی ہو۔  
وجہ اپیل یہ ہیں کہ امور نزاعی و کیل سرکار کے مقابلہ میں نہیں قائم ہوئی  
اجارہ مدعی کو بہت کم معاوضہ پر دیا گیا۔ مہتمم صفائی و صدر المہام متفرقات  
کو اجارہ دینے کا حق نہیں تھا اور مدعی نے اجارہ اصلی واقعات کو پوشیدہ  
کر کے حاصل کیا تھا۔

پہلی وجہ محض بے نتیجہ ہے اس لیے کہ یہ بیان نہیں ہوتا کہ مدعی علیہ ایڈیشن  
کا کیا نقصان ہوا اور جو تفتیحات عدالت ابتدائی نے قائم کیے اُس میں  
کیا غلطی واقع ہوئی۔ دوسری وجہ جو نسبت کی معاوضہ کے ہے اُس سے  
یہ لازم نہیں آتا کہ فسخ عہد پر سرکار جو ایک معاہدہ تھی اقتدار رکھتی تھی۔ اصل  
حالت اس معاہدہ کی یہ ہے کہ ۲۶ مئی ۱۹۲۳ء کے پہلے ہی ملکی مدعی نے  
پاس وضع ماہانہ کرایہ پر تھی وکیل سرکار قبول کرے ہیں کہ اُس وقت ہی  
صدر مہتمم صفائی نے وضع ماہانہ پر کرایہ کو دی تھی اس کے بعد مدعی نے  
ملکی کرایہ کی درخواست محکمہ مدار المہام میں پیش کی اس درخواست کو فیصلہ  
کے لیے بذریعہ حکم نمبری ۶۰۲۵۹۲۵۹۲۵ محکمہ مدار المہام میں بھیج دیا گیا  
اُس کے بعد صدر المہام کے محکمہ سے بجائے وضع کے بعد کرایہ مقرر  
ہوا اور محکمہ مدار المہامی میں اس کی اطلاع بھی پہونئی اور یہ معاہدہ ختم  
کر دیا گیا ان واقعات سے پایا جاتا ہے کہ سو بیچ سمجھ کے کرایہ میں کمی  
کی گئی جس طرح معمولاً بعض اوقات کسی معاہدہ کا بدلہ کم کیا جاتا ہے  
ویسا ہی اس معاہدہ میں بھی واقع ہوا پس کمی بدل جو سو بیچ سمجھ کے

اختیار کی گئی ہو وہ موجب فسخ نہ عائد نہیں ہو سکتی۔ رہی بحث اختیار صدر المہام متفرقات اور مہتمم صفائی کی، وہ بھی لائق توجہ نہیں ہے جب ایسا دونوں عمدہ داروں نے ضابطہ کے طور پر اجارہ دیا ہے اور بحیثیت سرکار ہی اجارہ نامہ پر دستخط کیے ہیں تو وہ اجارہ نامہ خود ان کے اختیار کا ایک باضابطہ ثبوت ہے۔ اور اس امر کا اثبات مدعی علیہ اپیلانٹ کو ذمہ ہے کہ ان کو ایسا کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ مولوی عبدالغفور کیل سرکار اس بنا پر دستور العمل مورخہ ۲۱ رجب ۱۳۲۷ء پر پیش کر کے سبکدوش ہو چاہتے ہیں اس بیان سے کہ اس دستور العمل میں اجارہ دینے کا اختیار صدر المہام کو عطا نہیں ہوا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ کسی اور حکم کے ذریعہ سے یہ اختیار عطا ہوا ہو۔

اس موقع پر ان کو ایسا قانون پیش کرنا چاہیے تھا جو ہدایتاً ان کے اختیارات عملی کے منافی ہوتا۔ یا قطعاً ان کے اختیارات کو محدود کرتا ہوتا جس سے بالمعنی یہ نتیجہ نکال سکے کہ ان کے اختیارات اتنی قدر ہیں جس قدر اس دستور میں محدود کئے گئے ہیں۔ لیکن یہ دونوں امر اس دستور العمل سے نہیں پائے جاتے۔ برخلاف اس کے وکیل سرکار قبول کرتے ہیں کہ مدعی علیہ کو جو اجارہ منازعہ کے پھلے اجارہ دیا گیا وہ بھی صدر المہام نے دیا تھا اور محکمہ دار المہام نے کمی کرایہ کا تصفیہ خود صدر المہام پر محول کیا جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ان سب امور سے علاوہ طریقہ عمل کے پایا جاتا ہے کہ صدر المہام اور

مہتمم صفائی اس قسم کا اجارہ دینے پر مقتدر تھے۔ تیسری بحث جو مدعی کے خلاف بیانی کی نسبت ہے وہ بھی لائق توجہ نہیں ہے۔ اول صاف بیان نہیں ہوتا کہ مدعی نے کیا خلاف بیانی کی اور اس خلاف بیانی کا نتیجہ نفس معاہدہ میں کیا ہوا۔ اس خلاف بیانی سے کس قسم کا مدعی نے فائدہ اٹھایا اور مدعی کو کس قسم کا ضرر ہوا۔ واقعات سے پایا جاتا ہے کہ اس نے کمی کرایہ کی درخواست محکمہ دارالمہام میں پیش کی مدارالمہام نے اس کا تصفیہ صدرالمہام کے محول کیا صدرالمہام نے با اتفاق صدر مہتمم کرایہ کم کر دیا۔ میرے نزدیک یہ مقدمہ ہی اس قسم کا نہیں ہے جس میں خلاف بیانی کی گنجائش ہو۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ہوم سکرٹری نے بغیر لحاظ ضابطہ کے اور بغیر فلرٹا سچ کے ایک جائز معاہدہ کو منسوخ کیا اور جو اب وہی بھی ناش کی اپنے اسی ابتدائی غلطی کی بنیاد پر کی ہے۔

لہذا حکم ہوا

کہ اپیل مع خرچہ و سمس خرچہ رسپانڈنٹ ذمہ اپیلانٹ ڈگری عدالت

ابتدائی کی بحال۔  
 باجلاس مولوی سید ال حسین صاحب منصر میر مجلس مولوی  
 سید اقبال علی خاں صاحب رکن

مرزا غلام سجاد مدعی مبالغہ + سلطان محمود وکیل

بنام

خود نمبر

چھوٹا لعل مدعی علیہ مرافعہ علیہ

نمبر مقدمہ ۱۲۹۰  
 سن ۱۲۹۰  
 منصفہ



دعویٰ استقرار حق - کاغذ مہور - تعین دعویٰ - اختیار  
سماعت حکم نامنظوری عذر داری برخاست قرتی کی شسوفی  
کی نمبری نالشی - دستور العمل کاغذ مہور قاعدہ اول حرف (ط)

### خلاصہ

چونکہ جاہد اذ فرق سہمہ اور دعویٰ کی وجہ دگری ہو گا تو مدعی کو اذ سر نو قبضہ یا بجا  
لندا دعویٰ محض استقرار حق کا نہیں ہے جو عہد روپیہ کے کاغذ پر دائر ہو سکے  
بلکہ حسب قاعدہ اول حرف (ط) دستور العمل کاغذ مہور بطاقت مالیت کامل کاغذ مہور  
لگا نا چاہیے۔ جبکہ عدالت ماتحت سے بغرض تعین مالیت حسب قاعدہ ۱۲  
دستور العمل مذکور تحقیقات کر کے شکر متدعویہ کی مالیت <sup>۱۱</sup>۱۱۱۱ قرار  
دی ہے اور کوئی ثبوت اس کے خلاف نہیں ہے لندا مالیت صحیح ہے اور  
اس وجہ سے مقدمہ قابل سماعت عدالت دیوانی خود کے نہیں ہے۔

آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ ایک مکان چھوٹے لعل مدعا علیہ مقدمہ ہڈانے  
اپنی دگری میں جو تصدق حسین پر تھی قرن گرایا۔

مرزا غلام سجاد مدعی نے عذر داری کی کہ یہ مکان مدعی کا ہے کیونکہ جو کچھ  
حق تصدق حسین کا اس میں تھا وہ مدعی نے اس کا ویکرے لیا ہے لندا  
مکان مذکور ضبط و ہراج نہیں ہو سکتا۔

یہ عذر داری نامنظور ہوئی تب مرزا غلام سجاد نے اس فیصلہ کی تنسیخ کی غرض  
سے عدالت دیوانی خود میں نمبری نالشی کی۔

اس نالشی میں جاہد ادکی مالیت ایسے قرار دی اور عہد کے کاغذ مہور پر

بغیر من استقراحتی دعویٰ اگر کیا جو کچھ اور بحث ہوئی اور عدالت ابتدائی تحقیقات کی اس کے ذکر کا یہاں موقع نہیں ہے کیونکہ وہ امور اس وقت زیر بحث نہیں ہیں بحث جو کچھ ہے وہ دو امور کے متعلق ہے یعنی نفس مالیت۔ طرز دعویٰ کی۔ کیونکہ اسی بنا پر عرضی خارج کی گئی ہے عدالت دیوانی خرد میں یہ عذر پیش ہوا کہ مالیت جایداد کی حالت سے زیادہ ہے اس سبب سے مقدمہ قابل سماعت عدالت مذکور کی نہیں ہے عدالت موصوف نے ایک کمیشن بھیجا جس نے برآورد بنائی اور رپورٹ کی کہ مالیت جایداد کی سطح پر ہے چونکہ عدالت دیوانی خرد کی اختیار صرف اسے تک ہیں لہذا عدالت نے عرضی دعویٰ نامنطور کیا جس کا یہاں مرافعہ ہوا ہے یہاں مرافعہ سے کاغذ پور اگر آیا گیا یعنی حصہ کا کاغذ مہور پر لیا گیا اور بحث کی جاتی ہے کہ حصہ کا کاغذ صحیح تھا اور نفس مالیت ہی اللہ درست تھی۔

ہم پہلے اس امر کا فیصلہ کرتے ہیں کہ دراصل حصہ کے کاغذ پر یہ دعویٰ دائر ہو سکتا ہے یا نہیں چونکہ جس مکان کا یہ دعویٰ ہے وہ اب قرق ہے اور جب مدعی کو ڈگری ملیگی تو مکان پر قبضہ از سر نو دیا جائیگا اس لحاظ سے ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ دعویٰ محض استقراحتی کا نہیں جس کے لیے حصہ کا کاغذ مقرر ہے بلکہ ایسے دعویٰ پر بلحاظ نفس مالیت کاغذ مہور لینا چاہیے جس کا ذکر صاف صاف دستور العمل کاغذ مہور کے قاعدہ اول حرف ط میں لکھا گیا ہے۔

مقدمہ عذر داری البیضہ نمبری بابت خطبی جایدا بموجب مالیت جایدا  
تسازہ پس امر اس قاعدہ کے بموجب طم کیا جاتا ہے کہ کاغذ مہمور مالیت  
جایدا پر لیا جائیگا نہ کہ عہدہ۔

رہا امر نفس مالیت جایدا کا جس کی رو سے مقدمہ کی سماعت کسی عدالت  
میں ہو سکیگی اس کو عدالت دیوانی خرد سے بذریعہ تحقیقات خاص کے  
جیسا کہ دستور لعل کاغذ مہمور کے قاعدہ سوم میں ہے سچے سے قرار دینا  
اور اس کے خلاف ہمارے سامنے کچھ ثبوت موجود نہیں ہے اس لیے  
ہم اس کو بھی منظور کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عدالت ابتدائی نے ایک تخیل  
کیا ہے اور مقدمہ ہذا اب قابل سماعت عدالت دیوانی خرد کے ہندو  
اور نامنطوری عرضی دعویٰ کی صحیح ہوئی۔

لہذا حکم ہوا کہ

مرافعہ خارج ہو ورنہ فریقین ذمہ فریقین۔

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب منصر مہر مجلس مولوی

سید شریف الحسن صاحب رکن

گندی چندا یا دعویٰ مرافعہ + شیو موہن لال وکیل حاضر

بنام

سکندر خان فرید خان علیہا مرافعہ علیہا فرید خان صالح التاخر

شبلیت موہنجہ کا ثابت نہونا۔ بحیثیت وارث متبنی کرینوالی کے ..

مہر مرافعہ ہمارا فی تجویز مولوی شمس علیہ صفا گور عدالت ضلع اطراف بلوہ مورخہ ۲۴ نور داد ۱۳۹۶ شریف

۱۳۹۶  
مقدمہ ۳۹۵  
منفصل ۲۲  
شکات

اُس کے دیون دعویٰ ر۔

### خلاصہ

جبکہ مدعی بمقابلہ دیوناں اشخاص اجنبی کے اس بیان سے دعویٰ ارہے کہ متوفی دائن نے مجھے متنبی کر کے وارث قرار دیا ہے اور دستاویز لکھ دیے اور متوفی کی زوجہ بھی مدعی کی قائم مقامی کی تصدیق کرتی ہے تو محض اس وجہ سے کہ سو نچہ کا ہونا ثابت نہیں ہے مدعی کا دعویٰ خارج نہیں ہو سکتا ہے۔ آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ مرافع کا وکیل حاضر ہے اور فرید خاں ایکمراقطہ علیہ الصلتا حاضر ہے۔ دوسرا غیر حاضر ہے۔ عدالت ابتدائی نے مدعی کا دعویٰ اس وجہ سے خارج کیا ہے کہ مدعی بقائم مقامی ایریا متوفی اس بیان سے دعویٰ ارہے کہ متوفی نے اُسے وارث بطور متنبی قرار دیا اور دستاویز بھی لکھ دیے لیکن سو نچہ ہونا ثابت نہیں ہے ہمارے نزدیک یہ وجہ اخراج دعویٰ کے لیے کافی نہیں ہے در حالیکہ زوجہ متوفی کی مدعی کی قائم مقامی کی تصدیق کرتی ہے اور کوئی وارث متوفی کا جو بہ نسبت زوجہ کے حق ترجیح رکھتا ہو مستعرض نہیں ہے تو دعویٰ مدعی کا بابت زر قرضہ کے جو اجنبی اشخاص کے مقابلہ میں ہے سماعت کرنا چاہیے۔

لہذا حکم ہوا کہ

اپیل منظور فیصلہ عدالت ابتدائی کا منسوخ۔ مقدمہ واقعات پر فیصلہ کرنے کے لیے عدالت تحت میں اپس ہو تمیت اسٹامپ اپیل ایڈوانٹ کو مسترد دیا جائے خرچہ کالت کی نسبت عدالت ابتدائی تجویز کرے گی۔

صیغہ مرا فاعہ متفرقہ دیوانی  
 باجلاس مولوی سیف فضل حسین صاحب منظم میر مجلس و مولوی  
 سید اقبال علی خاں صاحب گن  
 پرتاب نے سبب مدعی مراعہ بہ  
 محمد نصیر خان کیل حاضر

۲۹۹  
 برآمدہ ۱۱۱۱

۲۹۹  
 فصلہ ۳ - مہر

پرتاب فی کشیادہ علیہ رافعہ علیہ  
 سید عبد الرب و عبد السبحان کلار حاضر  
 حکم نامنظوری غدر داغوا گذاشت جایدا و مفروقہ کی تجویز ثانی  
 گشتی نشان ۲۸۳۰ دفعہ ۳۰ - ایکٹ ۱۸۸۲ دفعہ ۳۸۳ -  
 خلاصہ

گشتی نشان ۲ کی دفعہ ۳۰ و دفعہ ۳۸۳ - ایکٹ ۱۸۸۲ ام سے کس قدر  
 مخالف ہے اس وجہ سے کہ دفعہ ۳۸۳ میں جو حکم جایدا و مفروقہ کی غدری  
 کی منظوری یا نامنظوری گہایت صادر ہو وہ قطعی قرار دیا گیا ہے مگر گشتی کی دفعہ  
 ۳۰ میں یہ قید موجود نہیں ہے لہذا حکم قطعی نہیں ہے اور چونکہ دفعہ ۵۱۳  
 گشتی میں عام طور پر یہ درج ہے کہ ہر فیصلہ او حکم کی تجویز ثانی ہو سکتی ہے  
 لہذا اس حکم کی تجویز ثانی جائز ہے جو غدر داری میں صادر ہوا ہو۔  
 آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ مراعہ نے جو شخص ثالث ہے داغدار جی باید او مفروقہ  
 کی درخواست کی تھی جو نامنظور ہوئی اس حکم نامنظوری کی درخواست  
 تجویز ثانی مراعہ کی طرف سے پیش ہوئے کے منظور ہوئی اور حکم اول بصیغہ  
 ہر دفعہ بنا رہی تجویز مولوی کیل احمد رضا صاحب دواگار صوبہ شرقی مورخہ ۳۱ سنو ۱۲۱۲

تجویز ثانی منسوخ ہوا اس حکم کا اپیل قانون جاریہ کے بموجب صدر عدالت میں پیش ہوا اور صدر عدالت نے یہ تجویز کیا کہ در حالیکہ بموجب دفعہ ۳۰ گشتی نمبر ۲۸۳۲ عذر دار کے لیے یہی چارہ کار بعد نامنظوری عذر داری باقی تھا کہ وہ نالٹس نمبری دائر کرے اس حالت میں تجویز ثانی کا عدالت کو حق نہ تھا۔ اور فیصلہ جو بصیغہ تجویز ثانی ہوا تھا اس کو منسوخ فرمایا۔ اس حکم کا یہ اپیل ہے اور یہی بحث ہے کہ حکم نامنظوری عذر داری کی تجویز ثانی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

دفعہ ۳۰ گشتی نمبر ۲ کی بلاشبہ ۲۸۳۲ ایکٹ ۱۸۶۲ء کے سیدقد رومی ہے اس وجہ سے کہ دفعہ ۲۸۳۲ میں لکھا ہے کہ جو حکم منظوری یا نامنظوری عذر داری کے باب میں ہو وہ سب طرح سے قطعی ہوگا گشتی نمبر ۲ دفعہ ۳۰ میں یہ قید موجود نہیں ہے۔ اس صورت میں عدالت فی ہنگامہ ان فیصلہ جات کے جو دفعہ ۲۸۳ کی بنا پر صادر ہوئے ہیں یہ جو اسے قائم کی ہے کہ تجویز ثانی حکم نہ کرے جائز نہ تھی بے محل ہے۔ جبکہ گشتی نمبر ۲ کی دفعہ ۳۰ میں قطعیت فیصلہ کے متعلق جو الفاظ نو ذہنیں لکھے گئے ہیں۔ اور دفعہ ۵۱۳ میں عام طور پر یہ لکھا ہے کہ ہر فیصلہ اور نیز حکم کی تجویز ثانی بشرائط مندرجہ دفعہ مذکور جائز ہے۔ تو بلاشبہ عدالت اقبال کی کے لیے سماعت حکم نامنظوری عذر داری کی تجویز ثانی کا کوئی مانع موجود نہ تھا۔

لہذا حکم ہوا

کہ اپیل منظور فیصلہ صدر عدالت کا فیسخ خرچہ فریقین ذمہ فریقین -

صیغہ مرافعہ قوجداری

باجلاس مولوی سید فضل حسین صاحب منصرم میر مجلس و مولوی

سید اقبال علی خان صاحب رکن

نہ این اودعی علیہ مرافعہ ہد نامن علی و نیاز علی و محمد عبد الشکور و کلا

نمبر ۱۲۹  
منفصلہ ۲۳ شہر لور

بنام  
مولوی محمد صادق وکیل سرکار عالی

بلا رجوع استغاثہ تحقیقات کرنا جائز ہے۔ جرم حبس بیجا بنام  
اہلکار کو توالی۔ اقبال ملزم کی خلاف شہادت کی نامنظوری۔

خلاصہ

یہ فرد نہیں ہے کہ عدالت جرم کی تحقیقات استغاثہ یا پولیس کے چالان پر  
کرے بلکہ عدالت بلا استغاثہ و بلا چالان کو توالی کے بھی جرم کی تحقیقات کا  
اختیار رکھتی ہے۔ خصوصاً جبکہ ملزم کو توالی کا اہلکار ہے تو اس کے جرم کی  
تحقیقات کرنا بغیر استغاثہ کے نہایت ضرور تھا۔ جبکہ ملزم کی تحریر باضابطہ  
سے وقوع جرم ثابت ہے تو عدم وقوع جرم کی شہادت لینا درست تھا۔

آج یہ مقدمہ پیش ہوا۔ سعید ابن مبارک کو ۲۳ روز تک حبس بیجا میں  
رکھنے کا جرم اپیلانٹ پر جو ایک عمدہ دار کو توالی ہے مجلس عالیہ عدالت  
کے اجلاس ابتدائی سے ثابت ہوا ہے اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی

ملہ مرافعہ بنام مولوی علی خان صاحب منصرم میر مجلس و نیاز علی و محمد عبد الشکور و کلا

اپیلاٹ اپنی برائت کے وجہ جو پیش کرتا ہے اُن کا حاصل اس قدر ہو کہ عدالت ابتدائی کو بغیر استغاثہ مدعی کے تحقیقات اور سزا دہی کا اختیار نہ تھا۔ اور سٹید ملزم کی حراست میں ہی نہ تھا بلکہ کو تو والی صاحب کو حکم سے شفاخانہ میں بھیجا گیا تھا حاکم ابتدائی نے صفائی کا ثبوت پیش کر لیا۔ موقع اپیلاٹ کو نہیں دیا۔

بھلی وجہ نہایت غلط ہے ہر حاکم فوجداری کو اختیار ہے کہ جب کسی جرم کے واقعہ ہونے کے اُس کو اطلاع ہو وہ تحقیقات کرے کہیں حکام فوجداری اس امر پر مجبور نہیں کیے گئے ہیں کہ وہ مقدمہ کی تحقیقات اُنسی وقت کریں جب استغاثہ پیش ہو یا چالان کے ذریعہ سے کو تو والی اُن کے سامنے مقدمہ پیش کرے کیونکہ اگر ایسا ہو تو بہت سی صورتیں سن لیں ایسی پیش آئیں گی کہ نہ اُن میں مدعی ہوگا اور نہ کو تو والی چالان کرے گی فرض کرو کہ کسی لاوارث آدمی کو کوئی افسر کو تو والی قتل کرے نہ اُس کا کوئی وارث ہو جو مدعی ہو سکے نہ اُس کا چالان ہو اس صورت میں کیا ہوگا چونکہ اپیلاٹ ہمدہ دار کو تو والی تھا اس کے جرم کی تحقیقات عدالت ابتدائی کو بغیر استغاثہ کے نہایت ضرورت تھی۔ دوسرے وجہ ثبوت جرم کی نسبت ہے خود اپیلاٹ کی باضابطہ تحریر نمبری ۱۲۹۶ء سے ثابت ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ صفائی کا ثبوت نہیں لیا وہ ثبوت اس امر کا تھا کہ سائل نے حبس میں سعید کو نہیں کہا چو نکہ اُن کے اقبال تحریری و خلاف تھا اس لیے حاکم ابتدائی نے نہیں لیا۔



حکم ہوا کہ

پہلے منظور فیصلہ عدالت ابتدائی کا بحال۔

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

\_\_\_\_\_

# فہرست

صفحہ

بقیہ

ایکٹ نمبر ۵۸۸۸ء بمطابق ۱۹۱۵ء  
حفاظت ایجاد و اختراعات -

۱۵۹



# بقیہ

## ایک نمبر

سلسلہ کی واسطے دیکھیے رسالہ نمبر ۱۱۱ گزشتہ

(۴) جس کا رد والی کی بابت ضمیمہ چہارم کی رو سے زرفیس واجب الادا ہو وہ اثر پذیر نہیں ہوگی جب تک زرفیس نہ کوراوا لکھا جائے۔

قواعد اور نوٹ :- دفعہ - ۴۹ - (۱) - جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کو اختیار ہوگا کہ ایسے قواعد وضع فرمائیں اور ایسے نوٹ مقرر کریں جو تحشم الیم کی دانست میں اس حصے کے مقصدوں کو حصول کی لیے ضرور ہوں۔ اور یہ بھی اختیار ہوگا کہ نمونہ جات مندرجہ ضمیمہ دوم و سوم میں سے کسی کو بدل دیں یا اُس کی ترمیم کریں۔

(۲) - اس دفعہ کی رو سے جو قواعد وضع ہونگے ان میں منجملہ اور امور کی بیان تفصیلی اور یادداشت اور ترمیم کیے ہوئے بیان تفصیلی کے چھاپنے کے لیے اور اُسکی چھپی ہوئی نقلوں کی تقسیم اور فروخت کر کے حکم مندرج ہو سکتا ہو۔

حصہ (۲)

اختراع

تعریفات :- | دفعہ - ۵۰ - اس حصہ میں تا وقتیکہ کوئی شے مضمون

یا قرینہ عبارت میں نقیض نہ ہو۔

(۱) - لفظ "اختراع" سے مراد ہو کوئی خاص شکل یا خاکہ یا نقشہ جو کسی شے کا قائم کیا جائے یا کوئی ترتیب خطوط وغیرہ جو کسی شے میں یا اُس کے ساتھ لگائے جائیں مگر اُس سے عین وہ شے مراد نہیں ہے۔

(۲) - "کاپی رائٹ" یعنی حق تصنیف سے کسی شے میں کسی اختراع کے داخل کرنے کا حق خاص مراد ہے۔

(۳) - کسی نئی اور اصلی اختراع کا پیدا کرنے والا اُس کا "مالک" تصور کیا جائیگا۔ الا جبکہ اُس نے وہ کام بعوض معقول یا بعوض قیمت کسی اور شخص کی طرف سے بنایا ہو کہ اس صورت میں ہی شخص "مالک" تصور ہوگا۔ اور ہر ایک شخص جس نے بعوض معقول یا بعوض قیمت کوئی جدید اور اصلی اختراع یا یہ حق کہ اُس اختراع کو کسی شے میں لگائے خواہ بلا شرکت کسی اور شخص کے یا اور طرح پر حاصل کیا ہو اور نیز ہر ایک شخص جس کو اُس اختراع کی ملک یا اُس اختراع کی کاپی میں لگائے کا حق چھوٹے وہ اُسی لحاظ سے کہ جس لحاظ سے وہ حسب مذکورہ بالا حاصل ہو سکتا تھا اور اُسی حد تک نہ کہ اُس کے برخلاف اُس اختراع کا مالک تصور کیا جائیگا۔ اور

"صاحب سکرٹری" اور "عدالت منیع" اور "ہائی کورٹ" کے وہی معنی ہیں حصہ (۱) میں اُن الفاظ کے لیے تعبیر دی گئی ہیں۔

اختراع کی رجسٹری | دفعہ - ۵۱ - (۱) - ہر ایک شخص جو برطانیہ رعیت ہو

کے حکم کے لیے اپنا نو اور کسی نئی اور اصلی اختراع کے مالک ہونے کا دعوہ  
درخواست :- کرتا ہو جو برٹش انڈیا میں پیشتر مشتر نہوا ہو وہ اُس اختراع

کی رجسٹری کے حکم کے لیے جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس  
کو نسل کے حضور درخواست کر سکتا ہے ۔

(۲)۔ ضروری کہ درخواست تحریری ہو۔ اور اُس نمونے پر ادا اُس  
مضمون کی ہو جو صمیمہ عجم میں مندرج ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ اُس میں  
نوعیت اختراع کا بیان رہے۔ اور یہ کہ اُس درخواست کے ساتھ اُس  
اختراع کے نقشوں یا فوٹو گرافوں یا ٹریسنگس یعنی نقلوں کے اُتے  
نسخے شامل رہیں جو چار سے کم ہوں اور اُن قواعد کی رو سے مطلوب  
ہوں جو اس حصہ کے بموجب اُس وقت جاری رہیں ۔

(۳)۔ اُس درخواست کو صاحب سکریٹری کے پاس چھوڑ آنا  
یا بسیل ڈاک اُن کے پاس بھیج دینا ضرور ہے اور جس تاریخ کو وہ صاحب  
سکریٹری کے دفتر خانے کے حوالہ ہو یا وہاں پہنچے وہ تاریخ اُسکی پشت  
پر لکھی جائیگی۔ اور اُس دفتر خانے میں راج بھی ہوگی۔

اختراعوں کی رجسٹری و فہمہ - ۵۲ - (۱)۔ درخواست گذر نے پر جناب  
نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کو نسل کو اختیار ہو گا کہ

بعد ایسی تحقیقات کے جو وہ مناسب سمجھیں اختراع مذکور کی رجسٹری  
کی اجازت کے لیے حکم دیں ۔

(۲)۔ جب کوئی حکم تحت دفعہ ماتحتی (۱) صادر ہو صاحب سکریٹری کو

لازم ہوگا کہ اُس اختراع کی ایسی ایک ہی میں رجسٹری جو اُس غرض کے لیے وہ موجود رکھیں اور جو اختراعوں کی بھی رجسٹری کھلائے۔  
(۴۰)۔ رجسٹری کی تاریخ بھی رجسٹری میں رج کی جائیگی۔

کاپی رائٹ یعنی حق تصنیف حاصل ہونا۔ دفعہ ۵۳۔ جب کسی اختراع کی رجسٹری ہو جائے تو اُس کے مالک کو اس حصہ کے اور احکام کی پابندی کے ساتھ تاریخ رجسٹری سے ۵۔ پانچ برس تک اُس اختراع کا کاپی رائٹ یعنی حق تصنیف حاصل رہیگا۔

رجسٹری کوئی ہو۔ دفعہ ۵۴۔ (۱)۔ قبل اس کے کہ کوئی ایسی شے اختراعوں کا مارکا کرنا۔ جس میں وہ رجسٹری کیا ہو اختراع لگایا گیا ہو فروخت ہو کر حوالہ ہو مالک اختراع کو لازم ہوگا کہ اُس شے پر لفظ ”رجسٹری شدہ“ پورے حروف میں یا مخفف طور پر مار کا کرادے۔

(۲)۔ اگر وہ اُس شے پر اُس طرح مار کا کرادے تو حق اختراع موقوف ہو جائیگا الا جبکہ مالک یہ دکھائے کہ اُس نے اُس شے پر مار کا کرانیکے لیے کل واجبی تدبیریں کی تھیں۔

نمائش گاہوں میں رجسٹری نہ ہوئے اختراعوں کو نمائش گاہ کی تاثیر نہ۔ دفعہ ۵۵۔ اگر کسی ایسے اختراع کا مالک جسکی صرفہ یا مختلف قوموں کی کسی ایسی نمائش گاہ میں جسکو جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل کی طرف سے ویسی

نمائش گاہ ہونے کی سرٹیفیکٹ حاصل ہو نمائش ہوئی ہو اختراع کی رجسٹری کے حکم کی درخواست اُس نمائش گاہ میں اختراع مذکور کے

داخل ہوئے کی تاریخ سے ۶۔ چھ مہینے کے اندر صاحب سکرٹری کے حوالہ کر اے یا اُن کے پاس پہنچائے تو صرف اس وجہ سے کہ اُس اختراع کی نمائش نمائش گاہ میں ہوئی تھی یہ نہیں سمجھا جائیگا کہ وہ اختراع ایسا نیا اور اصلی نہیں ہے جو برٹش انڈیا میں حسب منشا سے دفعہ ۵۰۔ پیشتر مشہور نہیں ہوا ہے۔

دفعہ ۵۶۔ ہر ایک شخص جس کی کسی اختراع کا کاپی رائٹ یعنی حق تصنیف محفوظ ہو اہو صاحب سکرٹری کے پاس اس غرض سے کہ اُس کا نام اختراعوں کی بھی رجسٹری میں بحیثیت مالک کاپی رائٹ داخل کیا جائے درخواست کر سکتا ہے۔ اور صاحب سکرٹری اگر مناسب سمجھیں اُس کا نام اُس میں داخل کر سکتے ہیں۔

دفعہ ۵۷۔ (۱)۔ کسی اختراع کے رجسٹری کے کاپی رائٹ کی شکست ہوے مالک کو یہ اختیار ہوگا کہ کسی ایسے ہرجہ کو دلا پانے کے لیے عدالت ضلع میں نمائش رجوع کرے جو اس وجہ سے عائد ہوا ہو کہ کسی شخص نے اُس اختراع کو یا اُس کی کسی نقل کو جو فریب کی راہ سے ہو یا صریح اُس سے مشابہت رکھتی ہو بغیر من و دخت کسی شے میں لگایا یا جو اس وجہ سے عائد ہوا ہو کہ کسی شخص نے کسی ایسی شے کو مشہور کیا ہے یا فروخت کیا ہے یا فروخت کے لیے ظاہر کیا ہے جس میں وہ اختراع یا اُس کی کوئی ایسی نقل جو فریب کی راہ سے ہو یا صریح اُس سے مشابہت رکھتی ہو لگائی گئی ہے باوجودیکہ وہ شخص جانتا ہے یا اس بات کے

اختراعوں کی بھی  
رجسٹری میں نمائش  
کا داخل خارج کرنا

کاپی رائٹ کی شکست  
کی علت میں نمائش



باد کر نیکی وجہ رکھتا ہو کہ مالک نے اُس شے میں اُس اختراع یا نقل اختراع کے لگانے کے لیے اپنی رضامندی ظاہر نہیں کی تھی۔

(۲)۔ جب کوئی عدالت اس دفعہ کی رو سے رجوع کی ہوئی کسی بالش میں ڈگری صادر کرے تو اُس کو لازم ہو گا کہ اُس ڈگری کی ایک نقل حصہ سکرٹری کے پاس بھیجے۔ اور صاحب موصوف کو یہ لازم ہو گا کہ اختراعوں کی ہی رجسٹری میں اُس کا داخلہ مندرج کرائیں۔

کاپی۔ ایٹ کے موقوف ہوئے کی رجسٹری کے دفعہ ۵۸۔ جب کسی کاپی۔ ایٹ کی میعاد گزر جائے تو اس سے یا کسی اور وجہ سے کسی اختراع کا کاپی۔ ایٹ موقوف ہو جائے تو صاحب سکرٹری کو لازم ہو گا کہ اختراعوں کی ہی رجسٹری میں اُس حق کے موقوف ہو جانے کا داخلہ مندرج کرائیں۔

اختراعوں کی ہی رجسٹری کی دفعہ ۵۹۔ (۱)۔ کسی ایسے شخص کی درخواست گزرنے پر جس پر اختراعوں کی ہی رجسٹری کے کسی داخلہ سے یا اُس میں کسی داخلہ کے مندرج نہ ہونے سے ظلم ہوا ہو عدالت ہائی کورٹ بھی رجسٹری مذکور کی تصحیح کے لیے ایسا حکم صادر کر سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے۔

(۲)۔ جو حکم دفعہ ماتحتی (۱) کی رو سے صادر ہو اُس میں یہ ظاہر کر دیا جاسکتا ہے کہ فلاں اختراع کا کاپی۔ ایٹ حاصل نہیں کیا گیا ہے۔ (۳)۔ عدالت موصوف کو لازم ہو گا کہ ایک نقل اُس حکم حصہ سکرٹری کے پاس بھیجے۔ اور صاحب موصوف کو لازم ہو گا کہ اُس کا ایک داخلہ

اختراعوں کی بھی رجسٹری میں مندرج کرائیں۔

(۴)۔ جب اُس درخواست میں جو اس دفعہ کی رو سے گذرے صاحب سکریٹری ایک فریق ہوں تو یہ نہیں حکم ہو سکتا ہے کہ اُس درخواست کے کسی اور فریق کا خرچہ صاحب سکریٹری کو ادا کرنا پڑے گا۔

دفعہ ۶۰۔ جس عدالت ہائی کورٹ کے حضور کوئی درخواست اوپر کی دفعہ اخیر کی رو سے گذرانی جائے وہ مجاز اس بات کی ہوگی کہ خواہ اُس درخواست کے متعلق کارروائی موقوف کرے یا اُس درخواست کو نامنظور کر دے بشرطیکہ اُسکی رے میں اُس درخواست کا انحصار

عدالت ہائی کورٹ کا یہ اعتبار کہ یہ رجسٹری کی تصدیق کی درخواست کو متعلق کارروائی کو موقوف کرے یا اُس درخواست کو نامنظور کر دے۔

کسی اور عدالت ہائی کورٹ کے ذریعہ سے زیادہ تر انصاف یا آسانی کے ساتھ ہو سکے۔

دفعہ ۶۱۔ (۱) کے نیچے کے لکھے ہوئے اجزاء حصہ دہا، بعض احکام کا تعلق اس حصہ سے ہے۔

کے احکام۔ یعنی۔

(الف)۔ دفعہ ۱۱۔ درخصوص بیان تفصیلی کی نقلوں کے۔ اور

(ب)۔ دفعہ ۱۲۔ درخصوص ایجادوں کی بھی رجسٹری کے اور اُن امور کے جو اُس میں مندرج ہوں۔ اور

(ج)۔ دفعہ ۱۴۔ درخصوص انجام پانے لگائے گئے کوششوں سے کسی ایسے کام کے جس کے بارے میں یہ حکم یا اجازت اُردو سے اُس حصہ کے ہو کہ وہ اصل مالک سے انجام پائے۔

جہاں تک کہ اُنکو تعلق پذیر کیا جاسکتا ہے ان چیزوں پر متعلق ہو گئی۔  
(الف) - نقشوں یا غوثو گرافوں یا ٹریسنگس یعنی نقلوں کے  
نسخوں سے جو کسی اختراع کی رجسٹری کے حکم کی درخواست کو ساتھ  
رہیں جس کی نسبت حکم مذکور صادر ہوا ہو۔ اور

(ب) - اختراعوں کی بھی رجسٹری سے اور اُن امور سے جو اُس میں  
مندرج رہیں اور اُن دستاویزات سے جنکا حوالہ اُس میں دیا گیا  
ہے۔ اور

(ج) - بذریعہ گماشتہ کسی ایسے کام کے انجام پانے سے  
جس کے بارے میں یہ حکم یا اجازت از روے اس حصہ کے  
ہو کہ وہ اصل مالک سے انجام پائے۔

زر فیس :- (وفعہ - ۶۲ - ۱۹) - اُن مختلف کارروائیوں کی  
بابت جنکی تصریح ضمیمہ ششم میں ہے وہ زر فیس ادا کرنا پڑے گا  
جو اُس ضمیمہ میں مقرر ہے۔

(۲) - جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کو نسل کو یہ اختیار  
ہو گا کہ اگر مناسب سمجھیں اُن زر ہائے فیس میں سے کسی زر فیس کو  
کم کر دیں اور اُس کمی کو نسخ کر دیں یا بدل دیں۔

(۳) - جو زر فیس اس دفعہ کی رو سے واجب الادا ہو وہ بذریعہ  
اسٹامپ کے یا اور طریقہ پر یعنی جیسی جناب نواب گورنر جنرل بہادر  
باجلاس کو نسل ہدایت فرمائیں موصول ہوا کرے گا۔

(۴۷) - جس کا رد والی کی بابت ضمیمہ ہفتم کی رو سے زرفیس واجب الادا ہے وہ اثر پذیر نہیں ہوگی جب تک کہ زرفیس مذکورہ ادائیگیا جائے۔  
 قواعد اور نوٹ: دفعہ ۶۳ - جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاں کو نسل کو اختیار ہوگا کہ ایسے قواعد وضع فرمائیں اور ایسے نوٹ مقرر کریں جو محکمہ الیہ کی دانست میں اس حصہ کے مقصدوں کے حصول کے لیے ضروری ہوں۔ اور یہ بھی اختیار ہوگا کہ نمونہ مندرجہ ضمیمہ پنجم کو بدل دیں یا اُسکی ترمیم کریں۔

## ضمیمہ اول

احکام قوانین جو منسوخ ہوئے  
 (دفعہ ۲ دیکھیے)

نمبر اور سنہ	مضمون یا عنوان	اُس قدر منسوخ ہوا
ایکٹ ۱۵، مسودہ ۱۸۵۹ء - ۶	درخصوص عطا کرنے خاص استحقاق کے	اُس قدر جو منسوخ نہیں ہوا تھا۔
ایکٹ ۳، مسودہ ۱۸۵۹ء - ۶	ایجاد کرنے والوں کو۔	نمونوں اور اعتراضوں کی حفاظت کا ایکٹ
ایکٹ ۱۷، مسودہ ۱۸۵۹ء - ۶	ایجادوں کی حفاظت کا ایکٹ	اُس قدر جو منسوخ نہیں ہوا تھا۔
ایکٹ ۱۸، مسودہ ۱۸۵۹ء - ۶	ایجادوں کی حفاظت کا ایکٹ	پور ایکٹ۔
ایکٹ ۱۹، مسودہ ۱۸۵۹ء - ۶	ایکٹ ۱۸، مسودہ ۱۸۵۹ء - ۶	ایکٹ ۱۹، مسودہ ۱۸۵۹ء - ۶

ضمیمہ دوم  
درخواست جبکہ سند حاصل نہ ہوئی ہو

دفعات ۵- اور ۲۹ دیکھیے

بجنور جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل

درخواست (فلاں کی۔ یہاں نام اور شغل اور پتا مندرج ہو) واسطے  
اجازت داخل کرنے بیان تفصیلی کے ایجادوں اور اختراعوں کے  
ایکٹ مسودہ شدہ ۸۸۵ کے حصہ (۱) کے بموجب۔

(۱)۔ درخواست کرنے والے کے پاس ایک ایجاد کی ہوئی شے ہے  
(یہاں نام اُس شے کا مندرج ہو) اور وہ اُس کا ایجاد کرنے والا ہے  
(یا جیسی صورت ہو ایجاد کرنے والے کا وصی یا منتظم یا منتقل الیہ  
ہے) اور اُس کی بہترین آگاہی اور یقین کی رو سے یہ ایجاد ایجاب  
اور اختراعوں کے ایکٹ مسودہ شدہ ۸۸۵ کے حصہ (۱) کے منشاء کے  
بموجب نیا ہے۔ اور اگر درخواست کرنے والے کو بیان تفصیلی کے  
داخل کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ اُسے داخل کرے تو کوئی  
ایسی بات موجود نہیں ہے جسکی وجہ سے وہ اُس ایجاد کی بابت کسی  
ایسے استحقاق خاص کا مستحق نہ ہو جو ایکٹ مذکور کی رو سے بخشا جاسکتا ہے۔  
(۲)۔ ایجاد مذکور کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے (یہاں اُسکی اور  
اُس میں جو خاص نئی بات ہو اُسکی بھی تفصیل لکھو۔)  
لہذا درخواست کرنے والا ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مسودہ

شہ اسم کے حصہ (۱) کے مطابق یہ درخواست کرتا ہے کہ اسی ایجاد  
مذکور کے بیان تفصیلی کے داخل کرنے کی اجازت ملے۔  
(دستخط اور نقدیق)

### ضمیمہ سوم

درخواست جبکہ سند حاصل ہوئی ہو،

دفعات ۵- اور ۲۹ دیکھیے۔

بمختص جناب نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل

درخواست (فلاں کی۔ یہاں نام اور شغل اور پتا مندرج ہو) واسطے  
اجازت ادخال بیان تفصیلی کے ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ  
مصدرہ شہ اسم کے حصہ (۱) کے بموجب۔

(۱)۔ درخواست کرنے والے نے (یا جیسی صورت ہو زیورید فی جس کا  
درخواست کرنے والا دمی یا منظم یا منتقل الیہ ہے) ولایت یونائیٹڈ کنگڈم  
میں ایک سند جو مورخہ اور مہر کردہ فلاں روز اور ماہ اور سن کی ہے اور اصل  
جس پر فلاں روز اور ماہ اور سنہ کو واسطے (نام شے) ایجاد کا یہاں مندرج  
ہو) کے مہر ہوئی تھی حاصل کیا ہے۔

(۲)۔ درخواست کرنے والے کی بہترین آگاہی اور یقین کی رو سے  
یہ ایجاد ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مصدرہ شہ اسم کے حصہ (۱)  
کے منشاء کے بموجب نیا ہے۔ اور اگر درخواست کرنے والے کو بیان  
تفصیلی کے داخل کرنے کی اجازت دی جائے اور وہ اسے داخل کرے تو

۱۶۰ کوئی ایسی بات موجود نہیں ہے جس کی وجہ سے وہ اس ایجاد کی بات کسی ایسے استحقاق خاص کا مستحق نہ ہو ایک مذکور کی رو سے بخشا جاسکتا ہے۔

(۳)۔ ایجاد مذکور کی تفصیل نیچے لکھی جاتی ہے (یہاں اسکی اور سیمیں جو خاص نئی بات ہو اسکی بھی تفصیل لکھو۔)

(۴)۔ لہذا درخواست کرنے والا ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ معدرہ ششم کے حصہ (۱) کے مطابق یہ درخواست کرتا ہے کہ اسی ایجاد مذکور کو بیان تفصیلی کے داخل کرنیکی اجازت ملے۔

(دستخط اور تصدیق)  
ضمیمہ چہارم  
زر فیس (ایجادات)

(دفعات ۸ - اور ۱۵ - اور ۴۸ دیکھئے)

(۱)۔ درخصوص اس درخواست کے جو بیان تفصیلی کے داخل کرنیکی اجازت کے لیے ہو۔ (دفعہ ۵)  
(۲)۔ درخصوص داخل کرنے کے بیان تفصیلی کے (دفعہ ۸)  
(۳)۔ درخصوص بڑھائے میعاد واسطے داخل کرنے کے بیان تفصیلی کے (دفعہ ۸)

(۴)۔ درخصوص بقای استحقاق خاص کے (دفعہ ۸)

(الف)۔ بعد داخل کرنے کے بیان تفصیلی کے اور

رقم	تعداد	مبلغ
۰۰	۰۰	۰۰
۰۰	۰۰	۰۰
۰۰	۰۰	۰۰

جلد ۳	حصہ ۳ مفقون کن	نمبر	۱۷۱
قبل گذرنے چوتھے سال کے بیان مذکور کے داخل کر نیکی تاریخ سے۔	روپیہ	۱۷۱	۱۷۱
(ب)۔ بعد گذرنے چوتھے سال کے اور قبل گذرنے پانچویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	۳	۱۷۱	۱۷۱
(ج)۔ بعد گذرنے پانچویں سال کو اور قبل گذرنے چھٹے سال کے تاریخ مذکور سے۔	۳	۱۷۱	۱۷۱
(د)۔ بعد گذرنے چھٹے سال کو اور قبل گذرنے ساتویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	۳	۱۷۱	۱۷۱
(۵)۔ بعد گذرنے ساتویں سال کو اور قبل گذرنے آٹھویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	۳	۱۷۱	۱۷۱
(۶)۔ بعد گذرنے آٹھویں سال کو اور قبل گذرنے نویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	۳	۱۷۱	۱۷۱
(۷)۔ بعد گذرنے نویں سال کو اور قبل گذرنے دسویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	۳	۱۷۱	۱۷۱
(۸)۔ بعد گذرنے دسویں سال کے اور قبل گذرنے گیارہویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	۳	۱۷۱	۱۷۱
(۹)۔ بعد گذرنے گیارہویں سال کے اور قبل گذرنے بارہویں سال کے تاریخ مذکور سے۔	۳	۱۷۱	۱۷۱
(۱۰)۔ بعد گذرنے بارہویں سال کے اور قبل گذرنے	۳	۱۷۱	۱۷۱



تیرہویں سال کے تیار بخ مذکور سے۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایجاد کرے والا درخصوص اقباء استحقاق خاص کے نہیں مذکور کار مجموعی یا کوئی جزو اس کا جو کل زر مجموعی سے کم ہو کسی قسم پر واجب الادا ہوئے زر مذکور کے ادا کر سکتا ہے۔

(۵)۔ درخصوص بڑے میعاد ادا سے زر نفیس کے اس ضمیمہ کی مد

(۴) کے بموجب (دفعہ ۱)۔

(الف)۔ اگر بڑھائی ہوئی میعاد ایک مہینے سے زیادہ ہو۔

(ب)۔ اگر بڑھائی ہوئی میعاد ایک مہینے سے زیادہ ہو

مگر دو مہینے سے زیادہ نہ ہو۔

(ج)۔ اگر بڑھائی ہوئی میعاد مہینے سے زیادہ ہو۔

(۶)۔ درخصوص کسی درخواست کو واسطے بڑھائے استحقاق

خاص کے ایک میعاد مزید کے لیے (دفعہ ۱۵)۔

(۷)۔ درخصوص کسی کم کر جو مشعر بڑھائے میعاد استحقاق

خاص کے ہو (دفعہ ۱۵)

(۸)۔ درخصوص بقاء اس استحقاق خاص کے جس کی میعاد

بڑھادی گئی ہو (دفعہ ۱۵)۔

بڑھائی ہوئی میعاد کے ہر سال کے

گزرنے کے قبل ادا کرنا ہوگا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایجاد کرے والا درخصوص اقباء استحقاق خاص کے نہیں

مذکور کا زمرہ جمعی یا کوئی جزو اس کا جو کل زمرہ جوئی سے کم ہو کسی وقت قبل از ادا ہوئے زر مذکور کے ادا کر سکتا ہے۔

روپیہ

(۹)۔ درخواست کسی درخواست کے جو کسی بابت داشت یا تریم کیے ہوئے بیان تفصیلی کے داخل کرنے کی اجازت کو لیے ہو (دفعہ ۱۸)

۰۰ عہ

(۱۰)۔ درخواست سوال بحضور جناب ذاب گونہ نزل ببادر باجلاس کو نسل کے جبر الالینس دلائے کے لیے (دفعہ ۲۴)

۰۰ عہ

(۱۱) واسطے دیکھنے کسی ہی یا اور دستاویز کے جو حسب حصہ (۱) دیکھی جاسکتی ہے۔

۰۰ عہ

(۱۲) واسطے نقلوں کے۔

(الف) جبکہ نقل کیے ہوئے الفاظ کی تعداد چار سو سے زیادہ نہ ہو۔

۰۰ عہ

(ب)۔ چار سو سے اوپر فی سولفظ۔

۰۰ عہ

(ج)۔ نقشوں یا فوٹو گرافوں کی نقلوں کر لیے خرچہ طابق اقرار کے (۱۳)۔ نقلوں کی تصدیق کیواسطے فی سولفظ۔

۰۰ عہ

ضمیمہ

درخواست واسطے حکم خبری اختراع کے

(دفعات ۵۱- اور ۶۳ ویں)

درخواست (فلاں) یاں نام اور شغل اور پتا مندرج ہو، واسطے حکم جری  
اختراع کے ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مصدراہ مشتمل کے حصہ  
(۲) کے بموجب۔

(۱)۔ درخواست کرنے والا اُس اختراع کے مالک ہوئے گا دعوی کرتا  
جس کی نوعیت اس کے بعد لکھی گئی ہے۔

(۲)۔ اُسکی بہترین گاہی اور یقین کی رو سے وہ اختراع ایجادوں اور اختراعوں  
کو ایکٹ مصدراہ مشتمل کے حصہ (۲) کے منشاء کو مطابق ایک نیا اور اصلی  
اختراع ہو جو پہلے اس سے برٹش انڈیا میں شتم نہیں ہوا تھا۔

(۳)۔ (اتنی) نقلیں اُس اختراع (نقشوں اور فوٹو گرافوں) اور ٹریننگس  
کی اس درخواست کے شامل ہیں۔

(۴)۔ اُس اختراع کی نوعیت کا بیان یہ ہے (یہاں کس نوع کا اختراع  
ہے لکھنا چاہیے۔

(۵)۔ لہذا درخواست کرنی والا ایجادوں اور اختراعوں کے ایکٹ مصدراہ مشتمل  
کے حصہ (۲) کے مطابق اس اختراع کی نسبت حکم رجسٹری صادر ہونیکے  
لیے درخواست کرتا ہے۔

(دستخط)

ضمیمہ ششم  
ترغیبی (اختراعات)

۱۲	روپیہ	(دفعہ ۶۲ دیکھیے)
۰	۰	(۱) بابت درخواست واسطے حکم جبری کسی خزانہ کے (دفعہ ۵۱)
۰	۰	(۲) بابت داخل غلام کرنے ناموں کے اختراعوں کی بھی جبری ہیں (دفعہ ۵۶)
۰	۰	(۳) بابت دیکھنے کسی بھی یا اور دستاویز کے جو حصہ (۲) کے بموجب دیکھی جاسکتی ہے۔
۰	۰	(۴) نقلوں کی بابت۔
۰	۰	(الف) جبکہ نقل کو ہوئی الفاظ کی تعداد چار سو سے زیادہ نہ ہو
۰	۰	(ب) چار سو سے اوپر فی لفظ
۰	۰	(ج) نقشوں یا فوٹو گرافوں یا ٹریسنگس کی نقلوں کی
۰	۰	بابت خرچہ مطابقتی اقرار کے۔
۰	۰	(۵) بابت تصدیق نقول کے۔
۰	۰	فی سولفظ
۰	۰	(دستخط)
۰	۰	(اس بارومی جمیس)
۰	۰	(سکرٹری گورنمنٹ ہند)







